# حج و عمرہ

## کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

جلد اول

(آ - ج)


مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی


0333-3136872

# حج و عمرہ

## کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

(آ-ج)

جلدِ اول

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب: حج وعمرہ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع ثانی: ۱۴۳۸-۲۰۱۷

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔74400

فون: 0302-2205466 ,0333-3136872
0333-3845224

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com


**کراچی:**

| | |
|---|---|
| الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔ | 0314-2139797 |
| اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔ | 021-34727159 |
| دارالبشائر، بنوری ٹاؤن۔ | 0334-2659744 |
| ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔ | 0324-2855000 |
| مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔ | 021-34856701 |
| زم زم پبلشرز، اردو بازار۔ | 021-32729089 |
| مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔ | 0321-8936511 |
| مکتبہ المعارف، دارالعلوم کراچی۔ | 021-35032020 |

**کوئٹہ:**

| | |
|---|---|
| مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔ | 081-26622631 |
| مکتبہ ماجدیہ۔ | 0333-7434142 |

**پنجاب:**

| | |
|---|---|
| مکتبہ رحمانیہ۔ | 042-37224228 |
| الفلاح پبلشرز۔ | 0333-4101085 |
| مکتبہ عائشہ۔ | 0321-9233714 |
| دارالناشر۔ | 0333-8335011 |

**خیبر پختونخواہ (KPK):**

| | |
|---|---|
| مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔ | 0311-8845717 |
| مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔ | 0336-9731158 |
| مکتبہ فاروقیہ، بنو۔ | 0334-8825488 |
| مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔ | 0337-7445290 |
| مکتبہ محمودیہ، صوابی۔ | 0312-9430416 |
| مکتبہ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔ | 0313-8680501 |
| مولوی ظہور، مردان۔ | 0334-8414660 |

# فہرست

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|

| عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|

ج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حرفِ آغاز

حج کا لغوی معنی ہے ''کسی جگہ کا ارادہ کرنا، زیارت کرنا''۔

اور اصطلاح میں حج ایک معروف ومشہور عبادت ہے، جو اسلام کے پانچ ارکان میں سے آخری رکن ہے۔

حج حقیقت میں مخصوص وقت میں نیک لوگوں کی بہت بڑی جماعت کے اکٹھے ہونے کا نام ہے، اور وہ وقت بھی ایسا ہے جس میں انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کی یاد تازہ ہوتی ہے، اور ان کی زندگیاں یاد آتی ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ نے خصوصی فضل وکرم فرمایا ہے۔

اور وہ جگہ ایسی ہے کہ اس میں دین کی واضح نشانیاں موجود ہیں، اور وہاں دین کے بڑے بڑے لوگوں کی جماعتیں آتی رہی ہیں، اور وہ لوگ وہاں موجود دین کی یادگاروں کی تعظیم کرتے رہے ہیں، وہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے روتے اور گڑگڑاتے رہے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے خیر وبھلائی کی امید لے کر اور گناہوں کی معافی کی آرزو لے کر وہاں حاضر ہوتے رہے ہیں، جب ایسے وقت اور ایسی جگہ میں نیک لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف پوری توجہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے، اور گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے، اور حجاج کرام گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ ''عرفہ کے دن شیطان جس قدر ذلیل وخوار، حقیر، کمزور اور غضب ناک نظر آتا ہے، کسی اور دن نظر نہیں آتا''۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ کی رحمت کے نزول، اور بڑے بڑے گناہوں سے درگزر کرنے کو دیکھتا ہے، اور اپنی پوری محنت پر پانی پھیرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

کچھ بے دین، نام نہاد دانش وَر لوگ یہ فلسفہ پیش کرتے ہیں کہ حج میں کتنا بڑا سرمایہ برباد ہوتا ہے؟ اور کتنا وقت لگ جاتا ہے، آخر حج کا مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی

عبادت تو ہر جگہ سے کی جاسکتی ہے، دنیا کے تمام لوگوں کا دور دراز علاقوں سے سفر کر کے ایک جگہ جمع ہونا آخر کیوں ضروری ہے؟

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس قسم کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے فرمایا کہ حج کی اصل ہر ملت و مذہب میں موجود ہے، تمام قوموں میں میلوں، ٹھیلوں، اور یاتراؤں کا رواج ہے، اسلام میں یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں:

① کوئی ایسی جگہ ہونی ضروری ہے جس سے لوگ برکت حاصل کریں، اور وہ جگہ اس لیے برکت والی ہے کہ لوگوں نے وہاں اللہ کی نشانیوں کو نمودار ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

② اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے قربانی کے طریقے بھی ہوں، خواہ وہ جانور کی قربانی ہو یا کوئی اور عمل ہو۔

③ اور ایسی شکلیں بھی ہوں جو اکابر ملت سے مروی ہوں، جیسے احرام کا مخصوص لباس، طواف، سعی اور شیطان کو کنکریاں مارنے کی شکلیں وغیرہ، تاکہ لوگ ان پر عمل کرسکیں، ان مخصوص شکلوں سے اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کی یاد تازہ ہوتی ہے اور ان اکابر کے احوال یاد آتے ہیں۔

ان تین چیزوں کے مجموعے کا نام حج ہے، ہر قوم میں اس کا رواج ہے، اسلام میں یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔

اس لیے مسلمانوں کے حج پر اعتراض کرنا، اور اس پر جو رقم خرچ ہوتی ہے اس کو فضول سمجھنا، اور اس میں جو وقت لگتا ہے اس کو ضیاع سمجھنا اور دوسری اقوام کے میلوں، ٹھیلوں اور یاتراؤں وغیرہ پر اعتراض نہ کرنا، سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ ایسے بے دین لوگوں کو سوچنا چاہیے اور اپنا رویہ درست کر لینا چاہیے، ورنہ یہ عقل مندی اور دانش مندی کے خلاف ہے۔

دسویں ہجری نبوت کا آخری سال تھا، اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر کیا، اور ۲۵/ذی قعدہ جمعرات کے دن ظہر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے روانہ ہوئے، حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ باقی تمام ازواج مطہرات اور سیدہ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم اس سفر میں ساتھ تھیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی سے پہلے غسل کیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سر مبارک پر تیل اور بالوں کی مانگ میں عمدہ خوشبو لگائی جس کا اثر کئی دن تک محسوس ہوتا رہا، اس کے بعد آپ نے احرام کی دو چادریں زیب تن فرمائیں، ایک سفید چادر لپیٹ لی، اور ایک سفید چادر باندھ لی۔

اور یہ حج کا مردانہ یونیفارم ہے، جس کو پہن کر بندہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوتا ہے، یہ تواضع اور عاجزی کا لباس ہے، دنیا کی زیب و زینت سے ہٹ کر کفن کی مانند ہے، اس میں امیر و غریب سارے کے سارے برابر ہیں، دنیا کے اندر تو کپڑوں کی اونچ نیچ کا فرق ہوتا ہے، لیکن جو بھی حج یا عمرہ کے لیے جائے گا اس کا احرام یہی ہوگا، امیر و غریب دونوں کا لباس یہی ہوگا۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھا، اور ساتھ جانے والے صحابہ کرام کو تلبیہ کی تلقین کی، صحابہ کرام نے بھی تلبیہ پڑھنا شروع کیا، حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ یہ صحابہ اونچی آواز سے تلبیہ پڑھیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

تقریباً نو (۹) دن اس سفر میں لگے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سفر میں امت کو دین کے احکام بھی سکھا رہے تھے اور ساتھ ساتھ صحابہ کرام کی تربیت بھی فرما رہے تھے۔

اس سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اونٹ بھی گم ہو گیا تھا، نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے امت کو تعلیم دی کہ: دیکھو حج کے دوران ایسے واقعات پیش آسکتے ہیں، سامان گم ہوسکتا ہے، بندہ بیمار ہوسکتا ہے، کوئی مشکل، کوئی مصیبت آسکتی ہے، یہ سب چیزیں سفر کا حصہ ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ سفر میں بندے کو دل بڑا رکھنا چاہیے، تا کہ سفر کے دوران کوئی ایسی بات پیش آجائے تو برداشت کر سکے، مصائب وغیرہ اللہ کی جانب سے ہیں، اس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں۔

صحابہ کرام کے دلوں میں دین کو سیکھنے کا بہت زیادہ شوق تھا، ان کو یہ تڑپ رہتی تھی کہ انہیں شریعت کے احکام سکھائے جائیں، تا کہ ہر عمل کو شریعت کے مطابق کرسکیں، اسی طرح حجاج کرام کو چاہیے کہ حج کے سفر میں علماء کرام سے زیادہ سے زیادہ دین کے احکام سیکھنے کی کوشش کریں تا کہ ہر عمل شریعت کے مطابق ہو، اور دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیابی ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں داخل ہوئے، جب آپ ﷺ نے بیت اللہ کو دیکھا تو کھڑے کھڑے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وقت کی نماز ادا فرمائی، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، اس لیے حجاج کرام کو چاہیے کہ بیت اللہ میں پہنچنے کے بعد اگر جماعت کی نماز کا وقت ہو تو پہلے جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور اگر نماز کا وقت نہیں تو بیت اللہ کا طواف کریں، جیسا کہ کسی محفل میں جب کوئی آئے تو اس کو چاہیے کہ مجلس میں جو صدر مجلس ہے پہلے اس سے مصافحہ کرے اسی طرح احرام باندھ کر آنے والے کو چاہیے پہلے اللہ کے گھر کا طواف کرے، کیوں کہ وہ آیا ہی اسی لیے ہے، پھر طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کے بالکل سامنے آکر ترتیب سے استقبال، نیت، اور استلام کرے۔

''حجر اسود'' زمین میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا دایاں ہاتھ ہے، جس نے حجر اسود کو بوسہ دیا اس نے گویا اللہ رب العزت کی قدرت کے دائیں ہاتھ کو بوسہ دیا۔

دنیا کا دستور یہ ہے کہ اگر کوئی شخص محبوب سے ملنے جاتا ہے تو اس کا دل چاہتا ہے

کہ محبوب سے ملے اور اس کے ہاتھوں کو بوسہ دے، اللہ تعالیٰ نے بھی بندوں کے واسطے محبت کے جذبے کے اظہار کے لیے یہ عمل مشروع فرمایا ہے۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ: انسان کے قلب کی جو کیفیت ہوتی ہے، وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یا استلام کرتے وقت حجر اسود کے اندر محفوظ ہو جاتی ہے، آج کل تو ویڈیو کیمرے نے اس کو سمجھنا آسان کر دیا ہے، جس طرح ویڈیو کیمرہ منظر کو محفوظ کر لیتا ہے، بالکل اسی طرح حجر اسود بھی اس حاجی اور عمرہ کرنے والے کے دل کی کیفیت کو محفوظ کر لیتا ہے، اس کا ایکسرے ہو جاتا ہے، اور قیامت کے دن اس کیفیت کے ساتھ انسان اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہوگا۔

اگر رش اور ہجوم کی وجہ سے حجر اسود کو بوسہ دینا مشکل ہو تو شریعت نے حکم دیا کہ اس کو سامنے لے کر ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کی انگلیوں کے اندرونی سرے کو بوسہ دے دے تو استلام ہو جائے گا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے ہم بچہ کو خوش ہو کر ہوائی بوسہ (Flying Kiss) دیتے ہیں تو بچہ محسوس کرتا ہے کہ مجھے گویا بوسہ مل گیا، تو حجر اسود کو ہجوم کی وجہ سے دور سے ''فلائنگ کِس'' کرنے کا دوسرا نام استلام ہے۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف شروع کیا اور اس میں دو کام اور بھی کیے، ایک کام تو یہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے کپڑوں کو دائیں کندھے کے نیچے سے اوپر لے گئے، اور دائیں کندھے کو ننگا کر لیا، اس کو ''اضطباع'' کہتے ہیں، اور یہ طواف کے سات چکروں میں کیا۔

اور دوسرا کام طواف کے شروع کے تین چکروں میں ''رمل'' کیا۔ رمل سے مراد ہے طواف کے شروع کے تین چکروں میں اگر جگہ اور موقع ہو تو پہلوانوں کی طرح کاندھے ہلا کر قدرے تیز چلنا۔

پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''ملتزم'' پر تشریف لے آئے (حجر اسود

اور بیت اللہ کے درمیان چھ فٹ کی دیوار کے حصہ کو ''ملتزم'' کہتے ہیں ) اور اس سے لپٹ کر دعا کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملتزم سے اس طرح لپٹے کہ آپ کا سینہ مبارک بھی دیوار کے ساتھ تھا، رخسار مبارک بھی دیوار کے ساتھ تھا، دونوں ہاتھ اوپر تھے، جیسے چھوٹا بچہ ماں کے سینے سے لپٹ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ ملتزم سے اس طرح لپٹ گئے۔ جو شخص ملتزم سے لپٹا وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے اپنے اللہ سے معانقہ کیا۔

پھر اس کے بعد مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر دو رکعت نماز ادا کی، اس کے بعد زم زم کے کنویں پر تشریف لے آئے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زم زم کا پانی پیا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے، اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی، اور آپ ''میلین اخضرین'' کے درمیان دوڑے بھی تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کا احرام باندھا تھا، اس لیے سعی کے بعد حلق نہیں کروایا، اور احرام میں رہے ( اور جو صحابہ کرام عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تھے انہوں نے سعی سے فارغ ہو کر حلق کروالیا، یعنی بال کٹوا کر احرام کی چادریں اتار دیں، اور عام کپڑے پہن لیے )۔

آپ ﷺ اس کے بعد خیموں میں تشریف لے آئے جو مکہ مکرمہ سے باہر لگے ہوئے تھے، اور بقیہ چار دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں قیام فرمایا، روزانہ حرم تشریف لے جاتے تھے اور واپس آجاتے تھے۔

پھر سات ذی الحجہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے قریب خطبہ دیا یہ حج کا پہلا خطبہ تھا، اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت کی علامتیں بتائیں کہ قیامت کے قریب دنیا میں کیا کیا ہوگا۔

پھر آٹھ ذی الحجہ کو جو صحابہ کرام عمرہ کر کے احرام سے نکل گئے تھے انہوں نے

دوبارہ حج کا احرام باندھا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج قران کی وجہ سے پہلے ہی سے احرام میں تھے، چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ **۸/ذی الحجہ** کو منیٰ کے لیے روانہ ہوئے، اور ظہر سے پہلے پہنچ گئے اور رات وہیں قیام فرمایا۔

اگلا دن **۹/ذی الحجہ** جمعہ کا دن تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منی میں فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد عرفات کی طرف تشریف لے گئے، ظہر سے پہلے عرفات میں پہنچنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر آرام فرمایا، اور غسل فرمایا، ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا فرمائیں، پھر اس کے بعد خطبہ دیا، یہ حج کا دوسرا خطبہ تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبے میں یہ فرمایا تھا کہ: ''لوگو! اس مجلس کے بعد، اس سال کے بعد ہم اور تم اکٹھے نہیں ہوں گے''، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے، سمجھ گئے کہ شاید میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اب روانگی کا وقت قریب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا کہ: ''لوگو! میں نے سود ختم کر دیا، خون بہا معاف کر دیا''، اور یہ بھی فرمایا کہ: ''آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کی پامالی نہ کرو ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرو''، عورتوں کے حقوق کے بارے میں فرمایا کہ: ''ان کے حقوق ادا کرو''، اور یہ بھی فرمایا کہ: ''تم دین کے اوپر جمے رہو''، وغیرہ۔

واضح رہے کہ **۹/ذی الحجہ** کا دن یوم عرفہ یا حج کا دن کہلاتا ہے، اللہ رب العزت کے نزدیک یہ بہت ہی زیادہ محبوب دن ہوتا ہے، یہ مغفرت کا دن ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ''بدر'' اور ''عرفہ'' کے دن کے علاوہ شیطان کو اتنا ذلیل ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا، یہ ''بدر'' کے دن ذلیل ہوا تھا یا ''عرفہ'' کے دن ذلیل ہوتا ہے، سر پر مٹی ڈالتا ہے، چلّاتا ہے کہ میری تو سالوں کی محنت ضائع ہوگئی۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ اب تم وقوف کرو، ''وقوف'' کا مطلب یہ ہے کہ حجاج کرام اس وقت اللہ رب العزت سے کھڑے ہو کر

دعائیں مانگیں، اگر کھڑے نہیں ہو سکتے تو بیٹھ کر دعائیں مانگیں، اور اگر بیٹھ کر نہیں مانگ سکتے تو لیٹ کر مانگیں۔

جب سورج غروب ہو گیا تو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس مزدلفہ کی طرف تشریف لائے اور وہاں پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھیں، عرفات میں عصر کی نماز کو مقدم کر کے ظہر کے ساتھ ملا کر ادا کیا اور مزدلفہ میں مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے عشاء کے وقت میں ادا فرمایا، اس میں اس بات کی تعلیم دی کہ: اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس وقت جو حکم آئے اس کی پیروی کرو، اور اس کو مانو، بندگی سکھائی کہ شریعت کے حکم کے سامنے ہمیشہ سرِ تسلیم خم کر دو، سر جھکا دو، شیطان کی طرح عقل کے پیچھے نہ پڑو، اور تکبر اور ضد نہ کرو، ورنہ مردود ہو جاؤ گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ آپ کنکریاں چن لیں، تین دن جو کنکریاں ماری جاتی ہیں انہیں مزدلفہ میں چننا مسنون عمل ہے، باقی کہیں سے بھی جمع کیا جا سکتا ہے، وہ کنکریاں بڑی نہیں ہونی چاہییں، موٹے چنے کا دانہ جو پلاؤ میں ڈالتے ہیں اس کے برابر ہونی چاہییں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ تشریف لانے کے بعد عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور بیماروں کو منیٰ روانہ فرما دیا، لیکن ان کو فرما دیا کہ جب تک سورج طلوع نہ ہو شیطان کو کنکریاں نہیں مارنا، اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کے اندر قیام فرمایا، حاجی کے حق میں مزدلفہ کی رات شب قدر کی مانند اہم اور قیمتی ہوا کرتی ہے۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھنے کے بعد مزدلفہ میں وقوف کیا یعنی قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، وقوف مزدلفہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور آہ و زاری کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ حرم میں آنے کی توفیق دے دے۔

وقوف کرنے کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کی طرف تشریف لائے، راستے میں مزدلفہ

اور منیٰ کے درمیان ایک وادی ہے اس کو ''وادی محسّر'' کہتے ہیں، یہ وہ جگہ ہے جہاں یمن سے ابرہہ کا ہاتھیوں والا لشکر آیا تھا، اور اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے ذریعہ ہاتھیوں کے لشکر کو وہاں پر ہلاک کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں سے گزرنے لگے تو آپ نے سواری کو ذرا تیز فرمادیا۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جس جگہ پر اللہ کا عذاب آیا ہو اس کو سیرگاہ اور تفریح گاہ نہیں بنانا چاہیے، بلکہ وہاں سے گزرنا پڑے تو جلدی سے گزر جانا چاہیے، تاکہ اللہ تعالیٰ گزرنے والے کو بھی اس عذاب میں مبتلا نہ فرمائے، باقی عبرت اور سبق لینے کے لیے دیکھنا چاہے تو دور سے دیکھے۔

پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لائے تو منیٰ میں آپ ﷺ نے سب سے پہلے جو آخری شیطان ہے اس کو کنکریاں ماریں، اصل میں شیطان کو کنکریاں مارنا اپنی نفرت اور بیزاری کا اظہار کرنا ہے، ایمان دار حضرات شیطان سے بغض رکھتے ہیں، دلی نفرت کرتے ہیں، اور اس کو کنکریاں مارتے ہیں، اور بے ایمان لوگ شیطان سے دلی نفرت نہیں کرتے، اور شیطان کو کنکریاں نہیں مارتے، تاکہ دوستی میں خلل نہ آئے۔

''رمی'' کی حکمت یہ ہے کہ بیت اللہ کے طواف زیارت کے لیے آنے سے پہلے شیطان بدبخت کو جو اللہ کا دشمن ہے اور سارے انسانوں کا دشمن ہے کنکریاں مار کر اس کے دشمن ہونے کو ثابت کیا جائے، اس سے نفرت اور اللہ سے محبت کو ظاہر کیا جائے۔

(لطیفہ) شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہوتی ہیں، تو ایک صاحب نے شیطان کو چھ کنکریاں ماریں اور ساتویں کنکری جیب میں ڈال لی، کسی نے کہا ساتویں کنکری شیطان کو کیوں نہیں ماری؟ تو جواب دیا کہ وہ گھر جا کر بیوی کو ماروں گا، کیوں کہ وہ بے چارہ بیوی سے تنگ تھا، تو ایسا نہ کرے، شیطان کو پوری سات کنکریاں مارے۔

بعض لوگ شیطان کو جوتا اتار کے مارتے ہیں، ایسا بھی نہ کرے، کیوں کہ شیطان

کو جوتے مارنے سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی، جتنی سنت کے مطابق چھوٹا سا پتھر مارنے سے تکلیف ہوتی ہے، سنت کے مطابق چھوٹا سا پتھر مارنا ایسا ہی ہے جیسے پستول کی گولی کسی کو ماردی، لہٰذا سنت طریقے کے مطابق شیطان کو مارے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کی، پھر حلق کروایا، ترتیب سے ان تینوں کاموں کو انجام دیا، اس لیے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان تینوں اعمال کے درمیان ترتیب واجب ہے، اگر ترتیب کے خلاف کیا تو دم دینا لازم ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل سو اونٹ قربان کیے، تریسٹھ اونٹ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس قربان کیے اور بقیہ ۳۷ اونٹوں کو ذبح کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ میری طرف سے قربان کر دیجیے۔

بعض لوگ قربانی پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کے بجائے صدقہ، خیرات اور ویلفیئر کے کاموں کی ترغیب دیتے ہیں، ان کو سمجھنا چاہیے کہ ان کی سمجھ، ان کی عقل، ان کی ہوشیاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہیں ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی، ایک نہیں بلکہ سو اونٹوں کی قربانی کی، صدقہ، خیرات اور ویلفیئر کے کام کی ترغیب نہیں دی، تو ان کو کیا حق بنتا ہے کہ اللہ کے نبی سے زیادہ شریعت کو سمجھنے کا دعویٰ کرتے پھریں، اور نبی کے کام کے خلاف لوگوں کو ترغیب دیں! ان پر ضروری ہے کہ ایسی باتوں سے توبہ کریں، ورنہ آخرت تو برباد ہوگی، دنیا بھی برباد ہونے کا خطرہ ہے، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں تاکہ توبہ کرلیں، اگر اس مہلت سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور توبہ نہیں کرتے، اور اپنے اعمال کو درست نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ اچانک پکڑ لیتا ہے، اور اللہ کی پکڑ سب سے زیادہ سخت اور خطرناک ہوتی ہے، اس لیے موقع سے فائدہ اٹھائیں، اللہ سے توبہ کریں، اور اللہ کو راضی کریں تاکہ دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیابی ہو۔

لوگوں کے لیے قربانی میں حکمت یہ ہے کہ اپنی خواہشات کو اللہ کے حکم پر قربان

کردیں، اسی کا نام بندگی ہے، اوراس کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کی قربانی کر کے دکھائیں۔

قربانی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کروایا، اوراس کے بعد آپ نے احرام اتار دیا۔

حضرت معمر بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کومونڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بڑے تھے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ وہ بال صحابہ کرام میں تقسیم کروائے۔

بال مبارک کوصحابہ کرام میں تقسیم کرنے کی وجہ یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ نے حج کے دو مہینے بعد دنیا سے پردہ فرمانا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی یاد کے لیے، محبت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں وہ بال تقسیم کروادیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰/ذی الحجہ کو ہفتہ کے دن منیٰ میں ایک خطبہ بھی دیا، اس کو یوم النحر کا خطبہ کہتے ہیں، کیوں کہ دس ذی الحجہ کو قربانی کی جاتی ہے، اس خطبے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

فليبلغ الشاهد الغائب

ترجمہ: تم میں سے جو حاضر ہے، وہ میرے اس پیغام کو ان تک بھی پہنچادے جو یہاں پر حاضر نہیں ہیں۔

قربانی کے بعد حلق کرنے سے احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں، البتہ ایک پابندی باقی رہتی ہے کہ جب تک طواف زیارت نہ کرلیا جائے اس وقت تک میاں بیوی کا ملنا منع ہوتا ہے۔

حج کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا دیدار کرنا ہے، چنانچہ حج کا احرام باندھ کر منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں جانا ہوا، واپس منیٰ میں آکر شیطان کو کنکریاں ماریں، قربانی کی، حلق کیا، اس کے بعد احرام اتاریں، اب پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر کے اللہ تعالیٰ

کے ساتھ ملاقات کریں، پھر اس کے بعد مخلوق سے ملاقاتیں کریں۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰/ذی الحجہ کو منیٰ سے بیت اللہ آئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا، اور یہ طواف احرام کے بغیر کیا، اس کو ''طوافِ زیارت'' کہتے ہیں، یہ حج کا دوسرا بڑا رکن ہے۔

طواف زیارت اصل میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کرنے کی مانند ہے، میزبان مہمان کو اپنے گھر بلائے، اور خوب مہمان نوازی کرے، اور اپنا دیدار نہ کروائے تو پھر بلانے کا فائدہ کیا ہوا؟ مگر یہ دیدار کرنا ہر بندے کی آنکھ کا کام نہیں۔

حسن بصری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں طواف کر رہا تھا کہ ایک نوجوان لڑکی کو دیکھا وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اونچی اونچی آواز میں بڑے عشق اور محبت کے اشعار پڑھ رہی تھی، مجھے عجیب سا لگا کہ جوان لڑکی عشقیہ اشعار پڑھ رہی ہے، تو میں نے اسے منع کیا کہ یہ مناسب نہیں لگتا کہ تم اونچی آواز میں ایسے اشعار پڑھو، وہ مجھے کہنے لگی کہ حسن مجھے بتاؤ کہ گھر کا طواف کر رہے ہو یا رب العتیق کی تجلیات کا طواف کر رہے ہو، میں نے کہا: میں تو بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں، ﴿ولیطوفوا بالبیت العتیق﴾[الحج:۲۹]

جب میں نے یہ کہا تو وہ مسکرائی اور کہنے لگی کہ ہاں جن کے دل پتھر ہوتے ہیں وہ اس پتھر کے گھر کا طواف کر رہے ہوتے ہیں، اور جن کے دل زندہ ہوتے ہیں وہ پروردگار کی تجلیات کا طواف کر رہے ہوتے ہیں۔

اور یہ طواف بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کرنا ہوتا ہے، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے نہیں کیا تو طوافِ زیارت بھی کرنا ہوگا اور تاخیر ہونے کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم بھی دینا لازم ہوگا۔

طواف زیارت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس منیٰ تشریف لائے، پھر منیٰ سے اپنے خیموں میں تشریف لائے اور اس سے اگلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف

وداع فرمایا، اس طرح حج کا سفر مکمل ہوا۔

کیسے خوش نصیب لوگ ہیں، جو اپنی زندگی میں حج کا احرام باندھ کر سفر کرتے ہیں، لبیک لبیک پڑھتے ہیں، کوئی اللہ کے گھر کا طواف کرتا ہے، کوئی مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر نماز پڑھتا ہے، سجدہ کرتا ہے، کوئی حجر اسود کو بوسے دیتا ہے، کوئی زم زم پیتا ہے، کوئی صفا، مروہ میں سعی کرتا ہے، عرفات، مزدلفہ اور منیٰ میں حاضر ہو کر دعا مانگتا ہے اور شیطان کو کنکری مارتا ہے، شیطان سے نفرت اور اللہ سے محبت کا ثبوت دیتا ہے، کیا ہی عجیب منظر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان عشاق میں شامل فرمائے، اور ہمیں زندگی میں بار بار ان مقدس جگہوں کی حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔

حج چوں کہ مال داروں پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہوتا ہے، بعض تو ایسے مال دار ہوتے ہیں کہ زندگی گزر جاتی ہے مگر حج کی سعادت حاصل کرنا ان کی قسمت میں نہیں ہوتا، بعض ایسے غریب ہوتے ہیں کہ اس شوق میں زندگی ختم ہو جاتی ہے، مگر مالی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے یہ حسرت لے کر قبر میں چلے جاتے ہیں، اور بعض پوری زندگی میں ایک مرتبہ حج کرتے ہیں، اور بعض ایسے ہیں کہ وہ ہر سال کرتے ہیں، مگر ان کا دل بھرتا نہیں، موت تک ہر سال حج کے لیے چلے جاتے ہیں، یہ اللہ کا فضل وکرم ہے، ہر ایک کے ساتھ معاملہ ایک جیسا نہیں ہے، ہر ایک کا جذبہ اور محبت کا انداز ایک جیسا نہیں ہے، اور اللہ کا معاملہ بھی ہر ایک کے ساتھ ایک جیسا نہیں ہے، وہ خالق ومالک ہے، ہر چیز اس کے اختیار میں ہے، وہ جیسا کرنا چاہے کر سکتا ہے، اس پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔

باقی حج کے مسائل کی ضرورت چوں کہ سال میں ایک دفعہ ہوتی ہے، عام طور پر ذہن میں نہیں ہوتا، ضرورت کے وقت حد سے زیادہ پریشانی ہوتی ہے، اس لیے پریشانی کم سے کم کرنے کے لیے بندہ نے حج کے ضروری مسائل کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے کئی جلدوں میں جمع کر دیا ہے تاکہ ضرورت کے وقت دیکھا جا سکے اور حج سنت کے مطابق ادا

ہو، اور اللہ کے دربار میں قبول ہو۔ آمین

عجیب اتفاق ہے کہ میں اس کتاب کے متن سے 2004ء میں فارغ ہوا، لیکن طباعت کی نوبت آنے میں تقریباً تیرہ سال کا طویل عرصہ گزر گیا، مختلف حوادثات آئے، کبھی متن کے کاغذات گم ہو گئے، کبھی تخریج کے، کبھی گھر سے، کبھی کمپوزر سے، آخر اللہ اللہ کر کے طباعت کا مرحلہ الحمد للہ آ ہی گیا، اس پر اللہ کا شکر ہے۔

آخر میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جو اس کتاب کی تیاری میں کسی بھی اعتبار سے شامل رہے، اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمائے، اور ان کو اجرِ عظیم سے نوازے، خاص طور پر مفتی محمد ولی اللہ حسین صاحب اور مفتی محمد یوسف انور صاحب جو تخریج میں شامل رہے، مفتی محمد نعمان صاحب اور مفتی ذوالقرنین صاحب جو کمپوزنگ میں شامل رہے، عزیزم محمد مرزوق انعام جو سیٹنگ میں شامل رہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، اور اس کتاب کو ہم سب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیابی عطا فرمائے، اور بلاحساب دخول اوّلی کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے۔

آمین بحق سید المرسلین صلی اللّٰہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین.

کتبہ

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۱/۱۱/۱۴۳۷ھ

۲۰۱۶/۸/۲۵ء

# مقدمہ

## بیت اللہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے پانی پیدا فرمایا، اور پانی کو ہوا پر ٹھہرایا، پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا بھیجی جس سے پانی میں ہل چل پیدا ہوگئی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اسی حرکت میں بیت اللہ والی جگہ قبہ نما ایک ٹیلہ پیدا کر دیا، جہاں دو ہزار سال بعد بیت اللہ شریف تعمیر کیا گیا۔ (مصنف عبدالرزاق: ۹۰/۵)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ آسمان اور زمین کی پیدائش کے زمانہ میں پانی کی سطح پر سب سے اول کعبہ کا مقام نمودار ہوا، شروع میں سفید جھاگ تھا، جو بعد میں منجمد ہوگیا، زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے اس کی تخلیق ہوئی، پھر اسی کے نیچے سے زمین پھیلا دی گئی۔

اور یہ بیت اللہ تمام سچی عبادت گاہوں میں سب سے پہلی عبادت گاہ ہے، برکت والا ہے، پورے جہاں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ ہے، اس کی زیارت قلبی تسکین اور روحانیت کی غذاء اور ایمان کی تازگی کا سبب ہے، مغفرت اور بخشش کا یقینی ذریعہ ہے اس عمارت کو دیکھنا بھی عبادت ہے، رات دن ہمیشہ اس پر ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس ان لوگوں کے لئے ہوتی ہیں جو صرف کعبہ شریف کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کر رہے ہوتے ہیں۔ (جامع اللطیف: ۸۵) اس کے فضائل اور مناقب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے۔

دنیا کی آبادی اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ کا گھر بیت اللہ دنیا میں باقی رہے گا، جس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہوگا کہ کارخانۂ عالم کو ختم کر دیا جائے تو

اس بیت اللہ کو اٹھالیا جائے گا، جب تک خانۂ کعبہ باقی ہے اس وقت تک یہ دنیا بھی باقی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے قریب ایک چھوٹی پنڈلیوں والا، ٹیڑھے ہاتھوں والا گنجا کعبہ شریف کو خراب کرے گا، گویا وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے رقص کر رہا ہے، وہ ظالم ایک ایک پتھر اکھاڑ کر الگ کر دے گا، اس کا غلاف چرا کر لے جائے گا، اور خزانۂ کعبہ بھی لوٹ لے گا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ کدال چلا رہا ہے، اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔ (العیاذ باللہ) (بخاری شریف: ۱/۲۱۶، ۲۱۷)

غرض کہ خانۂ کعبہ ایک محترم مکان ہے جس کا ادب واحترام فرض ہے، اس لئے حدود حرم میں اور احرام کی حالت میں شکار کرنا ممنوع ہے۔

## زمین

کعبۃ اللہ والی زمین رونما ہونے کے بعد اس کے چاروں طرف پوری دنیا کی زمین بنی، پھر اس کے بعد کسی زمانہ میں اللہ کے حکم سے یہ زمین سات حصوں میں تقسیم ہوگئی اور ان ساتوں حصوں کو سات براعظم کہتے ہیں، اور ان سات براعظموں کو یوں سمجھ لیں جیسے سات بہت بڑے بڑے جہاز سمندروں میں کھڑے ہیں، اب بھی ان براعظموں کو عالمی نقشوں میں سے کاٹ کاٹ کر ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر دیکھا جائے تو زمین کی ابتدائی شکل نظر آتی ہے کہ ساتوں براعظم ایک ہی زمین تھی بعد میں سات ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی، اس لئے اس دنیا کو مقصد بنانا عقلمندی نہیں ہے۔

**اب بیت اللہ شریف اور اس کے اردگرد کی زمینوں کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں تاکہ عمرہ اور حج ادا کرنے میں آسانی ہو۔**

## بیت اللہ شریف کا تعارف

بیت اللہ شریف ایک چوکور عمارت ہے شمال وجنوب میں اس کی لمبائی ہے،

مغرب ومشرق میں چوڑائی ہے، اس میں چار کونے ہیں، اور کونے کو عربی زبان میں رکن بھی کہتے ہیں، اور اس عمارت کے شمال مشرقی کونے کو رکن عراقی، اور شمال مغربی کنارے کو رکن شامی، اور جنوب مغربی کونے کو رکن یمانی کہتے ہیں اور جنوب مشرقی کونے میں حجر اسود نصب ہے، اس سے طواف کی ابتداء اور انتہاء ہوتی ہے۔

شمال مشرق کی جانب ملک عراق ہے اس لئے اس کو رکن عراقی کہتے ہیں، اور شمال مغرب کی جانب ملک شام ہے اسلئے اس کونے کو رکن شامی، اور جنوب مغرب میں ملک یمن ہے اس لئے اس کونے کو رکن یمانی کہتے ہیں اور جنوب مشرق میں حجر اسود نصب ہے اس لئے اس کونے کو حجر اسود والا کونا کہتے ہیں۔

## حجر اسود

حجر اسود بیضوی شکل کا ایک پتھر ہے، جس کے کالے رنگ کو ہلکی سی سرخی نکھارتی ہے، ایک بالشت لمبا اور تقریبا (2.3) بالشت چوڑا ہے، بیت اللہ شریف کے جنوب مشرقی کونے میں مسجد کے صحن سے چار فٹ کی بلندی پر نصب ہے۔ اس کے اندر ایسی زبردست مقناطیسی کشش ہے کہ ہر ملک وقوم اور رنگ ونسل کے لوگ بلا تفریق کھچے چلے آرہے ہیں یہ پتھر جنت کے یاقوتوں میں سے ایک ہے، اس کو حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے، اور بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت ایک کونے میں نصب فرمایا تھا، حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو طوفان آیا تھا اس میں حضرت آدم علیہ السلام کا تعمیر کیا ہوا بیت اللہ آسمانوں پر اٹھائے جانے کے وقت حجر اسود کو جبل ابوقیس کے اندر امانت رکھ دیا گیا تھا، پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا گیا تھا، اس طرح انہوں نے اسے پھر اسی جگہ نصب کر دیا تھا جہاں پہلے نصب تھا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنت سے حجر اسود دنیا میں آیا تو وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا، لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا۔ (ترمذی: ۱/۱۰۷، نسائی: ۲۹/۱)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حجر اسود کو لائیں گے، اور وہ ان لوگوں کے حق میں سفارش کرے گا جنھوں نے خلوص نیت سے اس کے بوسے لئے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق: ۳۰/۵)

اللہ تعالیٰ نے حجر اسود کو اس کی پہلی نورانی صورت سے تبدیل کر کے اس لئے کالا کر دیا تا کہ جہنمی لوگ اس کی زینت کو نہ دیکھ سکیں۔

☆ سب سے پہلے فرشتوں کی ایک جماعت نے بڑے اعزاز اور احترام سے حجر اسود کو اس جگہ پر نصب کیا تھا جہاں ابھی ہے۔

☆ حجر اسود کو موجودہ جگہ پر اس لئے نصب کیا گیا ہے تا کہ طواف شروع کرنے کی علامت بن جائے۔

☆ قیامت سے پہلے اس پتھر کو اٹھا کر دوبارہ جنت میں پہنچا دیا جائے گا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حجر اسود کا کثرت سے استلام کرو، ایک وقت آئے گا کہ تم اسے اپنی جگہ موجود نہ پا کر افسوس کرو گے، رات کے وقت لوگ طواف کے دوران اس کا استلام کرتے رہیں گے مگر صبح کے وقت اسے غائب پائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی کسی چیز کو دنیا میں نہیں چھوڑنا، قیامت سے پہلے اسے دوبارہ اٹھا کر جنت میں پہنچا دیں گے۔ (اخبار مکہ: ۲۴۴)

☆ حجر اسود کی عظمت وجلالت میں یہ ایک عجیب وغریب نکتہ ہے کہ ہم اسی جگہ بوسہ دیتے ہیں جہاں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہونٹوں سے بوسے دئے تھے، اور جہاں باقی انبیاء کرام علیہم السلام کے منہ مبارک مس کرتے رہے ہیں اسی طرح ہمارے ہاتھ بھی اسی جگہ لگتے ہیں جہاں انبیاء کے مقدس ہاتھ لگے تھے۔

لہٰذا اے مسلمان جب تو اس نکتہ کو سمجھ جائے تو پھر حجر اسود کا بوسہ دینے اور

اسے مس کرنے میں غفلت نہ کرنا۔ (تاریخ القویم:۳/۲۹۹)

پھر وہاں سے چھ فٹ شمال کی جانب کعبۃ اللہ کا دروازہ ہے اس کو ''باب کعبہ'' کہتے ہیں، اور دروازہ اور حجر اسود کے درمیان کے چھ فٹ کے دیوار کے حصہ کو ''ملتزم'' کہتے ہیں، ملتزم کا معنی چمٹنے کی جگہ، ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے، یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے، یہاں پر جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب چھت سے پانی گرنے کے لئے سونے کا جو پرنالہ بنا ہوا ہے اس کو ''میزاب رحمت'' کہتے ہیں، اس کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے

## میزاب رحمت

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی جب تعمیر کی تھی تو چھت نہیں بنائی تھی، اس لئے اسمیں پرنالہ بھی نہیں تھا، اسی طرح قصی بن کلاب کے زمانہ تک چھت اور پرنالہ کے متعلق کوئی صحیح روایت نہیں ملتی البتہ قریش نے تعمیر کے وقت چھت بنائی اور پرنالہ بھی بنایا، جس کا پانی حطیم میں گرتا ہے، اس کے بعد متعدد بار اسے تبدیل کیا گیا۔

ابتداء میں پرنالہ لکڑی یا پتھر کا ہوتا تھا بعد میں اس پر سونا چڑھایا گیا تھا، پھر ۱۲۷۶ھ میں سلطان عبد المجید خان بن سلطان محمود خان نے قسطنطنیہ میں سونے کا میزاب بنوایا، اور پہلا میزاب اتار کر نئے میزاب کو زینت بخشی گئی جس پر تخمیناً پچاس رطل سونا صرف ہوا تھا جو آج تک جلوہ نما اور رونق افروز ہے۔ (دائرۃ المعارف:۵/۱۴۴، تاریخ الکعبہ:۱۸۱، ۱۸۳)

میزاب رحمت کی لمبائی ۲۵۸ سینٹی میٹر ہے، اور چوڑائی اندر سے ۲۶ سینٹی میٹر اور اونچائی ۵۸ سینٹی میٹر ہے، کعبہ شریف کی دیوار میں میزاب کے اوپر ایک بڑا وزنی پتھر نصب ہے، جس کی لمبائی ایک میٹر ۲۰ سینٹی میٹر ہے، اور چوڑائی آدھا میٹر ہے، میزاب کا اگلا حصہ زبان کی مانند ہے جو نیچے لٹکا ہوا اور متحرک بھی ہے، اسے ''لسان'' اور ''برقع'' بھی کہتے ہیں۔ (تاریخ القویم:۴/۸۴، ۸۵)

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب دیوار سے متصل ہلالی شکل کی دیوار کے اندر جو جگہ ہے اس کو ''حطیم'' کہتے ہیں، اور یہ تقریباً چھ گز شرعی ہے، اور کعبۃ اللہ کی شمالی دیوار کے مغرب اور مشرق میں آمد و رفت کا راستہ ہے۔ حطیم کے باہر سے طواف کرنا ضروری ہے اس کے بیچ سے گزرنا درست نہیں ہے۔

## حطیم

کعبہ شریف کی شمالی جانب ایک قوس نما دیوار بنی ہوئی ہے، اس احاطہ کو ''حطیم''، ''حجر اسماعیل'' اور ''حطیرۂ اسماعیل'' کہا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اس دیوار کی حقیقت کیا ہے؟ کیا یہ بیت اللہ میں شامل ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیت اللہ میں سے ہے، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو پھر اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا گیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عائشہ! تیری قوم نے جب بیت اللہ کی تعمیر کا منصوبہ بنایا تو انہوں نے پاکیزہ حلال مال خرچ کرنے کی پابندی لگائی تھی، اس طرح جو فنڈ جمع ہوا وہ پوری عمارت کے لئے ناکافی تھا جس کے پیش نظر انہوں نے شمالی جانب سے کچھ چھوڑ کر تعمیر مکمل کر لی۔

عائشہ! اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت قریب نہ ہوتا اور مجھے ان کے انکار اور باہمی تصادم کا خدشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کے حصہ کو بیت اللہ میں ضرور شامل کر کے ابراہیمی بنیادوں کے مطابق تعمیر کرتا اور اس کے مشرق و مغرب میں دروازے بناتا۔

(بخاری شریف: ۱/۲۱۵)

## غلاف کعبہ

بیت اللہ شریف ایسی عبادت کی جگہ ہے کہ اس کی تعظیم کرنا بے حد واجب ہے

اور اس کا وجود نادر اور برکت والی چیز ہے، اسے خارجی اثرات، ہوا، مٹی، پانی اور دھوپ وغیرہ سے محفوظ رکھنے اور ظاہری زیب و زینت کی غرض سے غلاف پہنایا جاتا ہے۔

سب سے پہلے سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ پر غلاف چڑھایا پھر عدنان نے پھر شاہ تبع اسعد الحمیر ی نے غلاف چڑھایا۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں:

ابن جریج سے روایت ہے کہ سب سے پہلے شاہ تبع حمیری نے غلاف چڑھایا تھا جب کہ زبیر بن بکار سے روایت ہے کہ عدنان پہلا آدمی ہے جس نے غلاف چڑھانے کا رواج ڈالا تھا، لیکن بعض علماء کا خیال ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے پہلا غلاف چڑھایا تھا، ان روایات میں اس طرح تطبیق دی جاسکتی ہے کہ اگر یہ بات درست ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے غلاف چڑھایا تھا تو ممکن ہے بعد میں یہ طریقہ متروک ہوگیا ہو پھر عدنان نے اس طریقہ کو جاری کیا، بعد میں سالہا سال تک یہ عمل بند رہا، بالآخر شاہ تبع نے اسے پھر جاری کردیا (اور اب تک جاری ہے)۔ (فتح الباری: ۳/۳۶۰)

اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یمن کا بنا ہوا کالے رنگ کا غلاف، کعبہ شریف پر چڑھایا۔ اس کے بعد خلفاء راشدین نے چڑھایا اس کے بعد اب تک سلسلہ جاری ہے۔ (اخبار مکہ: ۱۸۱، ۱۸۳)

## احرام کعبہ

کعبۃ اللہ پر حج کے ایام میں ایک سفید کپڑا لٹکایا جاتا ہے، اس کو لوگ ''احرام کعبہ'' کہتے ہیں۔

عوام الناس کا خیال ہے کہ جس طرح حج ادا کرنے کے لئے حاجی پر احرام ضروری ہے اسی طرح کعبہ شریف کو بھی احرام باندھا جاتا ہے، یہ خیال قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے، اصل بات یہ ہے کہ حج کے ایام میں حجاج کثرت سے کعبہ شریف کے غلاف کو چھوتے اور

مس کرتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ پھٹ جاتا ہے، اس لئے حفاظت کی غرض سے اسے قد آدم اوپر اٹھا دیا جاتا ہے، تاکہ لوگوں کے ہاتھ نہ پہنچ سکیں، ابتداء میں جب غلاف اٹھانے کی وجہ سے کعبۃ اللہ ننگا نظر آیا تو ایک کپڑا غلاف کے طور پر لٹکا دیا جاتا تھا، لیکن بعد میں یہ مستقل دستور ہی بن گیا، اور لوگوں نے اس کپڑے کا نام احرام مشہور کر دیا۔

علامہ ابن جبیر اندلسی نے لکھا ہے کہ ۲۷/ذو القعدہ کو کعبۃ اللہ کا غلاف چاروں اطراف سے بقدر قد آدم اونچا کر دیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کے چھونے سے پھٹنے نہ پائے اور اسے احرام سے تعبیر کرتے ہیں، یہ طریقہ مستقل طور پر جاری ہے، حجاج کرام کے چلے جانے کے بعد غلاف کھول دیا جاتا ہے۔

علامہ محمد طاہر کردی نے لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں یہ طریقہ ہے کہ ہر سال سات ذی الحجہ کو غلاف بقدر قد آدم بلند کر دیا جاتا ہے، اور اسکے نیچے سفید کپڑا الٹکا دیا جاتا ہے، اگرچہ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ احرام کا طریقہ کب اور کیوں رائج ہوا؟

(تاریخ القویم: ۴/۲۵۹)

شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود کے زمانہ سے یکم ذی الحجہ کو کعبۃ اللہ کو غسل دیا جاتا ہے اور سفید کپڑا الٹکا دیا جاتا ہے۔

## ستارۂ کعبہ

بیت اللہ شریف کے دروازہ پر بے حد خوبصورت، دیدہ زیب، اور دلفریب ایک پردہ ڈالا جاتا ہے اس کو ''ستارۂ کعبہ'' یا کعبہ کے دروازہ کا پردہ کہا جاتا ہے، جس پر سونے اور چاندی کی تاروں سے انتہائی نفاست کے ساتھ قرآنی آیات بُنی ہوئی ہیں، اور دروازہ پر پردہ ڈالنے کی ابتداء کب سے ہوئی اس کی صحیح تاریخ معلوم نہیں۔ (تاریخ القویم: ۴/۲۳۵)

## کعبہ شریف کا اندرونی غلاف

کعبہ شریف کا بیرونی غلاف سال میں ایک مرتبہ، دو اور تین مرتبہ بھی تبدیل

ہوتا رہا ہے کیونکہ بارش، گرد وغبار، ہوا اور سخت دھوپ کی وجہ سے غلاف جلد کمزور ہوجاتا ہے، اس لئے اسے بار بار تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، لیکن اس کے برعکس اندر کا غلاف ہر قسم کے حوادثات سے محفوظ ہونے کی وجہ سے نیا غلاف ڈالنے کی ضرورت پیش نہیں آتی، اس لئے چودہ سو سالہ تاریخ میں صرف چند مرتبہ اندر کا غلاف تبدیل کیا گیا ہے۔

کعبہ شریف میں کوئی روشندان، اور کھڑکی نہیں ہے، اور اندر کوئی فانوس یا بجلی کا بلب بھی نہیں جلتا، اس لئے اندر کے غلاف کا رنگ سرخ ہے، جب کعبۃ اللہ کا دروازہ کھلتا ہے تو تھوڑی سی روشنی ہوجاتی ہے، اور غلاف میں سرخ رنگ ہونے کی وجہ سے اندر آسانی سے نظر آجاتا ہے۔ (تاریخ القویم: ۲۱۶/۴-۲۱۸)

## بیت اللہ شریف کا طول وعرض

☆ کعبہ شریف کی بلندی زمین سے اوپر تک ۱۵ میٹر ہے۔ (تقریباً ۴۹ فٹ ۲ انچ ہے)

☆ کعبہ شریف کی مشرقی دیوار (جس میں دروازہ ہے) کی لمبائی ۱۱ میٹر ۵۸ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کی لمبائی مغربی دیوار سے ۱۱ میٹر ۹۳ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کی چوڑائی حطیم کی جانب ۱۱ میٹر ۲۲ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کی چوڑائی حجر اسود اور اور رکن یمانی کے درمیان ۱۰ میٹر ۱۳ سینٹی میٹر ہے۔

☆ زمین سے حجر اسود کی اونچائی ایک میٹر ۵۰ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کے دروازہ کی لمبائی ۲ میٹر ہے۔

☆ میزاب رحمت کی جانب نیچے سے حطیم کی دیوار تک کا درمیانی فاصلہ ۸

میٹر ۳۶ سینٹی میٹر ہے۔(اس میں سے ساڑھے چھ ہاتھ کعبہ شریف کا حصہ ہے اور باقی سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بکریوں کا باڑہ تھا)

☆ کعبۃ اللہ کی مشرقی دیوار سے مقام ابراہیم تک کا فاصلہ ۱۱ میٹر ہے۔

اور کعبۃ اللہ کی عمارت اور حطیم کے چاروں طرف گول دائرہ کی شکل میں نشیبی علاقہ ہے، اس میں لوگ طواف کرتے ہیں، اس کو عربی زبان میں ''مطاف'' کہتے ہیں، یعنی طواف کرنے کی جگہ اور ''مطاف'' میں کعبۃ اللہ کی مشرقی جانب تقریباً دروازہ کے برابر میں ۵۷ فٹ کے فاصلہ پر ''زمزم کا کنواں'' ہے۔

## آب زمزم

☆ یہ ایک لطیف وشیریں، خوش ذائقہ، زود ہضم، بے حد برکت، فضیلت اور عظمت والا پانی ہے، جسے پوری دنیا کے پانیوں پر برتری اور فوقیت حاصل ہے۔

اور یہ حجر اسود سے مشرقی جانب 21 میٹر کے فاصلے پر ہے۔

زمزم کا کنواں کعبہ شریف سے مشرقی جانب ۳۸ ذراع یعنی تقریباً ۵۷ فٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔(مسلم شریف: ۴۰/۱)

☆ اور زمزم کا چشمہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کے پاؤں کی ٹھوکر یا ہاتھ کے اشارہ یا پیر مارنے سے جاری ہوا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہاجرہ اسے (چاروں طرف سے مٹی کی باڑ بنا کر) بند نہ کرتیں تو آج یہ کنوئیں کی بجائے دریا کی شکل میں ہوتا اور دنیا کو سیراب کرتا۔

☆ اور زمزم کے پانی میں میٹھے اور کھارے پانی کا امتزاج ہے۔(لسان العرب: ۲۷۵/۱۲، ماء زمزم)

☆ زمزم کا کنواں ابتداء میں صرف چند انچ گہرا تھا بعد میں یہ گہرا اور چوڑا کنواں بن گیا۔

آب زمزم کے فضائل اور مناقب کے بارے میں علامہ طاہر کردی نے لکھا ہے کہ:

① اس چشمہ کے جاری ہونے کا سبب سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ بنیں۔

② اور اس کو نکالنے اور جاری ہونے کا ذریعہ سیدنا جبرئیل علیہ السلام بنے۔

③ روئے زمین کے مقدس ترین مقام پر اس کا ظہور ہوا یعنی بیت اللہ کے سامنے مسجد الحرام کے اندر۔

④ اس چشمہ کے تین سوت، تین ایسی معزز سمتوں سے جاری ہیں جو دوسری تمام جہات سے اشرف ہیں، رکن حجر اسود، صفا اور مروہ۔

⑤ یہ ایسا برکت والا پانی ہے جسے انبیاء، اصفیاء، اتقیاء اور نیک لوگ پیتے رہے۔

⑥ اسی مقدس پانی سے جبرئیل امین علیہ السلام نے امام الانبیاء، اشرف الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو دھویا تھا۔

⑦ اس پانی کو یہ شرف حاصل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈول میں کلی کر کے دوبارہ کنویں میں ڈال دیا، اس طرح اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جھوٹا ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

⑧ دنیا میں ایسا عظمت والا پانی ہے جس کی شان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے مبارک کلمات صادر ہوتے رہے۔

⑨ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کے پانی کو مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ طلب کیا۔ (تاریخ القویم: ۳۰/۴۴)

زمزم کے کنواں سے شمال کی جانب کعبۃ اللہ کے مشرق میں ''مقام ابراہیم'' ہے۔

# مقام ابراہیم

☆ مقام ابراہیم یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

☆ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنی زوجہ محترمہ ہاجرہ اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی ملاقات کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو سواری سے اترتے چڑھتے وقت اسی پتھر پر پاؤں رکھتے تھے۔

☆ یہ پتھر حجر اسود کی طرح جنت سے آدم علیہ السلام کے ساتھ اتارا گیا تھا۔

☆ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات کرنے کے لئے مکہ معظّمہ تشریف لے گئے تو وہ گھر میں موجود نہیں تھے ان کی بیوی عمارہ نے آپ کی عزت وتکریم اور بے حد تعظیم کی، اور اس وقت کے دستور کے مطابق درخواست کی کہ چچا جان آپ براق سے اتر کر آرام کریں، اور میں آپ کے گرد آلود سر کے بال دھونے کی سعادت حاصل کروں، لیکن آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے نیچے اترنے کی اجازت نہیں۔

چنانچہ نیک سیرت بہو ایک پتھر لائی، اور اسے آپ کے دائیں پاؤں کے نیچے رکھا، آپ نے پتھر پر پاؤں رکھ کر سر کو دائیں جانب جھکا دیا، اور بہو نے اسے دھویا، پھر پتھر بائیں پاؤں کے نیچے رکھ کر سر کی دوسری جانب بھی دھوئی، جہاں حضرت ابرہیم علیہ السلام نے پتھر پر پاؤں مبارک رکھے تھے اس جگہ پاؤں ٹخنوں تک گڑھ گئے تھے، اور بہت گہرے نشانات منقش ہو گئے تھے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر تشریف لائے تو نیک بیوی نے سارے واقعات سے آپ کو مطلع کیا، اور یہ بات خاص طور پر تعجب سے بتائی کہ جس پتھر پر انہوں

نے پاؤں رکھے تھے، اس میں اب بھی گہرے نشانات موجود ہیں، سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے اسے ایک معجزہ قرار دیا اور اس پتھر کو گھر میں عزت وتکریم سے محفوظ فرمالیا۔

پھر جس وقت بیت اللہ کی تعمیر کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے، اور تعمیر کے دوران پاڑھ بنانے کے لئے (چنائی کے لئے) کوئی پتھر لانے کو کہا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے وہی پتھر لاکر پیش کردیا۔ (اعلام الاعلام:۳۶، روح المعانی:۹/۱۴۳، تفسیر کبیر:۱/۱۵۶)

☆ مقام ابراہیم وسیع تر معنوں میں پورے حرم شریف پر بھی بولا جاتا ہے۔

☆ اور مقام ابراہیم کو "ام نہشل" نامی سیلاب کے بعد خلیفۃ المسلمین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس جگہ پر نصب فرمایا تھا جہاں آج موجود ہے انشاء اللہ قیامت تک اسی جگہ پر رونق افروز رہے گا۔

پھر جب بیت اللہ کے چاروں طرف کا "مطاف" ختم ہوتا ہے تو چاروں طرف کچھ بلندی پر ترکی حکومت اور سعودی حکومت کی بنائی ہوئی عمارات کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے، اس کو "مسجد الحرام" کہتے ہیں، بیت اللہ اور مسجد الحرام ایک نہیں ہے بلکہ الگ الگ ہیں اور دونوں کے درمیان "مطاف" کا فاصلہ موجود ہے۔

اور مسجد الحرام میں جنوب کی جانب اذان خانہ ہے، ہجوم اور رش کم ہونے کی صورت میں عام طور پر امام اس کے نیچے کھڑے ہوکر نماز پڑھاتے ہیں، اور عید کا خطبہ بھی دیتے ہیں، اسی جگہ کے ساتھ "دار ارقم" بھی تھا۔

## دار ارقم

یہ مقدس ومتبرک مکان مسجد الحرام میں صفا سے بائیں جانب مشرق کی طرف ۳۵ یا ۴۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع تھا یہ ارقم بن ابی ارقم بن عبد مناف بن جندب اسد بن عبد اللہ عمر بن مخزوم کا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عرصہ دراز تک تبلیغ،

تدریس اور نماز کا مرکز بنایا تھا، آپ یہاں تشریف فرما ہو جاتے اور دیگر مسلمان بھی اس شمع کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہو کر اسلام کے احکام سے بہرہ یاب ہوتے، اور اسی مکان میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا، جس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور بہادری نے مسلمانوں کو سر عام نماز پڑھنے کی ہمت سے ہم کنار کر دیا، اور اب یہاں اذان خانہ ہے، اور عام حالات میں امام یہاں کھڑے ہو کر امامت کرتے ہیں۔

☆ نئی سعودی توسیع کے بعد حرم شریف کی پیمائش ۱۹۰۰۰۰ مربع میٹر ہے۔

☆ صفا سے مروہ تک کا فاصلہ تقریباً ۴۰۵ میٹر ہے۔

☆ جمرہ عقبی اور جمرہ وسطی کے درمیان فاصلہ تقریباً ۱۱۶ میٹر ہے۔

☆ جمرہ وسطی سے جمرہ اولی کے درمیان فاصلہ تقریباً ۱۵۶ میٹر ہے۔

☆ جمرہ وسطی سے وادی محسر کے آخر تک فاصلہ تقریباً (مزدلفہ میں) ۵۳۲۸ میٹر ہے۔

☆ حرم شریف کے نشانات سے حدود عرفات کے نشانات تک فاصلہ ۱۵۵۴۱ میٹر ہے۔

☆ عرفات کے نشانات سے جبل رحمت تک کا فاصلہ ۱۵۵۳ میٹر ہے۔

(تاریخ القویم: ۴/۱۰۱، ۱۰۶)

اور کعبۃ اللہ کی مغربی جانب رکن یمانی کی سمت میں مطاف سے اوپر مسجد الحرام میں باب عبدالعزیز کی شمالی جانب باب ام ہانی ہے، باب ام ہانی سے متصل شمالی جانب حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا گھر تھا سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان کے گھر تشریف لایا کرتے تھے، بعض روایات کے مطابق معراج کی رات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کے گھر میں آرام فرماتے یہیں سے معراج کے لئے تشریف لے گئے، اب اس کا نشان باقی نہیں ہے۔

اور کعبۃ اللہ کی مشرقی جنوبی جانب مسجد الحرام ختم ہونے کے بعد صفا کا پہاڑ ہے، اور اب صفا کا پہاڑ زیادہ بلند نہیں ہے، البتہ کچھ پتھر اب بھی نشان کے طور پر باقی ہیں یہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

اور صفا سے شمال کی جانب کعبۃ اللہ کے مشرق شمال کی طرف مروہ ہے، اب مروہ کے پہاڑ کی نشانی بھی موجود نہیں ہے، کنارے پر معمولی بلندی موجود ہے، یہاں پر سات چکر پورا کرنے کے بعد سعی ختم ہو جاتی ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ کو ''مسعیٰ'' کہتے ہیں۔ **صفا مروہ کی مزید تفصیل یہ ہے:**

## صفا مروہ

صفا اور مروہ کعبہ شریف کے قریب مشرق جنوب اور مشرق شمال میں دو پہاڑیاں ہیں، جن پر سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے پانی کی تلاش میں انتہائی بے تابی اور بے قراری کے عالم میں سات چکر لگائے تھے، اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اسے حج اور عمرہ کا لازمی رکن قرار دیا ہے، اگر چہ ابتداء میں یہ دونوں پہاڑیاں کافی بلند تھیں مگر حرم شریف کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے جس قدر بلند کیا جاتا رہا، ان پہاڑیوں کی بلندی آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ اس وقت معمولی سے ٹیلے کی شکل میں برائے نام باقی رہ گئی ہیں۔ اور اب ان پر چڑھنے کے لئے زینے نہیں ہیں جو پہلے زمانے میں تھے، اب صرف ڈھلوان سی بنا دی گئی ہے۔

علامہ قطب الدین رحمہ اللہ المتوفی ۹۸۸ھ نے اعلام الاعلام میں لکھا ہے کہ اس وقت جس جگہ سعی کی جاتی ہے کیا یہ ساری جگہ وہی ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سعی کی جاتی تھی یا اس کا کچھ حصہ تو وہی ہے اور کچھ حصہ اس کے علاوہ ہے اس صورت میں حج اور عمرہ کے اس رکن کی ادائیگی میں خلل آئے گا یا نہیں؟ علامہ موصوف اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

دور میں مسعی (صفا مروہ کے درمیان کی جگہ) کافی کشادہ اور چوڑی تھی، بعد کے زمانہ میں اس چوڑائی میں بعض مکان بھی بنالئے گئے، جنہیں خلیفہ مہدی عباسی نے منہدم کر کے حرم کو کشادہ کیا تھا اس طرح مسعی کا کچھ حصہ حرم میں شامل ہو گیا مگر اسے پوری طرح تبدیل نہیں کیا، خلیفہ موصوف کی اس کارکردگی پر علماء کرام اور ائمہ مجتہدین نے کوئی اعتراض نہیں کیا، چنانچہ امام مالک، امام ابو یوسف، امام محمد، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور دیگر آئمہ مجتہدین نے بھی اس جگہ سعی کرنا جائز اور صحیح قرار دیا اور اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ (اعلام الاعلام: ۱۰۳)

اسی طرح اگر موجودہ زمانہ میں بھی دائیں بائیں مشرق و مغرب میں کشادہ کیا گیا تو اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

☆ صفا سے مروہ کے درمیان ۳۹۴ میٹر ۵۰ سینٹی میٹر کا فاصلہ ہے۔

☆ چوڑائی پہلے ۲۰ میٹر تھی اب تقریباً ڈبل ہو گئی ہے۔

☆ صفا پہاڑ کے باہر صحن ہے، صحن کے ختم ہونے کے بعد پہاڑ پر شاہی محل ہے اس پہاڑ کو ''جبل ابی قبیس'' کہتے ہیں۔

اس کی بلندی ۴۲۰ میٹر ہے، اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مطابق زمین پر سب سے پہلے یہی پہاڑ پیدا کیا گیا تھا، قبیلہ ایاد میں سے ابو قبیس نامی ایک آدمی نے اس پر مکان بنایا تھا، جس کی وجہ سے یہی اس کا نام مشہور ہو گیا، یہ پہاڑ حرم شریف کے مشرق میں واقع ہے، حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے وقت قدرتی طور پر حجر اسود اس میں امانت رکھا گیا جسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کے وقت حاصل کر کے نصب فرمایا تھا۔

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب ایک پہاڑ ہے ۴۳۰ میٹر بلند ہے، اس کی ابتداء میں مروہ واقع ہے، اس پہاڑ کو ''جبل ہندی'' بھی کہتے ہیں اور جبل قعیقعان

بھی، آج کل مروہ اور جبل ہندی کے درمیان راستہ بنا ہوا ہے۔

اور کعبۃ اللہ کے مغرب کی جانب ''جبل عمرؓ '' ہے اور یہ محلّہ شبیکہ سے محلّہ مسفلہ تک پھیلا ہوا ہے، اس کے قریب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت کا مکان تھا اسی وجہ سے پہاڑ کا نام بھی جبل عمرؓ مشہور ہو گیا۔

اور مروہ کے مشرق میں راستہ سے اوپر پہاڑ کے دامن میں کونے پر نبی کریم ﷺ کی جائے پیدائش ہے اب یہاں ایک کتب خانہ ہے، جو عام حالات میں کھلا رہتا ہے اور حج کے موسم میں عام طور پر بند رہتا ہے۔

اور بیت اللہ شریف کے شمال مائل بمشرق کو ''معلیٰ'' کہتے ہیں، اور جنوب مائل بمغرب کو ''مسفلی'' کہتے ہیں، ''معلیٰ'' کا معنیٰ ''بالائی علاقہ'' اور ''مسفلی'' کا معنیٰ نشیبی علاقہ۔

مکہ مکرمہ کے مشرق مغرب اور شمال میں پہاڑ ہے، شمال کی جانب جو پہاڑ ہے اس کو ''جبل ہندی'' اور مغرب کی طرف جنوب وشمال میں جو پہاڑ ہے اس کو ''جبل عمرؓ'' کہتے ہیں، اب ان پہاڑوں کو ختم کر کے ان پر تعمیرات کا منصوبہ بنایا گیا ہے، اور درمیان میں جنوب وشمال کے رخ پر وادی ہے اور وادی کے درمیان بیت اللہ شریف ہے، جب مکہ مکرمہ کے پہاڑوں پر بارش ہوتی تھی تو معلیٰ ''یعنی شمالی بالائی علاقے کا پانی مسفلی جنوب کے نشیبی علاقے سے نکل جاتا تھا، کبھی کبھار ایسا بھی ہوا کہ سیلاب کے ریلے کی وجہ سے بیت اللہ شریف کی عمارت شہید ہو گئی تھی، پھر وہاں کے لوگوں نے اس کو پھر سے تعمیر کیا۔

اور ''معلیٰ'' کے علاقہ میں ''جنت المعلی '' بھی ہے، اور یہ مکہ مکرمہ کا عظیم قبرستان ہے، اس میں حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اور بہت سارے صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور بڑے بڑے لوگ مدفون ہیں، معلیٰ کے علاقے میں مسجد الجن اور مسجد الرایہ وغیرہ بھی ہیں۔

اور مکہ کے چاروں طرف حرم کی حدود میں نشانات لگے ہوئے ہیں، اور بورڈ

بھی ہیں، اور ان پر یہ لکھا ہوا ہے کہ غیر مسلم یہاں سے آگے داخل نہیں ہو سکتے، یا غیر مسلم کے لئے دوسرا راستہ ہے جو حرم کی حدود سے باہر باہر نکل جاتا ہے۔

مکہ مکرمہ کی شمالی جانب مدینہ منورہ کے راستہ میں جاتے ہوئے حرم کی حد "تنعیم" ہے اور یہ سب سے قریب ترین جگہ ہے، اور مغربی جانب جدہ کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد "حدیبیہ" اور جنوب کی جانب یمن کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد "اضاۃ لبن" اور مشرقی جنوبی جانب حرم کی حد "جعرانہ" ہے اور مغربی شمالی جانب مزدلفہ کے بعد "وادی عرفہ" کے قریب حرم کی حد ہے، اور مشرقی شمالی جانب حرم کی حد "ثنیة جبل المقطع" ہے۔

حرم کی حدود میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس میں جانور کو چرانا منع ہے، اور حرم کی مٹی اور پتھر کو حرم کی حدود سے باہر لے جانا منع ہے، اس لئے وہاں سے مٹی اور پتھر وغیرہ نہ لائیں۔

## حدود حرم

کعبہ شریف اور حرم کی حدود کے درمیان فاصلہ کی مقدار:

| | | |
|---|---|---|
| شارع مدینہ پر تنعیم کے مقام پر حرم کی حد ہے | ۳ میل | کا فاصلہ ہے |
| شارع یمن پر | ۷ میل | کا فاصلہ ہے |
| شارع جدہ پر | ۱۰ میل | کا فاصلہ ہے |
| شارع طائف عرفات کے قریب | ۱۱ میل | کا فاصلہ ہے |
| شارع عراق پر | ۷ میل | کا فاصلہ ہے |
| جعرانہ | ۹ میل | کا فاصلہ ہے |
| امام تقی الدینؒ نے لکھا ہے کہ مکہ معظّمہ سے جعرانہ کا | ۱۸ میل | فاصلہ ہے |

نقشہ یہ ہے:

## مسجد حرام اور حرم کی حدود کا درمیانی فاصلہ کلومیٹر کے حساب سے

| | |
|---|---|
| تنعیم (مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا) | 7.5 کلومیٹر |
| نخله | 13 کلومیٹر |
| اضاة لبن (عکیشیه) | 16 کلومیٹر |
| جعرانه (مستوفره) | 22 کلومیٹر |
| حدیبیه (شمیسی) | 22 کلومیٹر |
| جبل عرفات (ذات السلیم) | 22 کلومیٹر |

## حرم کے حدود کی حد بندی کیسے ہوئی؟

امام ازرقی نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو انہیں شیطان کے حملہ کا خطرہ لاحق ہوا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مکہ کی زمین کے چاروں طرف مقرر کر دیا تا کہ (شیطان) اس علاقہ میں داخل ہی نہ ہو سکے چنانچہ جن جن مقامات پر فرشتوں نے پہرہ دیا تھا وہاں حرم کے نشانات قائم کر دیئے گئے، اس طرح ان حدود کے اندر کا تمام علاقہ حرم قرار دیا گیا۔
(اخبار مکہ: ۳۵۷)

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتار دیا تو وہ مغموم اور پریشان رہتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک سرخ یاقوت کا خیمہ نازل فرمایا جسے کعبہ شریف والی جگہ نصب کر دیا گیا، اور حجر اسود ستاروں کی طرح چمک رہا تھا، جس کی روشنی حرم کے کناروں تک پہنچ رہی تھی، جب آدم علیہ السلام مکہ تشریف لائے تو ان کی اور مذکورہ خیمہ کی جنات سے حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو مقرر کر دیا، جن جن مقامات پر فرشتوں نے کھڑے ہو کر پہرہ دیا تھا

حدود حرم کا نقشہ
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
وادیٔ نخلہ
جعرانہ
تنعیم
حدیبیہ
کعبہ
جبل عرفات (ذات السلیم)
اضاۃ لبن (عکیشہ)
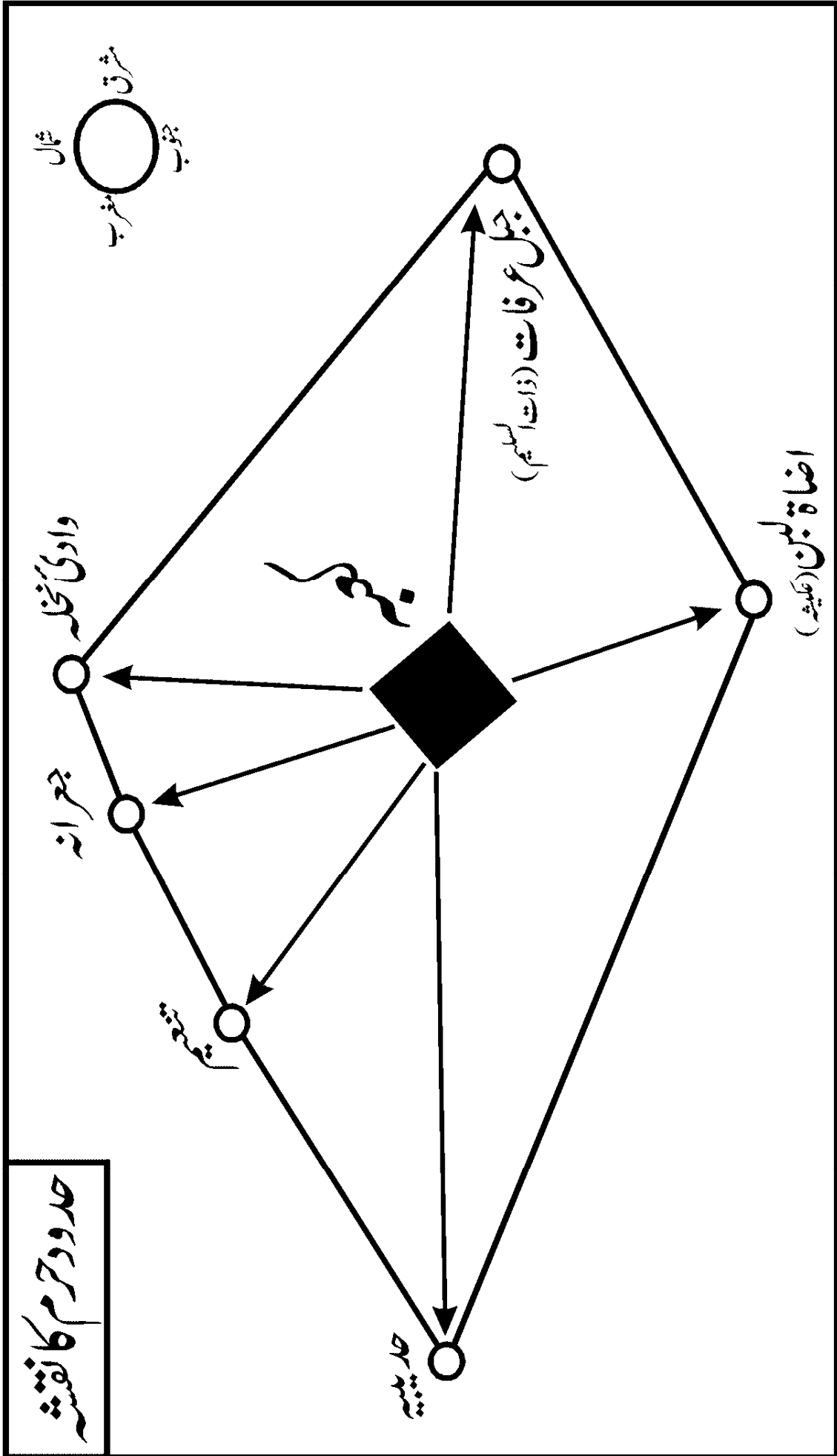
وہاں حرم کے نشانات قائم کردیئے گئے۔ (اخبار مکہ: ٣٥٨)

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ حج ادا کیا تو اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے حرم کی حدود کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگاہ کیا، چنانچہ آپ نے ان مقامات پر مٹی، گارے سے پتھروں کے برج بنادیئے۔ (اخبار مکہ)

## غار حرا

حرم کے حدود میں مکہ معظّمہ سے تین میل شمال میں "جبل النور" ہے، اور یہ ایک بلند و بالا پہاڑ ہے اس کی چوٹی سے تھوڑا سا نیچے "غار حرا" ہے، یہ غار حرا ایک مصلیٰ کی مقدار ہے اور اس کے قبلہ کی جانب ایک گول سوراخ ہے اس سے کعبۃ اللہ صاف اور واضح طور پر نظر آتا ہے، موجودہ دور میں کعبۃ اللہ کے اردگرد بلند و بالا عمارتوں کی وجہ سے شاید نظر نہ آئے لیکن پہلے واضح طور پر نظر آتا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت ملنے سے پہلے غار حرا میں مہینوں قیام فرماتے، وہاں عبادت، ریاضت اور مراقبہ میں مصروف رہتے، گھر سے کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے جب وہ ختم ہوجاتا تو مزید لے جاتے، کبھی کبھار حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی پہنچادیتی تھیں۔

یہ نبوت کا مقدمہ اور دیباچہ تھا خواب کے ذریعہ آپ پر مخفی اسرار منکشف ہونے لگے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے بعینہ وہی پیش آتا تھا، معمول کے مطابق آپ غار حرا میں عبادت میں مشغول تھے جبرئیل امین تشریف لائے، اور نبوت کی خلوت آپ کے زیب تن کی، اور وحی نبوت کا آغاز "اقرأ باسم ربک الذی خلق" سے ہوا۔ یہ غار حرا بھی ایک یادگار تاریخی جگہ ہے۔

# جبل ثور

حرم کے حدود میں ایک اور تاریخی پہاڑ ہے، اس کا نام ''جبل ثور'' ہے، یہ پہاڑ ۷۵۹ میٹر اونچا ہے اور بیت اللہ سے جنوب میں تقریباً چار کلومیٹر دور ہے اس کی چوٹی پر ''غار ثور'' ہے، جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کے وقت تین رات روپوش رہے تھے، اس کے قریب ثور بن عبد مناف نے اقامت اختیار کی تھی، جس کے باعث پہاڑ کا نام ''ثور'' مشہور ہوگیا۔

# جبل ثبیر

حرم کے حدود میں ایک اور مشہور پہاڑ ہے اس کا نام ''جبل ثبیر'' ہے، بیت اللہ سے منٰی جاتے ہوئے دائیں جانب واقع ہے، اور اس کے بالمقابل بائیں جانب حرا پہاڑ ہے اسی پہاڑ کے ایک حصہ کا نام ''ثبیر الاثبرہ'' ہے، جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب سورج کی کرنیں اس پر پڑیں تو حجاج منٰی سے عرفات روانہ ہوجائیں۔

# منٰی

منٰی حرم کی حدود میں داخل ہے، یہاں کی گھاس کاٹنا اور جانوروں کو شکار کرنا جائز نہیں ہے البتہ مرغی، بکری، گائے، اونٹ، بھینس اور گھریلو جانوروں کو ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے۔

منٰی بیت اللہ شریف سے مشرقی جانب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے، جانے کے لئے بیت اللہ کی مشرقی جانب صفا مروہ کے درمیانی علاقے سے سرنگ کے ذریعہ پیدل جانے کا راستہ بھی ہے اور اطراف میں ''طریق المشاة'' کا بورڈ بھی موجود ہے، اور گاڑی کا راستہ بھی ہے۔

منیٰ شروع ہوتے ہی تین جمرات ہیں، ہماری زبان میں انہیں تین شیطان کہتے ہیں، مکہ کی طرف سے پیدل آنے کی صورت میں سب سے پہلے بڑا شیطان ہے اس کو ''جمرہ عقبہ'' کہتے ہیں، اس کے بعد درمیانی شیطان ہے اس کو ''جمرہ وسطیٰ'' کہتے ہیں، اور اس کے بعد چھوٹا شیطان ہے اس کو ''جمرہ اولیٰ'' کہتے ہیں، اس کے بعد خیمے لگے ہوئے ہیں جن میں حاجی ٹھہرتے ہیں، اگر خیمے کی طرف سے شیطان کی طرف آئیں گے تو سب سے پہلے چھوٹا شیطان پھر درمیانی شیطان پھر بڑا شیطان آئے گا۔

منیٰ میں خیمہ کی طرف سے شیطان کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب مسجد خیف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منیٰ کا یہ نام اس وجہ سے مشہور ہوا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے مناسک سے فارغ ہو کر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے جدا ہونے لگے تو جبرئیل امین علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آپ کی کوئی اور تمنا ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا اب صرف جنت کی تمنا ہے، اور لفظ ''منیٰ''، تمنّٰی سے مشتق ہے، اس کے علاوہ یہ وجہ بھی بیان کی گئی ہے کہ: منیٰ کا معنی ہے ''یمنی الدماء''یعنی ایسی جگہ جہاں قربانی کے جانوروں کا خون بہایا جاتا ہے۔

۱۳۱۸ھ تک منیٰ کے میدان کی چوڑائی ۶۳۷ میٹر تھی، لیکن ۱۳۹۳ھ میں سعودی حکومت کی توسیع میں اس کا عرض ۹۵۵ میٹر سے بھی زیادہ ہو چکا ہے، اور توسیع کے وقت منیٰ میں جنوب کی جانب واقع جبل ثبیر کا بہت سارا حصہ کاٹ کر کشادہ سڑکیں بنادیں، اس کے علاوہ مسجد خیف کے قریب سے جبل ثبیر میں ایک سرنگ بنادی جس سے حرم شریف جانا بہت ہی آسان ہو گیا ہے۔

موجودہ وقت منیٰ کی چوڑائی ۲,۲۷۸ کلومیٹر ہے۔

## مسجد خیف

منیٰ کی مساجد میں سب سے بڑی اور مشہور مسجد، مسجد خیف ہے۔

امام ازرقی نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ: مسجد خیف میں ۷۵ انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے، جن میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ (اخبار مکہ: ۴۰۰)

مسجد کی لمبائی ۱۳۰ میٹر اور چوڑائی ۱۰۰ میٹر ہے، مغربی دیوار میں محراب اور منبر بنا ہوا ہے، اور محراب پر گنبد بنا ہوا ہے، اور محراب کی جگہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن خیمہ لگایا تھا، اسی خیمہ میں آپ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور عرفہ کے دن فجر کی نماز ادا فرمائی تھی، اس لئے حاجیوں کے لئے منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے۔

اور منیٰ ختم ہوتے ہی وادی محسر ہے جہاں ابرہہ کے لشکر پر عذاب نازل ہوا تھا۔

پھر اس کے بعد حرم کے حدود میں مکہ معظّمہ سے مشرق جنوب میں مزدلفہ ہے اور یہ منی اور وادی محسر سے کچھ فاصلہ کے بعد واقع ہے۔

## مزدلفہ

مـزدلـفـہ ''زلف'' سے نکلا ہوا ہے، اس کا معنی قریب اور نزدیک کے ہے چونکہ حجاج کرام مزدلفہ پہنچ کر ''منیٰ'' کے قریب ہو جاتے ہیں اس لئے اس کو مزدلفہ کہتے ہیں۔

نیز یہ کہ ''زلف'' ہموار اور صاف زمین کو بھی کہتے ہیں، اور مزدلفہ کا میدان منیٰ اور عرفات کی نسبت سے زیادہ ہموار ہے اس لئے اسے مزدلفہ کہتے ہیں۔

نیز یہ کہ ''ازلاف'' کے معنی اجتماع کے بھی ہیں، چونکہ حجاج کرام اس جگہ پر مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے ہیں اس لئے بھی اس کو مزدلفہ کہتے ہیں۔

اس نام کا سبب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس مقام پر وقوف کر کے لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، اس لئے بھی مزدلفہ اسے کہتے ہیں۔

ابھی مزدلفہ کی چوڑائی ۷۰۰, ۳ کلومیٹر ہے۔(تفسیر کبیر:۱۷۳/۲، تفسیر نقی:۱۰۲/۱، تبیین:۲۹/۲)

## مشعرالحرام

مشعر الحرام ایک پہاڑ کا نام ہے، جو مزدلفہ میں واقع ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس وقوف فرمایا ہے اس لئے وہاں وقوف کرنا افضل ہے، اور پورے مزدلفہ میں جہاں بھی قیام اور وقوف کرے جائز ہے۔

مزدلفہ میں لوگ پہنچ کر مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کر کے سو جاتے ہیں، صبح فجر کے بعد مزدلفہ کا وقوف شروع ہوتا ہے اور یہ وقوف اس لئے مشروع کیا گیا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ یہاں پر تفاخر اور نام ونمود کی محفلیں جماتے تھے، اسلام نے اس کو کثرتِ ذکر سے بدل دیا۔

سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۹۸ میں ہے:

**فاذا أفضتم من عرفات فاذكروا الله عند المشعر الحرام واذكروه كما هداكم وان كنتم من قبله لمن الضآلّين.**

''یعنی جب تم لوگ عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو، اور اس طرح یاد کرو جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے، اگرچہ تم اس سے پہلے گمراہوں میں سے تھے''۔

یعنی جاہلیت کے زمانہ میں یہاں پر جو کچھ کیا جاتا تھا وہ گمراہی تھی۔

یہاں پر کثرت سے اللہ کو یاد کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ جاہلیت کی عادت کا انسداد ہو جائے یعنی یہ ذکر ان کو تفاخر اور نام ونمود کا موقع ہی نہ دے نیز اس جگہ ذکرِ الٰہی کے ذریعہ توحید کی شان بلند کرنا ایک طرح منافست، سبقت اور ریس کی ترغیب ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تم خدا کی یاد زیادہ کرتے ہو یا مشرکین کی تفاخرت کا پلہ بھاری ہے۔

پھر حرم کی حدود سے باہر مکہ معظّمہ سے سیدھا مشرق کی جانب عرفات ہے۔

# عرفات

بیت اللہ کی مشرقی جانب ایک میدان ہے، اس میدان کو ''عرفات'' کہنے کی بہت سی وجوہ بیان کی گئی ہیں، علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

☆ حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوّا آسمان سے اترنے کے ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد اسی میدان میں اکٹھے ہوئے اور باہم تعارف ہوا۔

☆ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اس میدان میں مناسک حج (حج کے ارکان، احکام اور عبادت کے مقامات) سے آگاہ کرنے کے بعد دریافت کیا کہ کیا آپ نے حج کے ارکان اور احکام کو پہچان لیا؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا، ہاں میں نے پہچان لیا ہے۔

☆ یہ جگہ اس قدر معظم، محترم اور مشہور ہے کہ اس کی تعریف کئے بغیر ہی لوگ اسے پہچان لیتے ہیں، اس لئے اسے ''عرفات'' کہا جاتا ہے۔

اس میدان میں اللہ کے بندے عبادت اور دعاؤں کے ذریعہ اپنے رب کی معرفت حاصل کرتے ہیں، اگرچہ یہ مقصود دوسرے مقامات پر بھی حاصل ہوسکتا ہے، لیکن یہ میدان ایک منفرد عظمت وجلالت کا حامل ہے، جس سے دیگر مقامات خالی ہیں، اس معنی کے اعتبار سے عرفہ ''معروف'' سے مشتق ہوگا۔

☆ بعض علماء نے کا کہنا ہے کہ ''عرف'' سے مشتق ہے، یعنی اس میدان میں خوش آیند اور روح پرور بُو پائی جاتی ہے، البتہ منٰی میں جانور وغیرہ ذبح کرنے کی وجہ سے فضا قدرے متعفن ہوتی ہے، جب کہ عرفات اس چیز سے خالی ہے اس لئے اسے عرفہ یا عرفات کہا جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات: ٢/٣٣٨)

☆ جبل عرفات ایک بڑی کمان کی مانند ہے جو ایک وسیع وادی کو گھیرے ہوئے ہے جس کی مسافت دو میل ہے اس میں ایک چھوٹی سی پہاڑی جبل رحمت کے

نام سے مشہور ہے، جس کی بلندی ۳۰ میٹر اور لمبائی ۳۰۰ میٹر ہے، اس پر چڑھنے کے لئے غیر منظّم بڑی بڑی ۹۱ سیڑھیاں ہیں۔

پہاڑی پر چڑھتے ہی ایک چبوترہ بنا ہوا ہے جس کا طول ۱۵ میٹر اور عرض ۱۰ میٹر ہے اسے مسجد ابراہیم کہا جاتا ہے۔

جبل رحمت کے اوپر ۴ میٹر بلند ایک برج بنا ہوا ہے، حجاج کی رہنمائی کے لئے عرفات کی رات اس پر شمع روشن کی جاتی تھی۔ (تعلیقات اخبار مکہ)

اب پورے عرفات میں بجلی کا انتظام ہونے کی وجہ سے اس برج پر روشنی کرنے ضرورت نہیں ہوتی۔

عرفات کی لمبائی اور چوڑائی تقریباً دو، دو میل ہے۔

عرفات کے متصل مغربی جانب ''وادی عـــرنة'' ہے جو دو نشانات کے درمیان واقع ہے یعنی حرم کے حدود اور عرفات کے نشانات کے درمیان والی جگہ کو ''وادی عـرنـہ'' کہا جاتا ہے، اگر حاجی اس جگہ حج کے دن ٹھہرے رہیں تو ان کا حج نہیں ہوگا انہیں عرفات کی حدود کے اندر ٹھہرنا لازم ہے۔

ابھی عرفات کی چوڑائی ۲,۸۹۲ کلومیٹر ہے۔

## مسجد نمرہ

یہ مسجد عرفات کے میدان کے مغربی کنارے پر واقع ہے، اسے مسجد عرفہ، جامع ابراہیم اور مصلی عرفہ بھی کہا جاتا ہے، اسکی لمبائی ۹۰ میٹر اور چوڑائی ۸۰ میٹر ہے، اس کے چاروں طرف برآمدے بنے ہوئے ہیں، محراب ۳ میٹر اونچا اور ۵ میٹر چوڑا ہے، اس کا منبر ۲.۵ میٹر اونچا اور دس سیڑھیوں والا ہے، سعودی حکومت نے پوری مسجد از سر نو تعمیر کی ہے۔

حرم کی حدود سے باہر چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو ''حِل''

شمال
جنوب
مدينة المنوره
ذو الحليفه (بیرعلی)
بدر
مستورة
رابغ
جحفه
امج
عسفان
ذات عرق
مكة المكرمة
حديبيه
جدة
عرفات
منى
قرن المنازل
طائف
يلملم
ميقات
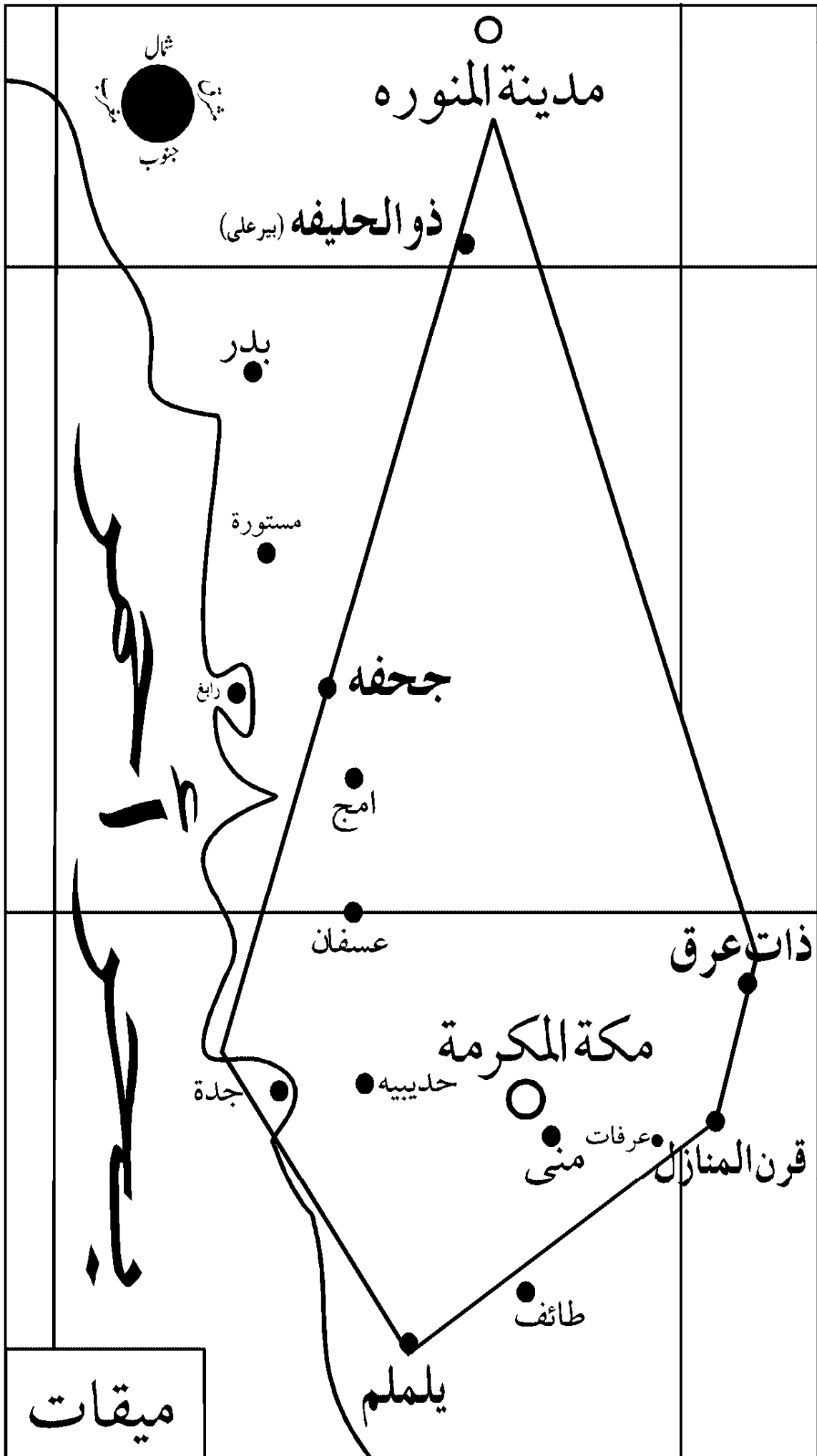
کہتے ہیں اور ''حِل'' کا معنی حلال ہونا کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں، یعنی یہاں شکار کھیلنا، درخت اور گھاس کاٹنا، اور اس میں جانور کو چرانا جائز اور حلال ہے۔

''حِل'' کی حدود ختم ہوتے ہی ''میقات'' کے شروع کے مقامات شروع ہوجاتے ہیں، اور یہیں سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے احرام کے ساتھ گزرنا واجب ہے ورنہ دم اور عمرہ یا حج لازم ہوجاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی نشاندہی پر مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ مقامات متعین فرمائے ہیں، جہاں پہنچ کر مکہ مکرمہ جانے والوں پر حج یا عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہے، ان مقامات کو ''میقات'' کہتے ہیں، اور یہ پابندی میقات سے باہر رہنے والوں پر عام ہے جب بھی وہ لوگ مکہ مکرمہ کے قصد سے میقات کے حدود میں داخل ہوں خواہ کسی بھی غرض سے ہو تو بیت اللہ کا یہ حق ان کے ذمہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوں، اگر حج کا وقت ہے تو حج کا احرام ورنہ عمرہ کا احرام باندھیں، اور پہلے بیت اللہ کا یہ حق ادا کریں پھر اپنے اپنے کام میں مشغول ہوں، ہاں اگر صرف جدہ یا مدینہ منورہ جانے کی نیت ہے مکہ مکرمہ جانے کی نیت نہیں ہے تو میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔

اور مدینہ طیبہ کی میقات سب میقاتوں سے زیادہ فاصلہ پر مقرر کی، کیونکہ مدینہ طیبہ کو وحی نازل ہونے کی جگہ، ایمان کا مرکز اور ''دار الھجرت'' ہونے کا شرف حاصل ہے، اس لئے اس کے باشندوں کو سب سے زیادہ احترام اور تعظیم کرنی چاہئے، دین میں جس کا مرتبہ جتنا بڑا ہوتا ہے اس کو مشقت بھی اتنی ہی زیادہ اٹھانی پڑتی ہے۔

میقات پانچ ہیں: ① ذو الحلیفہ (بیر علی)۔ ② جحفہ۔ ③ قرن

المنازل۔④ یلملم۔⑤ ذات عرق۔

## ذوالحلیفہ

مکہ مکرمہ سے سیدھا شمال کی طرف مدینہ منورہ ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف آنے والوں کے لئے میقات ''ذوالحلیفہ'' ہے، آج کل اس کو''بئر علی'' یا ''ابار علی'' کہتے ہیں، اور یہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف آتے ہوئے تقریبا چھ میل پر مکہ مکرمہ کے راستہ میں دائیں جانب ہے، اور یہاں ایک شاندار اور خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے اور وضو غسل ہر چیز کا بہترین انتظام ہے، یہاں سے مکہ مکرمہ تقریبا ڈھائی سو میل ہے۔(410 کلومیٹر)

## جُحفہ

مکہ مکرمہ کی شمالی جانب ملک شام وغیرہ سے آنے والوں کیلئے مکہ مکرمہ سے شمال مغرب میں بحر احمر کے ساحل کے قریب مدینہ طیبہ کے راستہ میں ''جُحفہ'' میقات ہے، لیکن آج کل ''جُحفہ'' کا نام ونشان مٹ چکا ہے اس لئے اس سے تھوڑا پہلے مشہور جگہ ''رابغ'' سے احرام باندھتے ہیں، اور یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً سو میل کے فاصلہ پر ہے۔(187 کلومیٹر)

## قرن المنازل

یہ مکہ مکرمہ کے مشرق مثلاً ''نجد'' کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے، مکہ مکرمہ سے تقریبا تیس پینتیس میل (80 کلومیٹر) مشرق میں نجد جانے والے راستہ میں ایک پہاڑی ہے۔

ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے لوگ ہوائی جہاز سے جدہ جاتے ہوئے ''قرن المنازل'' والے میقات سے گزر کر جدہ پہنچتے ہیں، اس لئے ہوائی جہاز سے

جاتے ہوئے ''قرن المنازل'' سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔ نقشہ اس طرح ہے:

| مشرق | → | مغرب |
|---|---|---|
| پاکستان | PIA | قرن المنازل　مکۃ المکرّمۃ　الحدیبیۃ　جدہ |
| ہندوستان | INDIA | قرن المنازل　مکۃ المکرّمۃ　الحدیبیۃ　جدہ |
| بنگلہ دیش | BIMAN | قرن المنازل　مکۃ المکرّمۃ　الحدیبیۃ　جدہ |

## یلملم

مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب مثلاً یمن وغیرہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے مکہ کی جنوبی جانب ایک پہاڑی ہے اس کو ''یلملم'' کہتے ہیں، اور یہ مغربی جنوبی جانب کے سمندر (بحر احمر) کے ساحل سے پندرہ، بیس میل (100 کلومیٹر) کے فاصلہ پر ہے۔

یہ اصل میں یمن اور عدن والوں کی میقات ہے، لیکن پہلے زمانے میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والے جب بحری جہاز سے سمندری سفر کر کے حج کے لئے آتے تو مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب ''یلملم'' پہاڑی کی محاذات سے گزر کر جدہ آتے تھے، اس لئے پرانی کتابوں میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والوں کے لئے ''یلملم'' کی میقات مشہور ہے لیکن آج کل ہوائی جہاز کے سفر میں یہ میقات نہیں پڑتی، بلکہ جہاز ''قرن المنازل'' والی میقات سے گزر کر آتا ہے۔

## ذات عرق

مکہ مکرمہ کی مشرقی شمالی جانب مثلاً عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ''ذات عرق'' میقات ہے، یہ مکہ مکرمہ کی مشرقی شمالی جانب تقریباً پچاس میل (90 کلومیٹر) کے فاصلے پر ہے۔

## آفاق

میقات کی حدود سے دنیا کے چاروں طرف کے آخری کنارے تک کی زمین کو ''آفاق'' اور یہاں کے والوں کو آفاقی کہتے ہیں، آفاقی کے لئے مکہ مکرمہ یا حرم شریف میں داخل ہونے سے پہلے میقات سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے ورنہ دم بھی لازم ہوگا اور ایک عمرہ یا ایک حج کرنا بھی لازم ہوگا، ہاں اگر دوبارہ کسی میقات پر جا کر احرام باندھ کر آئے اور عمرہ یا حج کر لے تو پھر دم ساقط ہو جائے گا۔

## مشرق میں رہنے والوں کی خوش قسمتی

کعبۃ اللہ سے مشرقی جانب رہنے والوں کی خوش قسمتی یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کی مشرقی جانب ملتزم، کعبہ کا دروازہ، حجر اسود کا کچھ حصہ، زمزم کا کنواں، مقام ابراہیم، ایک اعتبار سے صفا مروہ (مسعی)، جبل ابی قبیس، مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر اس کے بعد مشرق کی جانب منٰی، پھر اس سے مشرق جنوب میں معمولی گولائی میں مزدلفہ، پھر منٰی سے سیدھا مشرق میں عرفات ہے، پھر منٰی میں مسجد الخیف اور مزدلفہ میں مشعر الحرام اور عرفات میں مسجد نمرہ جیسی عظیم مساجد بھی ہیں، اس لئے مشرق والے ان نعمتوں کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے، ان تمام اعزازات کو دیکھ کر صرف خوش ہی نہیں ہونا بلکہ ان عظیم احسانات کی وجہ سے دوسروں سے بڑھ چڑھ کر اللہ کی عبادت میں حصہ لینا چاہیئے۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔
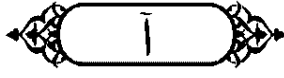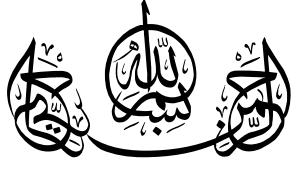
## آب زم زم کھڑے ہوکر پینا

آب زم زم کھڑے ہوکر پینا اور بیٹھ کر پینا دونوں طرح بلا کراہت جائز ہے لیکن قبلہ رو کھڑے ہوکر پینا مستحب ہے۔(۱)

## آٹھواں چکّر کرلے

''آٹھواں شوط کرلے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۷۳)

## آٹھواں شوط کرلے

اگر کوئی شخص طواف کے دوران جان بوجھ کر آٹھواں شوط (چکر) کرلے، تو چھ شوط اور ملا کر سات شوط پورا کرنا واجب ہوگا، اور اگر کسی نے ساتواں شبہ میں کیا تو

(۱) وشرب ماء زم زم والتضلع منه استقبال البيت والنظر إليه قائمًا. (مراقی الفلاح: (ص: ۷۳۲) كتاب الحج، قبيل: فصل فی كيفية ترتيب أفعال الحج، ط: قديمی)

واستحبّ علمائنا أن يشرب ماء زمزم قائمًا، ويشير إليه ما فی حديث ابن عبّاس رضی اللّٰه عنهما آية ما بيننا وبين المنافقين أنّهم لا يتضلعون من زمزم والتضلع لايتأتی الاّ قائمًا وأخرج البخاری عن الشعبی ان ابن عبّاس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما حدثه قال: سقيت رسول اللّٰه ﷺ من زمزم فشرب وهو قائم. (إعلاء السنن: (۱۰/۲۱۰) كتاب الحج، باب يستحب أن يشرب المودع من ماء زمزم ويلتزم الملتزم، ط: ادارة القرآن)

فإنّه مخصّص بماء زمزم وشرب فضل الوضوء، كما ذكره بعض علمائنا، وجعلوا القيام فيهما مستحبا وكرهوه فی غيرهما، الاّ إذا كان ضرورةً، ولعل وجه تخصيصهما ان المطلوب فی ماء زمزم التضلع ووصول بركته إلی جميع الأعضاء، وكذا فضل الوضوء مع إفادة الجمع بين طهارة الظاهر والباطن وكلاهما حال القيام أعم وبالنفع أتمّ. (مرقاة المفاتيح: (۸/۲۱۸) باب الأشربة، الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان)

کچھ حرج نہیں، مزید چھ شوط ملانا لازم نہیں۔(۱)

## آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو

اگر آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو، اور حاجی مقیم ہو، تو زوال سے پہلے پہلے منیٰ چلے جانا چاہئے، زوال کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنے سے پہلے منیٰ جانا مکروہ ہے، بلکہ جمعہ کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھ کر منیٰ کو جائے۔(۲)

اور اگر حاجی مسافر ہے تو اس کے لئے بھی بہتر یہ ہے کہ زوال سے پہلے پہلے منیٰ چلا جائے اور زوال کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنے سے پہلے منیٰ چلا جائے تو اس کی بھی گنجائش ہوگی کیونکہ مسافر پر جمعہ کی نماز پڑھنا واجب نہیں، اور منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے اس لئے سنت کو نہ چھوڑے۔(۳)

---

(۱) تخریج کے لئے ''طواف کا آٹھواں چکر کرلیا'' کے تحت دیکھیں۔

(۲) وقد صرحوا بها إذا وافق يوم التروية يوم الجمعة له أن يخرج إلى منٰى قبل الزوال ؛ لكونه وقت سنة الخروج ، و عدم وجود الجمعة وبعده لايخرج مالم يصل الجمعة لوجوبها عليه. (المسلک المتقسط على لباب المناسک مع إرشاد السارى : ( ص: ۲۰۸ ) فصل فى الرواح، ط: حقانية ، و : ( ص: ۲۶۷ ) باب الخطبة ، فصل فى الرواح ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة )

▭ أن يكون يوم التروية يوم الجمعة اولا فله الخروج إليها يوم الجمعة قبل الزوال ، وأمّا بعده فلا يخرج مالم يصلها . (البحر الرائق : ( ۳۳۵/۲ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

▭ الهندية: ( ۲۲۷/۱ ) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط:رشيديه .

(۳) وفى التجنيس : الرجل إذا أراد السفر يوم الجمعة لا بأس به إذا خرج من العمران قبل خروج وقت الظهر ؛ لأنّ الوجوب بآخر الوقت ، و آخر الوقت هو مسافر ، فلم تجب عليه صلوٰة الجمعة اهـ ، كذا فى الحباب . ( إرشاد السارى على هامش المسلک المتقسط : (ص: ۲۰۸ ) فصل فى الرواح ، ط: حقانية ، و: ( ص: ۲۶۷ ) باب الخطبة ، فصل فى الرواح من مكّة إلى منٰى، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة )

▭ البحر الرائق : ( ۱۵۲/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد .

▭ وقيل لا ( كما ) لا تلزم ( لو قدم مسافر يومها ) على عزم أن لايخرج يومها ( ولم ينو الإقامة ) نصف شهر . ( الدر مع الرد : ( ۱۶۲/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد )

## آٹھویں ذی الحجہ کو کس وقت منیٰ جانا چاہئے

آٹھویں ذی الحجہ کو کسی بھی وقت منیٰ جانا مسنون ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد جائے اورظہر کی نماز وہاں پڑھے، سورج نکلنے سے پہلے جانا خلاف اولیٰ ہے مگر جائز ہے۔(۱)

موجودہ دور میں ہجوم کی وجہ سے ''مکتب والے'' ساتویں ذی الحجہ کو حجاج کرام کو منیٰ لے جاتے ہیں تو اعتراض نہ کریں بلکہ حج کا احرام باندھ کر منیٰ چلے جائیں ورنہ مقررہ خیمہ تلاش کر کے نکالنا ممکن نہیں ہوگا کیونکہ تمام خیموں کی شکل ایک جیسی ہوتی ہے۔(۲)

اگر آٹھ ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو تو بھی صبح منیٰ کی لئے نکل جائیں۔(۳)

---

(۱) و قال فی المحیط والمفید : یستحب أن یتوجه بعد الزوال ، وهو أحد قولی الشافعی ، وذکر المرغینانی : أنه یخرج إلی منی بعد ما طلعت الشمس ، وهو الصحیح . (تبیین الحقائق : (۲/ ۲۸۴) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید)

▭ شامی: (۲/۵۰۳) کتاب الحج ، مطلب فی : الرواح إلی عرفات ، ط: سعید.

▭ الهندیة: (۱/۲۲۷) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه .

(۲) ثمّ یروح مع النّاس إلی منی یوم الترویة بعد صلاة الفجر ، وطلوع الشمس کذا فی فتاویٰ قاضی خان ، وهو الصحیح ولو ذهب قبل طلوع الشمس جاز و الأوّل أولیٰ .، (الهندیة : (۱/ ۲۲۷) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه )

▭ غنیة المناسک : (ص: ۱۴۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی التوجیه من منی إلی عرفات ، قبیل باب مناسک عرفات ، ط: ادارة القرآن .

▭ إرشاد الساری: (ص: ۲۶۸، ۲۶۹) باب الخطبة یوم السابع وخروج الحاج من مکة إلی منی و عرفة، فصل فی الرواح من منی إلی عرفات، قبیل: باب الوقوف بعرفة، ط: امدادیة، مکة المکرمة.

▭ الضرورت تبیح المحضورات...... (الأشباه والنظائر مع شرحه للحموی: (۱/ ۲۵۱) الفن الأوّل: فی القواعد الکلیة، النوع الأوّل، القاعدة الخامسة، الضرر لایزال، ط: ادارة القرآن)

(۳) وقد صرّحوا بما إذا وافق یوم الترویة یوم الجمعة، له أنّ یخرج إلی منیٰ قبل الزوال لکونهٖ وقت سنة الخروج و عدم وقت وجود الجمعة. (إرشاد الساری: (ص: ۲۶۷) باب الخطبة و خروج الحاج من مکّة إلی عرفة، فصل: فی الرواح من مکّة إلی منیٰ، ط: الإمدادیة مکّه المکرّمة) =

## آخری چار چکروں میں رمل کرنا

''رمل آخری چار چکروں میں کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۲۸)

## آدم علیہ السلام کا طواف

آدم علیہ السلام کا طواف سات ہفتے تک رات میں ہوا کرتا تھا اور پانچ ہفتے تک دن میں ہوا کرتا تھا، پھر جب وہ طواف سے فارغ ہوتے، تو وہ کعبے کے دروازے کی طرف رُخ کر کے دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے، اس کے بعد ملتزم کے مقام پر آتے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

**اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَ عَلاَنِيَتِيْ ، فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ مَا عِنْدِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ**

ترجمہ: اے اللہ! تو میری پوشیدہ باتوں اور کھلی ہوئی باتوں دونوں کو جانتا ہے، پس میری معذرت اور معافی قبول فرما، اور جو کچھ میرے نفس میں ہے اور جو کچھ میرے دل میں ہے تو اس کو بھی جاننے والا ہے، پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما، اور تو میری ضرورتوں کو بھی جانتا ہے، پس تو میری حاجت پوری فرما اور میری درخواست قبول فرما۔(۱)

## آدم علیہ السلام ہندوستان سے مکّہ مکرمہ ایک ہزار مرتبہ آئے

آدم علیہ السلام ہندوستان سے پیدل چل کر ایک ہزار مرتبہ آئے ہیں، ان

---

= غنية الناسک: (ص: ۱۴۶) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في الرواح من مكّة إلى منٰى ...... ط: إدارة القرآن .

البحر العميق: (۱۴۱۰/۳) الباب الحادي عشر: الخروج من مكّة إلى منٰى ثم عرفة، يوم التروية، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

(۱) ...... وكان طوافه سبعة اسابيع بالليل، وخمسة اسابيع بالنهار: أى ولما فرغ من الطواف صلى ركعتين تجاه باب الكعبة ثم أتى الملتزم أى محله، فقال: "اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَ عَلاَنِيَتِيْ، فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ مَا عِنْدِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ" الحديث. =

میں سے تین سو مرتبہ حج کے لئے آئے اور سات سو مرتبہ عمرہ کے لئے آئے ہیں۔(۱)

## آفاقی

آفاقی وہ شخص ہے جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہے، جیسے ہندوستانی، پاکستانی بنگلہ دیشی، مصری، شامی، عراقی، ایرانی، امریکی، افریقی اور برطانوی وغیرہ۔(۲)

## آفاقی احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں چلا گیا

اگر آفاقی (میقات سے باہر رہنے والا) میقات سے احرام باندھے بغیر حرم شریف یا مکہ مکرمہ میں داخل ہو گیا تو اس پر ایک حج یا ایک عمرہ کرنا واجب ہوتا ہے اور اگر ایک سے زائد مرتبہ احرام کے بغیر داخل ہوا تو ہر دفعہ کے لئے احرام کے بغیر داخل ہونے کی وجہ سے ایک حج یا ایک عمرہ واجب ہوگا۔(۳)

## آفاقی حل میں جانا چاہتا ہے

آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والا آدمی حل یعنی حرم سے باہر اور میقات کے اندر کے حصے میں کسی جگہ جانا چاہتا ہے، مکہ مکرمہ جانے اور حج یا عمرہ کرنے کی

---

= (السيرة الحلبية: (۱/ ۲۲۰) باب بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالىٰ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۱) وجاء: أن آدم أتىٰ ذٰلک ، أی تلک الخيمة : أی التی هی البيت المعمور علی ماتقدم الف مرّة من الهند ماشيا من ذٰلک ، ثلاثمائة حجة ، وسبعمائة عمرة الخ. (السيرة الحلبية: (۱/ ۲۱۹) باب: بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالىٰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت )

(۲) الآفاقی : أريد به الخارجی أی خارج الميقات ...... . ( شامی : ( ۲/ ۴۶۸ ) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباتهٖ ، ط: سعيد)

🗀 بدائع الصنائع : ( ۲/ ۱۶۷ ) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

🗀 تقريرات الرافعی مع الشامی : (۲/ ۱۵۸) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۳) ومن دخل من أهل الآفاق مكة أو الحرم بغير إحرام فعليه أحد النسكين أی من الحج أو العمرة...... ولو دخلها مدار بغير إحرام فعليه لكل دخول نسک: حج أو عمرة...... (إرشاد الساری: (ص: ۱۲۳، ۱۲۴) باب المواقيت، فصل: فی محاوزة الميقات بغير إحرام، ط: الامدادية، مكة المكرمة)

🗀 بدائع الصنائع : ( ۲/ ۱۶۵ ) كتاب الحج ، فصل : فی بيان مكان الإحرام ،ط : سعيد .

🗀 الهندية : ( ۱/ ۲۲۱ ) كتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقيت ، ط: رشيديه .

نیت نہیں ہے تو اس پر میقات سے احرام باندھ کر جانا واجب نہیں ہے وہ احرام کے بغیر جا سکتا ہے، وہاں جانے کے بعد اگر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہو تو مکہ مکرمہ بغیر احرام کے جا سکتا ہے، اس پر کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، اس مقام پر پہنچ کر یہ شخص بھی اس جگہ کے لوگوں کے حکم میں ہو گیا وہاں اگر حج یا عمرہ کا ارادہ کرے تو وہ حل سے احرام باندھ کر جائے گا یعنی اپنے گھر سے احرام باندھ کر جائے گا۔(۱)

## آفاقی عمرہ کی نیت کہاں سے کرے

''عمرہ کی نیت آفاقی کہاں سے کرے'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۱۰)

## آفاقی کا بار بار عمرہ کرنا

''عمرہ بار بار کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱۸۸)

## آفاقی کہاں سے احرام باندھیں

☆ جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں ان کو ''آفاقی'' کہتے ہیں۔(۲)

اور آفاقی کے لئے میقات یا میقات کی محاذات پر احرام باندھنا ضروری ہے احرام کے بغیر میقات یا میقات کی محاذات سے مکہ کی طرف بڑھنا جائز نہیں ہے، اگر ایسا کیا تو اس پر دم لازم ہوگا اس لئے میقات یا محاذات میقات سے پہلے احرام باندھنا

---

(۱) ومن جاوز وقته أی الّذی وصل إلیه حال کونه یقصد مکانًا فی الحل ، کبستان بنی عامر أو جدة أو حدّة مثلاً بحیث لم یمرّ علی الحرم ، ولیس له عند المجاوزة قصد أن یدخل الحرم بعد دخول ذٰلک المکان ، ثم بدا له أی ظهر رأی حادث أن یدخل مکة أی أو الحرم ولم یرد نسکا حینئذٍ فله أن یدخلها أی مکة وکذا الحرم بغیر إحرام...... (إرشاد الساری: (ص: ۱۲۱) باب المواقیت ، فصل فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ،ط : امدادیه مکة المکرّمة)

🗀 بدائع الصنائع : (۲/ ۱۶۶) کتاب الحج ، فصل فی بیان مکان الإحرام ، ط: سعید.

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۸۱ ، ۵۸۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید.

(۲) راجع الحاشیة رقم: ۳، علی الصفحة السابقة: ۷۷. (ومن دخل من أهل الآفاق مکة)

افضل ہے۔(۱)

☆ جو حجاج کرام ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں ان کو ہوائی جہاز میں سوار ہونے سے پہلے یا جدہ پہنچنے سے ایک گھنٹہ پہلے احرام باندھ لینا چاہئے جدہ تک مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اگر مؤخر کریں گے تو گناہ بھی ہوگا اور دم بھی لازم ہوگا۔(۲)

کیونکہ ہوائی جہاز میقات کی حدود قرن المنازل سے گذر کر جدہ پہنچتا ہے، اور ہوائی جہاز کے مسافروں کو یہ معلوم ہونا مشکل ہے کہ جہاز کس وقت میقات کی حدود کے اندر داخل ہوگا اور اگر میقات کی حدود کے اندر داخل ہونے کا علم بھی ہو جائے تو اس سے پہلے پہلے احرام باندھ کر فارغ ہونا مشکل ہے اس لئے کہ ہوائی جہاز بہت ہی تیز رفتاری کے ساتھ پرواز کرتا ہے اور نیز اس وقت احرام باندھنے میں احرام کے سنن و مستحبات کی رعایت بھی مشکل ہوگی۔(۳)

---

(۱،۲) وحكمها: وجوب الإحرام منها لأحد النسكين أى بالإجماع، (مع جواز تقديمه عليها أيضًا بلاخلاف) وتحريم تأخيره عنها...... لمن أراد دخول مكة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أوغيرها ولم يرد نسكا ، ولزوم الدم بالتأخير ، و وجوب أحد النسكين وأعيان هٰذه ليست بشرط، بل الواجب عينها، أو حذوها...... (لباب مع إرشاد السارى: (ص: ۱۱۳) باب المواقيت، فصل فى مواقيت الصنف الأوّل، (أهل الآفاق) ط: امدادية مكة المكرّمة)

☐ بدائع الصنائع : (۱۶۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

☐ الدر مع الرد : (۴۷۴/۲) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، وأيضًا : (۵۸۰/۲ ، ۵۸۱) باب الجنايات ، ط: سعيد .

☐ ولايحرم التقديم للإحرام عليها بل هو الأفضل . (الدر مع الرد : (۴۷۷/۲) كتاب الحج، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد)

☐ الهندية : (۲۲۱/۱) كتاب المناسك ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .

☐ بدائع الصنائع : (۱۶۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

(۳) راجع الحاشية رقم: ۳، على الصفحة السابقة: ۷۷. (ومن دخل من أهل الآفاق مكة)

## آفاقی مکہ مکرمہ میں داخل ہونا چاہے

''مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے۔۔'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۲۸/٤)

## آفاقی مکہ میں مقیم ہوگا

''میقات کے رہنے والے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۳۸/٤)

## آفاقی مکہ میں مقیم ہے

☆ جو آفاقی اشہر حج (حج کے مہینوں) سے پہلے عمرہ سے حلال ہو کر مکہ مکرمہ میں مقیم ہے، پھر اس کے بعد اشہر حج شوال وغیرہ شروع ہو گئے اور اس آفاقی کا اس سال حج کرنے کا ارادہ ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ ہے اور اگر اس سال حج کا ارادہ نہیں ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆ اسی سال حج کا ارادہ ہوتے ہوئے اگر عمرہ کیا تو حدود حرم میں دم جبر دینا لازم ہوگا۔(۲)

## آفاقی میقات سے باہر نکلے تو

تمتع کرنے والے آفاقی حاجی کے اشہر حج میں میقات سے باہر نکلنے سے تمتع باطل نہیں ہوتا مگر نکلنا بہتر نہیں اور اگر نکل جائے تو حج افراد کا احرام باندھ کر آنا بہتر

---

(۱، ۲) مکی ومن بحکمه طاف لعمرته ولو شوطاً أی أقلّ أشواطها فأحرم بالحج رفضه وجوبًا...... وعليه دم لأجل الرفض...... فلو أتمّها صحّ وأساء وذبح وهو دم جبر ، (وفی الشامية : ) لأنّ كل دم يجب بسبب الجمع أو الرفض ، فهو دم جبر وكفارة فلايقوم الصوم مقامه وإن كان معسرًا ، ولايجوز له أن يأكل منه ولا أن يطعمه غنيًا ...... (الدر مع الرد : (۲/۵۸۴ ، ۵۸۵) كتاب الحج، باب الجنايات ، ط: سعيد)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۳۸۵، ۳۸۶) باب التمتّع، فصل فی التمتّع المكّی، ط: امداديه مكة المكرّمة.

🗀 غنية الناسک: (ص: ۲۱۹) باب التمتّع، فصل: لاتمتّع ولاقران ولاجمع، ط: ادارة القرآن.

ہے۔(۱)

## آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا نماز کے دوران

''نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

## آنت اترنا

☆ آنت اترنے کی وجہ سے احرام کی حالت میں پیٹی باندھنا جائز ہے اور یہ اس سلے ہوئے کپڑے میں داخل نہیں ہے جس کی احرام میں ممانعت ہے احرام میں ایسا سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے جو بدن کی ہیئت کے مطابق سلا ہوا ہو۔(۲)

☆ احرام کی حالت میں آنت اترنے کے عذر کی وجہ سے لنگوٹ باندھنا جائز ہے اور عذر کے بغیر لنگوٹ باندھنا مکروہ ہے، مگر اس پر کوئی دم یا صدقہ لازم نہیں۔(۳)

---

(۱) كوفی أی آفاقی حل من عمرته فيها أی الأشهر وسكن بمكة أی داخل المواقيت أو بصرة أی غير بلده وحج من عامه ، متمتّع لبقاء سفره . ( وفی الشامية : ) وأمّا إذا أقام خارجها فذكر الطحاوی أن هٰذا قول الإمام و عندهما لايكون متمتّعاً ...... وله أن حكم السفر الأوّل قائم مالم يعد إلى وطنهٖ...... ( الدر مع الرد : ( ۵۴۲/۲ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد )

▭ بدائع الصنائع : ( ۱۷۱/۲ ) كتاب الحج ، فصل : فی بيان مايحرم به ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک: (ص: ۲۱۳) باب التمتّع، فصل: فی ماهية التمتّع و شرائطهٖ، ط: ادارة القرآن.

▭ فتاویٰ رحیمیہ: (۹۷/۸) متمتّع عمرہ کر کے مدینہ منوّرہ چلا گیا واپسی پر حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو کیا حکم ہے، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) أن ضابطه : لبس كل شيئ معمول على قدر البدن أو بعضه بحيث يحيط به بخياطة أو تلزيق بعضه ببعض أو غيرهما ، ويستمسک عليه بنفس لبس إلاً المكعب ...... ( شامی : (۴۸۹/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، ط: سعيد )

▭ بدائع الصنائع: (۱۸۴/۲) كتاب الحج، فصل: فيما يحظره الإحرام ومالايحظره، ط: سعيد.

▭ الهندية: (۲۴۲/۱) كتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنايات، الفصل الثانی فی اللبس، ط: رشيديه.

(۳) ولو عصب موضعا آخر من جسده لا شيئ عليه وإن كثر لكنه يكره من غير عذر...... (الهندية: (۲۴۲/۱) كتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنايات، الفصل الثانی فی اللبس، ط: رشيديه)

▭ البحر الرائق: (۸/۳) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

▭ المبسوط للسرخسی: (۱۴۰/۴) كتاب الحج، باب مايلبسه المحرم من الثياب، ط: غفاريه كوئٹه.

# ابراہیم علیہ السلام کو تعلیم حج

حدیث میں آتا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام حج کے اعلان سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام انہیں لے کر گئے اور صفا و مروا کی پہاڑیاں ان کو دکھلائیں (جن کے درمیان حج میں سعی کی جاتی ہے) اور پھر ان کو حرم کی حدود بتلائیں (کہ یہاں تک حرم کی حد ہے جہاں سے احرام باندھنا چاہئے اور اس سے پہلے حل ہے کہ وہاں تک احرام کی ضرورت نہیں) پھر جبرئیل علیہ السلام نے ان کو ہدایت کی کہ یہاں پتھر نصب کر دیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو حج کے مناسک اور ارکان بتلائے، جب کہ اسماعیل علیہ السلام بھی ساتھ تھے، چنانچہ کتاب ''العرائس'' میں ہے کہ:

جبرئیل علیہ السلام ان دونوں یعنی ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو لے کر ترویہ کے دن (یعنی آٹھ ذی الحجہ کو) منیٰ کے میدان میں لے کر گئے اور وہاں ان کے ساتھ ظہر، عصر، مغرب اور آخری عشاء کی نمازیں پڑھیں، پھر ان دونوں نے وہیں رات گزاری یہاں تک کہ صبح کو جبرئیل علیہ السلام نے ان کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، پھر دن میں وہ ان دونوں کو لے کر عرفات کے میدان میں گئے اور وہاں قیام کیا، پھر جب سورج زوال پذیر ہوگیا تو ان کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، اس کے بعد وہ ان دونوں کو لے کر عرفات میں قیام کی جگہ لے کر آئے اور وہاں اس جگہ قیام کیا جہاں آج لوگ قیام اور وقوف کرتے ہیں، پھر جب سورج غروب ہوگیا تو انہوں نے ان دونوں کو مزدلفہ کے میدان میں پہنچا دیا اور وہاں ان کے ساتھ مغرب اور عشاء کی دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، اس کے بعد ان دونوں کے ساتھ انہوں نے وہاں رات گزاری، یہاں تک کہ جب فجر طلوع ہوگئی تو ان کے ساتھ فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھی، پھر یہاں کچھ دیر وقوف کیا، اور جب روشنی ہوگئی تو ان کو لے کر منی

کے میدان میں آئے اور ان کو بتلایا کہ رمی جمار کیسے کی جاتی ہے، اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے ان دونوں کو قربانی کرنے کا حکم دیا اور منی کے میدان میں ان کو منحر یعنی وہ جگہ جہاں جانور ذبح کیا جاتا ہے دکھلایا، پھر انہوں نے ان دونوں کو سر منڈانے کی ہدایت کی اور اس کے بعد ان کو لے کر بیت اللہ کی طرف آئے۔(۱)

## اجازت کے بغیر حج بدل کرنا

☆ اگر مرنے والے یا معذور آدمی پر حج فرض ہے، اور اس کی طرف سے کوئی اجنبی آدمی اس کی وصیت یا حکم کے بغیر از خود اپنے خرچ پر حج بدل کرے گا تو میت یا معذور کا حج بدل ادا نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) وجاء: أنّه لما فرغ من دعائه ذهب به جبرئيل، فأراه الصفا والمروة وحدود الحرم، وأمره أن ينصب عليها الحجارة، ففعل وعلمه المناسک: أی مع اسماعيل عليهما الصلاة والسلام. ففی "العرائس": خرج جبرئيل بهما يوم التروية إلى منیٰ، فصلی بهما الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة، ثمّ باتا بها حتی أصبحا، فصلی بهما صلاة الصبح، ثمّ غدا بهما إلى عرفة، فقام بهما هناک، حتى زالت الشمس جمع بين الصلاتين الظهر والعصر، ثم رجع بهما إلى الموقف من عرفة، فوقف بهما على الموقف الّذی يقف عليه النّاس الآن، فلما غربت الشمس دفع بهما إلى مزدلفة، فجمع بين الصلاتين المغرب والعشاء الآخرة، ثمّ بات بهما حتی طلع الفجر، ثمّ صلی بهما صلاة الغداة، ثمّ وقف بهما على قزح حتى إذا أسفر أفاض بهما إلى منیٰ، فأراهما كيف رمی الجمار، ثمّ أمر بهما الذبح وأراهما المنحر من منیٰ وأمرهما بالحلق، ثمّ أفاض بهما إلى البيت فليتأمل ذٰلک؛ فإنّ فيه التصريح بأن إبراهيم و إسماعيل صليا مع جبرئيل جماعة الصلوات الخمس، وجمعا تقديمًا بين الظر والعصر، وتأخيرًا بين المغرب والعشاء للنسک الخ. (السيرة الحلبية: (۱/ ۲۳۳، ۲۳۴) باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالیٰ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) وبشرط الأمر به أی بالحج عنه فلا يجوز حج الغير بغير إذنه، (وفی الشامية:) أی لايقع مجزئًا عن حجه الأصل بل يقع عن النائب ...... (الدر مع الرد: (۲/ ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

🗁 الهندية: (۱/ ۲۵۷) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير، ط: رشيديه.

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۶۱۳) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام، الشرط الرابع: الأمر بالحج، ط: الامدادية مكة المكرّمة.

☆مرنے والے یا معذور کی طرف سے فرض حج ادا کرنے کے لئے اس کا حکم، اجازت یا وصیت ضروری ہے، حکم، اجازت یا وصیت کے بغیر کسی اجنبی نے حج کیا تو یہ حج حج کرنے والے کا ہوگا، وہ اس کا ثواب جس کو چاہے بخش دے، لیکن میت اور معذور کا فرض حج ادا نہیں ہوگا اور صرف ثواب پہنچانے کے لئے جو حج کیا جاتا ہے اس میں میقات وغیرہ کی قید نہیں وہ کہیں سے بھی احرام باندھ لے گا حج ہوجائے گا۔

☆اگر وارث نے مرنے والے کی وصیت کے بغیر اس کی طرف سے حج کیا تو اس سے مرنے والے کا فرض ادا ہونے کی اُمید ہے مگر اس میں بھی مرنے والے کی میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں جس میقات سے چاہے احرام باندھ سکتا ہے۔(۱)

## اجازت لینا

☆فرض حج ادا کرنے کے لئے بیوی کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، بشرطیکہ عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو، البتہ نفلی حج کے لئے شوہر سے اجازت

---

(۱) الأمر بالحج ، فلایجوز حج الغیر عنه بغیر إذنه ، إلاً الوارث یحج عن مورثه فإنّه یجزئه إن شاء اللّٰه تعالیٰ لوجود الأمر دلالةً . (البحر الرائق : (۳/۶۱) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر، ط: سعید)

☐ المبسوط للسرخسی : (۴/۱۷۸) کتاب الحج ، باب الحج عن المیت وغیره ، ط: غفاریه کوئٹه.

☐ الهندیة: (۱/۲۵۸) کتاب المناسک، الباب الخامس عشرة فی الوصیة بالحج، ط: رشیدیه.

☐ وهٰذه الشرائط کلها فی الحج الفرض ، وأمّا فی الحج النفل ، فلایشترط شیئ منها غالبًا إلاّ الإسلام والعقل والتمییز والنیة ، ولو بعد الأداء . (غنیة المناسک : (ص: ۳۳۶) باب الحج عن الغیر، فصل : فی شرائط النیابة فی الحج الفرض ، ط: ادارة القرآن)

☐ شامی: (۲/۶۰۱) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب : شروط الحج عن الغیر عشرون، ط: سعید.

☐ إرشاد الساری : (باب الحج عن الغیر ، فصل فی شرائط جواز الاحجاج ، والنیابة عن حجة الإسلام، ط: الامدادیة ، مکّة المکرّمة.

لیناضروری ہے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

☆فرض حج کے لئے بیٹے کو باپ سے اجازت لیناضروری نہیں ہے اگر اجازت مل جائے تو بہتر ورنہ اجازت کے بغیر بھی جانا جائز ہے، کوئی گناہ یانافرمانی نہیں ہوگی۔(۲)

## اجازت نہ ملنے کی وجہ سے میقات سے احرام نہیں باندھ سکا

''میقات سے احرام نہیں باندھ سکا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۲۹/٤)

## اجرت پر حج کرنا

☆......اگر کسی نے حج کی اجرت مقرر کی کہ میں تم کو حج بدل کرنے کے عوض اتنی رقم دوں گا تو وہ حج ہی سرے سے جائز نہیں ہوگا، نہ اس کا حج ہوگا اور نہ اجرت پر حج کرنے والے کا حج ہوگا اور اس قسم کا معاملہ کرنا فضول اور بے کار ہے۔

☆......حج بدل کرنے والا صرف حج کا خرچہ لے اور حج کی اجرت واپس کر

---

(۱) وعند وجود المحرم كان عليها أن تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها ، وفى النافلة لاتخرج بغير إذن الزوج ، وإن لم يكن لها محرم لايجب عليها أن تتزوّج للحج ...... (الهندية : (۱/۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحجّ ، ط: رشيديه )

التاتارخانية: ( ۲/۴۳۵ ) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل : فى بيان شرائط الوجوب ، ط:ادارة القرآن.

شامي: ( ۲/۴۶۵ ) كتاب الحج ، ط: سعيد.

غنية الناسک: (ص: ۲۸) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: ادارة القرآن.

(۲) وفيه لايحلّ سفر فيه خطر إلاّ بإذنهما ، ومالاخطر فيه يحل بلاإذن ، ( و فى الشامية : قوله: ومالاخطر) كالسفر للتجارة والحج والعمرة يحل بلاإذن إلاّ إذا خيف عليهما الضيعة ، سرخسي. (الدر مع الرد : ( ۴/۱۲۵ ) كتاب الجهاد ، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۵/۷۲) كتاب السير، ط: سعيد.

المغنى لابن قدامة ( ۸/۳۵۹ ) كتاب الجهاد، ط: مكتبه الرياض.

غنية الناسک : (ص: ۳۴ ) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: ادارة القرآن.

دے تو حج بدل ادا ہو جائے گا۔(۱)

## اجرت پر طواف کرنا

مریض اور معذور کو اجرت پر طواف کرانا جائز ہے کیونکہ یہ لوگ خود طواف کرنے سے عاجز ہیں۔(۲)

## اجرت لے کر کسی کی طرف سے حج کرنا

حج بدل میں حج کے اخراجات کے علاوہ اجرت لینا جائز نہیں ہے۔(۳)

## اچار

---

## اُحد

''جبل اُحد'' وہ پہاڑ ہے جس کے متعلق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱،۳) فلو استأجر رجلاً بأن قال : استأجرتک علی أن تحجّ عنی بکذا لم یجز حجه ...... (وفی الشامیة:) فی البحر عن الاسبیجابی : لایجوز الاستئجار علی الحج ، فلو دفع إلیه الأجر فحجّ یجوز عن المیت ، وله من الأجر مقدار نفقة الطریق ، ویرد الفضل علی الورثة. (الدر مع الرد: (۲/ ۶۰۱ ) کتاب الحج ، مطلب : فی الاستیجار علی الحج ، ط: سعید )

خزانة الفقه للسمرقندی : (ص: ۲۴۷ ) مالایجوز الاستیجار علیه ، ط: سعید.

إرشاد الساری : ( ص: ۶۱۴ ) باب الحج عن الغیر ، فصل فی شرائط الإحجاج والنیابة عن حجة الإسلام ، الشرط الخامس : عدم اشتراط الأجرة ، ط: الامدادیة مکة المکرّمة.

(۲) قوله تعالیٰ: ﴿لیس علی الأعمٰی حرجٌ ولا علی الأعرج حرجٌ ولا علی المریض حرجٌ......الآیة﴾ (سورة النور، آیة رقم: ۶۱)

ولو قال لبعض من عنده استأجر لی من یحملنی فیطوف بی...... ثمّ استأجر قوماً فحملوه وهو نائم فطافوا به قال : استحسن إن کان فی فوره ذٰلک أنّه یجوز ، أمّا إذا أطال ذٰلک...... لایجزیه عن الطواف ولکن الأجر لازم ، کذا فی المحیط : استأجروا رجالاً فحملوا امرأةً فطافوا بها و نووا الطواف أجزأهم ولهم الأجرة ...... (الهندیة: (۱/ ۲۳۶ ) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، فصل فی المتفرقات، ط: رشیدیه )

فرمایا "نحبه یحبنا" ہم کو اس سے محبت ہے اور اس کو ہم سے محبت ہے۔(۱)

اسی پہاڑ کے دامن میں جنگ احد شوال ۳ھ میں ہوئی تھی جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود شدید زخمی ہوئے تھے اور تقریبا ستر جانثار صحابہ کرام شہید ہوئے تھے، جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ سب شہداء کرام یہیں مدفون ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہتمام سے یہاں تشریف لاتے اوران شہیدوں کو سلام و دعا سے نوازتے تھے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی یہاں تشریف لایا کرتے تھے، لہذا کم ازکم ایک مرتبہ یہاں حاضری ضرور دیں اورشہدائے کرام کو مسنون طریقے سے سلام عرض کر کے ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت ورحمت کی دعا کریں اوراپنے لیئے اللہ ورسول کے ساتھ سچی وفاداری اوردین پراستقامت کی دعا مانگیں۔(۲)

## احرام باندھ لیا حج یا عمرے کی نیت نہیں کی

اگر کسی شخص نے صرف احرام باندھ لیا، اور حج یا عمرہ کسی معین عبادت کی نیت

---

(۱) حدثنی نصر بن علی قال: أخبرنی أبی عن قرّة بن خالد عن قتادة قال: سمعت أنسًا أنّ النبیّ ﷺ قال: هٰذا جبلٌ یحبّبنا ونحبّه. (صحیح البخاری: (۵۸۵/۲) باب: أحد یحبّنا، ط: قدیمی)

☐ صحیح المسلم : ( ۴۴۶/۱ ) کتاب الحج ، باب : فضل أحد ، ط: قدیمی .

☐ موطأ الإمام مالک : ( ص: ۶۹۸ ) کتاب الجامع ، باب ماجاء فی أمر المدینة ، ط: قدیمی .

(۲) ویستحبّ أن یخرج بعد زیارہ علیه السلام إلی البقیع فیأتی المشاهد والمزارات خصوصًا قبر سید الشهداء حمزة رضی اللّٰه عنه ، ویزور فی البقیع قبة العباس الخ ...... ویستحبّ أن یزور شهداء أحد یوم الخمیس و یقول سلام علیکم بماصبرتم فنعم عقبی الدار سلام علیکم دار قوم مؤمنین وإنّا إن شاء اللّٰه بکم لاحقون ویقرأ آیة الکرسی و سورة الإخلاص. (الفتاوٰی العالمکیریة خاتمة فی زیارة النبیّ ﷺ : ( ۲۶۸/۱ ) کتاب المناسک ، ط: رشیدیه )

☐ کتاب المجموع شرح المهذّب : ( ۲۵۸/۸ ) ط: دار إحیاء التّراث العربی )

☐ إرشاد الساری إلی مناسک الملا علی القاری: (ص: ۷۲۹) باب زیارة سید المرسلین ﷺ، فصل فی زیارة أهل البقیع، و (ص: ۷۳۷) فصل فی زیارة جبل أحد وأهله، ط: مکتبه امدادیه، مکة المکرّمة.

نہیں کی تو احرام صحیح ہوگیا، اور اس کو حج یا عمرہ کے افعال شروع کرنے سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ اس احرام کو حج کے لئے کردے یا عمرے کے لئے کردے۔(۱)

## احرام باندھنے سے پہلے حیض آ گیا

☆ اگر عمرہ یا حج کا احرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہوجائیں تو عورت غسل یا وضو کر کے حج یا عمرہ کی نیت کر کے احرام باندھ لے، احرام باندھنے سے پہلے جو دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے وہ نہ پڑھے۔(۲)

☆ اگر عورت نے صرف حج کا احرام باندھا ہے تو مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد رہائش گاہ یا ہوٹل میں پاک ہونے تک انتظار کرے حرم میں نہ جائے اگر منی روانہ ہونے سے پہلے پاک ہوگئی تو غسل کر کے حرم میں جا کر بیت اللہ کا طواف قدوم کرلے پھر اس کے بعد منی کے لئے روانہ ہوجائے، آگے تمام افعال مکمل کرلے۔

---

(۱) (قوله: نسكاً) أى معيّنًا كحجّ أو عمرةٍ أو مبهمًا لما مرّ ويأتى أيضًا أنّ صحّة الإحرام لاتتوقّف على نية النسک أى على تعيينه ، وليس المراد أنّها لاتتوقّف على نية نسک أصلاً فافهم. (شامى: (۴۸۵/۲) كتاب الحج ، مطلب فيما يصير به محرما ، ط : سعيد)

بدائع الصنائع : ( ۳۷۰/۲ ) كتاب الحج ، فصل فى بيان ما يصير به محرماً ، ط: رشيديه .

ولو لبّى ينوى الإحرام ولانية له فى حجّ ولاعمرة مضٰى فى أيّهما شاء مالم يطف بالبيت شوطًا فإن طاف شوطاً كان إحرامه عن العمرة...... وإذا انعقد إحرامه جاز له أن يؤدّى به حجة أو عمرةً وله الخيار فى ذٰلک يصرفه إلى أيّهما شاء مالم يطف بالبيت شوطًا واحدًا.(الفتاوىٰ العالمگيرية: (۲۲۳/۱) كتاب المناسک ، الباب الثالث فى الإحرام ، ط: رشيديه)

(۲) فعن هٰذا قال القهستاني: فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسک إلاً الطواف والسعى. (فتاوىٰ الشامى: (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام، ط: سعيد)

إذا أراد أن يحرم إغتسل أو توضّأ والغسل أفضل ..... وسواء كان رجلاً أ وامرأةً ، والمرأة طاهرة عن الحيض والنفاس أو الحائض أو نفساء ؛ لأنّ المقصود من إقامة هٰذه السنة النظافة . (بدائع الصنائع: (۳۳۴/۲) كتاب الحج ، فصل فى بيان سنن الحج وبيان الترتيب فى أفعاله من الفرائض الخ ، ط: رشيديه ، و ( ۱۴۳/۲ ) ط: سعيد)

فتح القدير : ( ۴۳۷/۲ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: عثمانيه)

اور اگر ۸ ذی الحجہ تک منیٰ روانہ ہونے سے پہلے پاک نہیں ہوئی تو یہ طواف قدوم چھوڑ دے اور منیٰ روانہ ہوجائے اس کے بعد عرفات چلی جائے، اور دُعائیں کرے نماز نہ پڑھے کیونکہ اب تک ایام سے پاک نہیں ہوئی پھر مزدلفہ آجائے وہاں بھی دعائیں کرے، کنکریاں چن لے اور نماز نہ پڑھے، پھر منیٰ آکر شیطان کی رمی کرے اگر اس دوران پاک ہوجائے تو غسل کرکے طواف زیارت کے لئے چلی جائے ورنہ پاک ہونے تک طواف زیارت کو مؤخر کرے اور پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرے، اس تاخیر کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے، اگر عورت رخصت کے وقت ایام سے ہے تو طواف وداع ساقط ہوجاتا ہے اس لئے یہ طواف نہ کرے اور یہ طواف نہ کرنے کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

☆ اور اگر عورت نے ایام کے دوران عمرہ کا احرام باندھا تو پاک ہونے تک

---

(۱) (وحيضها لايمنع) نسكًا (إلاّ الطواف) ولاشيئ عليها بتأخيره إذا لم تطهر إلاّ بعد أيّام النحر. (الدر المختار: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد)

🗀 الفتاوى تنقيح الحامدية: (۱۴/۱) كتاب الحج، ط: حقانيه)

🗀 موطأ الإمام محمد: (ص: ۲۲۳) باب المرأة تحيض فى حجها قبل أن تطوف طواف الزيارة، ط: قديمى.

(۲) أخرج الترمذى عنه عليه الصلاة والسلام: من حجّ البيت فليكن آخر عهده بالبيت إلاّ الحيض، فرخص لهنّ رسول الله ﷺ و قال حسن صحيح. (فتح القدير: (۵۱۶/۲) كتاب الحج، ط: عثمانيه كوئٹه)

🗀 تبيين الحقائق: (۳۱۷/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

🗀 رد المحتار: (۵۲۳/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد.

🗀 ولايلزمها دم لترك الصدر أى طواف الوداع و تأخير طواف الزيارة عن وقته أى ولتأخير طواف الإفاضة عن أيام النحر لعذر الحيض والنفاس. (إرشاد السارى إلى مناسك الملا على قارى: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل فى إحرام المرأة، ط: مكتبه امداديه مكة مكرمة)

🗀 الهندية: (۲۳۴/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

🗀 البحر الرائق: (۳۷۰/۲) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد.

عمرہ کا طواف اور سعی نہ کرے، اور اگر حج کے لئے منی کی روانگی تک پاک نہ ہوئی اور عمرہ کے افعال کرنے کا موقع نہ ملا تو عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھ لے اور نماز نہ پڑھے صرف غسل یا وضو کر کے حج کے احرام کی نیت کرلے اور حج کے افعال مکمل کرلے اگر طواف زیارت سے پہلے پہلے پاک ہوگئی تو غسل کر کے طواف زیارت بھی کرلے ورنہ پاک ہونے تک طواف زیارت مؤخر کرے، پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کرلے، تاخیر کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا۔ اور یہ جو عمرہ کا احرام توڑ دیا تھا اس کی جگہ حج کے بعد ایک عمرہ کرلے۔(۱)

## احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے

احرام باندھنے کے لئے غسل سے پہلے مستحب ہے کہ حجامت بنوالی جائے، اپنے دونوں ہاتھوں، پیروں کے ناخن کتروالے، دونوں بغلوں کے بال اور زیر ناف بال صاف کرلے اس کے بعد احرام کی نیت سے صابن وغیرہ سے غسل کرلے تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہوجائے، اگر غسل کا موقع یا انتظام نہیں ہے تو وضو کرلے، یہ غسل اور وضو احرام کے لئے شرط نہیں ہے، اور احرام کے واجبات میں سے بھی نہیں ہے، لیکن ان کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔(۲)

---

(۱) قال شيخنا رحمه الله تعالىٰ: والحائض إن كانت قارنة فترفض العمرة، وتقضى مناسك الحجّ كلها ثم تقضى العمرة ويكون حجّها حجّ إفراد مثل سيدتنا عائشة رضى الله عنها رفضت العمرة. (معارف السنن: (۶/ ۳۵۹) أبواب الحج، باب ماجاء ماتقضى الحائض من المناسك، ط: مجلس الدعوة والتحقيق)

🗁 موطأ الإمام محمد: (ص: ۲۲۲) كتاب الحج، باب المرأة تقدم مكة بحج أو بعمرة فتحيض قبل قدومها أو بعد ذٰلک، ط: قديمى.

(۲) ثمّ كما يستحبّ له استعمال الطيب عند الإحرام يستحبّ له تقليم أظفاره وقصّ شاربه وحلق عانته، و نتف إبطه وتسريح رأسه عقيب الغسل لقول إبراهيم كانوا يستحبّون ذٰلک إذا أرادوا أن يحرموا. (تبيين الحقائق: (۲/ ۲۵۱) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد) =

## احرام باندھنے کا ارادہ ہو

☆جب حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو پہلے ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کاٹ لے مونچھوں کے بال کٹوا کر پست کرے، بغل اور زیرناف بالوں کو صاف کرے، پھر اس کے بعد غسل کرے، اگر غسل کرنا مشکل ہورہا ہے، تو وضو کرلے، اگر سر پر بال ہوں تو کنگھے سے ان کو درست کرے۔(١)

پھر اس کے بعد احرام کے لئے دونئی یا دُھلی ہوئی چادریں لے لے ایک

---

= فتح القدير: (٢/٤٣٧) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانيه)

الدر مع الرد: (٢/٤٨١) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد.

والأمر بالاغتسال في الحديثين على وجه الاستحباب دون الإيجاب. (بدائع الصنائع: (١/٣٣٥) كتاب الحج، فصل في سنن الحج و تربيته، ط: رشيديه)

حاشية الشلبي على تبيين الحقائق: (٢/٢٤٩) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

والجمهور على أنّ هٰذا الغسل مستحب للإحرام. (البناية: (٥/٣٥) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: امداديه)

إرشاد الساري إلى مناسك الملا على قاري: (ص: ١٢٧، ١٢٨) باب الإحرام، سنن الإحرام و مستحاب الإحرام، ط: مكتبه امداديه مكة المكرّمة.

(١) ثمّ كما يستحبّ له استعمال الطيب عند الإحرام يستحبّ له تقليم أظفارهٖ وقصّ شاربهٖ وحلق عانتهٖ، و نتف إبطهٖ وتسريح رأسهٖ عقيب الغسل لقول إبراهيم كانوا يستحبّون ذٰلک إذا أرادوا أن يحرموا. (تبيين الحقائق: (٢/٢٥١) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد)

فتح القدير: (٢/٤٣٧) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانيه)

الدر مع الرد: (٢/٤٨١) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد.

والأمر بالاغتسال في الحديثين على وجه الاستحباب دون الإيجاب. (بدائع الصنائع: (١/٣٣٥) كتاب الحج، فصل في سنن الحج و تربيته، ط: رشيديه)

حاشية الشلبي على تبيين الحقائق: (٢/٢٤٩) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

والجمهور على أنّ هٰذا الغسل مستحب للإحرام. (البناية: (٥/٣٥) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: امداديه)

إرشاد الساري إلى مناسك الملا على قاري: (ص: ١٢٧، ١٢٨) باب الإحرام، سنن الإحرام و مستحاب الإحرام، ط: مكتبه امداديه مكة المكرّمة.

چادر تہبند کے طور پر پہن لے اور دوسری چادر کو چادر کی طرح اوڑھ لے۔(۱)

احرام کے کپڑے پہننے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں یعنی طلوع یا غروب یا زوال کا وقت نہیں ہے تو دو رکعت نفل نماز پڑھنا سنت ہے۔(۲)

اور پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد "قل یاایھا الکافرون" اور دوسری رکعت میں "قل ھو اللہ احد" پڑھنا بہتر ہے اور اگر کوئی دوسری سورت پڑھ لے تو بھی جائز ہے۔(۳)

---

(۱) قوله : ( ولبس ثوبين جديدين أو غسيلين إزار و رداء الخ ) هٰذا هو السنة ( فتح القدير : (۲/ ۴۳۷) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: عثمانيه كوئٹه )

تبيين الحقائق : ( ۲/۲۵۰ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : ( ۲/۳۳۵ ) كتاب الحج ، فصل فى سنن الحج و ترتيبه ، ط: رشيديه .

إرشاد السارى إلى مناسک الملا على قارى : ( ص: ۱۲۸ ، ۱۲۹ ) باب الإحرام ، مستحبات الإحرام ، ط: امداديه مكة المكرّمة.

(۲) وأخرج أبو داود عن ابن اسحاق عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: خرج رسول الله ﷺ حاجًا، فلمّا صلى فى مسجدهٖ بذى الحليفة ركعتين أوجب فى مجلسهٖ، ورواه الحاكم وصحّحه ولايصليها فى الوقت المكروه. (فتح القدير: (۲/ ۴۳۹) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانيه)

تبيين الحقائق : ( ۲/۲۵۱ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : ( ۲/۳۳۶ ) كتاب الحج ، فصل فى سنن الحج ، و ترتيبه ، ط: رشيديه .

إرشاد السارى إلى مناسک الملا على قارى : ( ص: ۱۲۸ ) باب الإحرام ، سنن الإحرام ، ط: المكتبه الامداديه مكة المكرمة .

الدر مع الرد : ( ۲/۴۸۱ ، ۴۸۲ ) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

(۳) ثمّ يصلى ركعتين و يقرأ فيهما بما شاء وإن قرأ فى الركعة الأولىٰ بفاتحة الكتاب و قل يأيّها الكافرون وفى الثانية بفاتحة الكتاب و قل هو الله أحد تبرّكاً بفعل رسول الله ﷺ فهو أفضل كذا فى المحيط. (الهندية: (۱/۲۲۳) الباب الثالث فى الإحرام، باب الإحرام، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام، ط: رشيديه)

غنية المناسک: (ص: ۷۳) ط: ادارة القرآن.

البحر العميق فى مناسک المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق : ( ۲/۶۴۴ ، ۶۴۵ ) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل الأوّل : مقدّمات الإحرام ، ط: المكتبة المكية ، مؤسسة الرّيان.

إرشاد السارى إلى مناسک الملا على قارى : ( ص: ۱۳۹ ) باب الإحرام ، فصل فى ركعتى الإحرام وأحكامها ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرّمة.

اس نماز کے وقت احرام کی جو چادر اوڑھی ہوئی ہے اس سے سر بھی چھپا لے کیونکہ ابھی تک احرام شروع نہیں ہوا۔(۱)

اور دو رکعت نفل کے بعد سر سے چادر ہٹا دے پھر عمرہ یا حج کی تینوں قسموں میں جس قسم کے حج کا ارادہ ہے اس کے مطابق دل میں نیت کر لے اور زبان سے بھی وہ الفاظ عربی میں یا اپنی مادری زبان میں کہہ لے تو بہتر ہے۔(۲)

اس کے بعد مرد تین دفعہ بلند آواز سے تلبیہ کہے۔(۳)

---

(۱) وتكره الصلاة حاسرًا إذا كان يجد العمامة وقد فعل ذٰلك تكاسلاً أو تهاونًا بالصلاة ، ولابأس به إذا فعله تذلّلاً و خشوعًا بل هو حسن. (الهندية: (۱/۱۰۶) كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة ومايكره فيها، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة ومالايكره، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۳۵) كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: رشيديه.

وإذا لبّى فقد أحرم يعنى دخل فى الإحرام . ( البناية شرح الهداية : ( ۴۸/۵ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: امدادية)

تبيين الحقائق : ( ۲/۲۵۵ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

فتح القدير : ( ۲/۳۴۳) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : رشيديه .

(۲) وأن تكون بالقلب ، فينوى بقلبه مايحرم به من حج أو عمرة أو قران أو نسك من غير تعيين وأمّا التلفظ بالنية مع ذٰلك فحسن ليجتمع القلب واللسان كما قاله المشائخ رحمهم اللّٰه تعالىٰ. ( غنية المناسك : ( ص: ۷۸ ) باب الإحرام ، فصل فى نية الإحرام ، ط: ادارة القرآن )

تبيين الحقائق : ( ۲/۲۵۳ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

فتاوى شامى : ( ۲/۴۸۲ ) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ،ط : سعيد

إرشاد السارى : ( ص: ۱۴۳ ) باب الإحرام ، فصل : و شرط النية أن تكون بالقلب ، ط: امداديه مكه مكرّمه.

(۳) ويستحب فى التلبية كلّها رفع الصّوت من غير أن يبلغ الجهد فى ذٰلك كذا فى فتح القدير. (الهندية : ( ۱/۲۲۳ ) الباب الثالث فى الإحرام ، ط: رشيديه )

الدر مع الرد : ( ۲/۴۸۴ ) كتاب الحجّ ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : ( ۲/۳۳۷ ) كتاب الحج ، بيان سننه ، ط: رشيديه .

إرشاد السارى إلى مناسك الملا على قارى: ( ص: ۱۴۱ ، ۱۴۲ ) باب الإحرام ، فصل فى ركعتى الإحرام و أحكامهما ، ط: مكتبه امداديه مكه مكرّمه.

اور عورت آہستہ۔(۱)

اور تلبیہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں ان کو اچھی طرح یاد کرلے ان میں سے کوئی لفظ کم کرنا مکروہ ہے:

''لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ لَبَّیکَ لاشَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اِنَّ الْحَمْدَوَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْک لاشَرِیکَ لَکَ''.(۲)

## احرام باندھنے کا مسنون طریقہ

☆احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے کہ حجامت بنوالی جائے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن کتروالے، دونوں بغلوں کے بال اور زیرناف بال صاف کرلے، اس کے بعد احرام کی نیت سے صابن وغیرہ سے غسل کرلے، اگر غسل کا موقع اور انتظام نہیں ہے تو وضو کرلے۔(۳)

---

(۱) (ولا تلبّی جهرًا) بل تسمع نفسها دفعًا للفتنة، وفی الرّد: أی فتنة الرّجال لسماع صوتها.
(الدّر مع الرد: (۲/۵۲۸) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعيد)
▭ الفتاوىٰ الهندية: (۱/۲۳۵) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.
▭ تبيين الحقائق: (۲/۳۲۳) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

(۲) وصفة التلبية أن يقول لبيک اللهم لبيک لبيک لاشريک لک لبيک ان الحمدو النعمة لک والملک لاشريک لک...... قال الكرخی يأتی بها ولا ينقص منها كذا فی المحيط...... وأمّا النقص فمكروه اتّفاقًا كذا فی البحر الرائق. (الفتاوىٰ الهندية: (۱/۲۲۳) كتاب المناسک، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشيديه)
▭ تبيين الحقائق: (۲/۲۵۵) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.
▭ الدر مع الرد: (۲/۴۸۴) فصل فی الإحرام، ط: سعيد.

(۳) ثمّ كما يستحبّ له استعمال الطيب عند الإحرام يستحبّ له تقليم أظفاره وقصّ شاربه وحلق عانته، و نتف إبطه وتسريح رأسه عقيب الغسل لقول إبراهيم كانوا يستحبّون ذٰلک إذا أرادوا أن يحرموا. (تبيين الحقائق: (۲/۲۵۱) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد)
▭ فتح القدير: (۲/۴۳۷) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانيه)
▭ الدر مع الرد: (۲/۴۸۱) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعيد. =

☆ غسل یا وضو کے بعد مرد حضرات سلا ہوا کپڑا اتار دیں اور ایک تہبند باندھ لیں اور اس پر ایک چادر اوڑھ لیں دونوں شانوں کو ڈھکا رکھیں۔(۱)

اور ایسی خوشبو لگائیں جس کا نشان اور داغ احرام کے کپڑے پر نہ لگے، یعنی ایسی خوشبو لگائیں جو کپڑے پر لگانے کے بعد اس کا رنگ نظر نہ آئے یہ دونوں چادریں سفید اور نئی ہوں تو بہتر ہے۔(۲)

☆ خواتین احرام کے لئے سلے ہوئے کپڑے نہیں اتاریں گی بلکہ ان کا احرام صرف یہ ہے کہ وہ اپنا سر ڈھانک لیں، اور چہرہ کو اس طرح کھولے رکھیں کہ نامحرم کے سامنے پردہ بھی ہو اور منہ پر کچھ لگے بھی نہیں، اور پردہ کے لئے بہتر یہ ہے کہ نقاب کے اوپر کوئی ''ہیٹ'' لگالیں تا کہ نقاب چہرے پر نہ لگ سکے آج کل حاجی کیمپ اور بازاروں میں عورتوں کے لئے خاص ہیٹ والا نقاب دستیاب ہے وہاں

---

= والأمر بالاغتسال فی الحدیثین علی وجه الاستحباب دون الإیجاب . ( بدائع الصنائع : (۱/ ۳۳۵ ) کتاب الحج ، فصل فی سنن الحج و تربیته ، ط: رشیدیه )

حاشیة الشلبی علی تبیین الحقائق : ( ۲/ ۲۴۹ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

والجمهور علی أنّ هٰذا الغسل مستحب للإحرام . ( البنایة : ( ۳۵/۵ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: امدادیه)

(۱) ویدخل الرداء تحت یمینه ویلقیه علی کتفه الیسریٰ ویبقی کتفه الأیمن مکشوفًا. (الفتاویٰ الهندیة: ( ۱/ ۲۲۲) کتاب المناسک، الباب الثالث فی الإحرام ، ط: رشیدیه)

قوله : ولبس ثوبین جدیدین أو غسیلین إزار و رداء الخ ) هٰذا هو السنة ( فتح القدیر : (۲/ ۴۳۷) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: عثمانیه کوئٹه )

تبیین الحقائق : ( ۲/ ۲۵۰ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

بدائع الصنائع : ( ۲/ ۳۳۵ ) کتاب الحج ، فصل فی سنن الحج و ترتیبه ، ط: رشیدیه .

(۲) ویسن بعد الغسل أن یستعمل الطیب فی بدنه إن کان عنده ...... أمّا الثوب فلایجوز أن یطیب بما تبقی عینه بعد الإحرام إجماعاً . ( غنیة الناسک فی بغیة المناسک : (ص : ۷۰ ) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن )

تبیین الحقائق : ( ۲/ ۲۵۰ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

الفتاویٰ الهندیة : ( ۱/ ۲۲۲ ) کتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ،ط : رشیدیه.

سے خرید لیں۔(۱)

☆احرام کی تیاری کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہوتو سر ڈھانک کر دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد درود شریف پڑھے سچے دل کے ساتھ اپنے گذشتہ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرے، زبان سے استغفار پڑھے، دل میں گذشتہ تمام گناہوں پر نادم ہو اور آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرے کہ پھر کبھی گناہ نہیں کرے گا۔

احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کی سنت میں سے ہے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ "قل یایھا الکافرون" اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد "قل ھو اللہ احد" پڑھنا بہتر ہے، اگر یہ دونوں سورتیں یاد نہیں تو کوئی اور دو سورتیں پڑھ لیں۔(۲)

☆اگر اس وقت خواتین کے ناپاکی کے ایام ہوں تو وہ نماز نہ پڑھیں بلکہ ویسے ہی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔(۳)

---

(۱) هی فیه کالرجل غیر أنها لاتکشف رأسها وتکشف وجهها ، والمراد بکشف الوجه عدم مماسة شیئ له ، فلذٰلک یکره له أن تلبس البرقع ؛ لأنّ ذٰلک یماسّ وجهها ، کذا فی المبسوط ، فلو سدلت علیه شیئًا وجافته عنه جاز من حیث الإحرام لعدم کونه سترًا و إلاّ فسدل الشیئ مستحب...... وتلبس من المخیط مابدا لها کالدروع والقمیص والسراویل والخفین والقفازین.
(غنیة الناسک فی بغیة المناسک : ( ص: ۹۴ ) فصل فی إحرام المرأة ، ط: ادارة القرآن)
▭ تبیین الحقائق : ( ۳۲۳/۲ ) کتاب المناسک ، باب الإحرام ،ط : سعید .
▭ الفتاوٰی الهندیة : ( ۲۳۵/۱ ) الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

(۲) ثمّ یسنّ أن یصلّی رکعتین بعد اللبس ینوی بها سنة الإحرام لیحذر فضیلة السنّة ، وإلاّ فلو أطلق جاز، یقرأ فی الأولیٰ منهما الکافرون و فی الثانیة الإخلاص...... ولایصلّی فی وقت مکروه.
(غنیة الناسک فی بغیة المناسک: (ص: ۷۳) فصل فیماینبغی لمرید الإحرام، ط: ادارة القرآن)
▭ الفتاوٰی الهندیه : ( ۲۲۳/۱ ) کتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ، ط: رشیدیه .

(۳) فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت ، وشهدت جمیع المناسک إلاّ الطواف والسعی.
(غنیة الناسک فی بغیة المناسک: (ص: ۹۴) فصل فی إحرام المرأة، ط: ادارة القرآن)
▭ الدر مع الرد : ( ۵۲۸/۲ ) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ،ط : سعید.
▭ فتح القدیر : ( ۴۳۷/۲ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : عثمانیه.

☆ مرد حضرات نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا ہٹالیں، بیٹھ کر عمرہ یا حج کی تینوں قسموں، افراد، قران اور تمتع میں سے جس کا ارادہ ہو اس کی نیت کریں۔(۱)

**☆ ......مثلاً اگر عمرہ کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:**

**"اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ"**

(اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)

**☆ ......اور اگر حج افراد کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:**

**"اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ"**

(اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)

**☆ ......اور اگر حج قران کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:**

**"اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ"**

(اے اللہ! میں عمرہ اور حج دونوں اکٹھا کرنا چاہتا ہوں ان دونوں کو میرے لئے آسان فرمادیجئے، اور قبول فرمائیے)

**☆ ......اور اگر حج تمتع کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو یوں کہے:**

**"اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ"**

(اے اللہ! میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)(۲)

---

(۱) فإذا أراد أن يحرم ينوی بقلبه الإحرام بالنسک، ولذكر باللسان ليس بشرط لكن هو الأولىٰ. (البحر العميق فی مناسک المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق: (۲/۶۴۹) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الثانی فی صفة الإحرام، ط: المكتبة المكية، مؤسسة الريّان)

(۲) فيقول بعد السلام بلسانه مطابقًا لجنانه: اللّٰهمّ إنّی أريد الحجّ فيسّره لی و تقبّله منّی، وهٰذا مستحب...... وإن أراد العمرة ينويها بقلبه، ويذكرها بلسانه مكان الحجّ فی الدعاء والنيّة وإن أراد القران يقول: اللّٰهم إنّی أريد العمرة والحجّ الخ. (غنية الناسک فی بغية المناسک: (ص: ۷۳) فصل فی كيفية الإحرام، ط: ادارة القرآن)

الفتاوىٰ الهندية: (۱/۲۲۳) كتاب المناسک، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشيديه. =

مکہ پہنچ کر عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ آٹھ ذی الحجہ کو صرف حج کے احرام کی نیت کر کے منی روانہ ہو جائے اور نیت اس طرح کریں:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ“

(اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)(۱)

آج کل اکثر لوگ حج تمتع کرتے ہیں، اس میں سہولت ہے۔

☆ احرام کی نیت دل سے ہونا ضروری ہے یعنی جس چیز کا احرام باندھا ہے اس کی دل میں نیت کرنی چاہئے، مثلاً اس طرح کہے کہ عمرہ کا احرام باندھتا ہوں یا حج کا احرام باندھتا ہوں زبان سے احرام کی نیت کرنا مستحب ہے لازم نہیں ہے۔(۲)

---

= تبيين الحقائق : ( ۲۵۲/۲ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد.

الدر مع الرد : ( ۴۸۲/۲ ) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد.

ويقول بعد السلام من الركعتين : اللّٰهم إنّى أريد الحجّ فيسّره لى وتقبله منى واعنى عليه وبارك لى فيه...... وهٰذا إذا أراد الحج وإن أراد العمرة فالمستحب أن ينو بها و يقول : اللّٰهم إنّى أريد العمرة إلى آخره، ثمّ يقول: نويتُ العمرة وأحرمت بها لله تعالىٰ وإن أراد القران ينوى العمرة مع الحجّ ، ويقول: اللّٰهم إنّى أريد العمرة والحجّ فيسرهما لى وتقبّلهما منى لله تعالىٰ. (البحر العميق فى مناسک المعتمر والحاجّ إلى بيت الله العتيق: (۶۴۹/۲، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲) الباب السابع فى الإحرام، الفصل الثانى فى صفة الإحرام، ط: المكتبة المكية، مؤسسة الريان)

(۱) (و قال المفرد بالحجّ) بلسانه مطابقًا لجنانه ( اللّٰه إنّى أريد الحجّ فيسّره لى ) لمشقّته و طول مدّته ( وتقبّله منّى). (الدر المختار : ( ۴۸۲/۲ ) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد)

غنية الناسک فى بغية المناسک : (ص: ۷۳ ) فصل فى كيفية الإحرام الخ ، ط: ادارة القرآن.

الفتاوىٰ الهندية : ( ۲۲۳/۱ ) كتاب المناسک ، الباب الثالث فى الإحرام ، ط: رشيديه.

(۲) وأمّا النيّة فهو شرط لجميع العبادات فلابدّ منه...... وذكرما يحرم به من الحجّ أو العمرة باللسان ليس بشرط كما فى الصلاة و لو ذكر و قال: نويتُ الحجّ، وأحرمتُ به لله تعالىٰ لبّيک إلى آخرها، كان أولىٰ لموافقة القلب اللسان كما فى الصلاة. (تبيين الحقائق: (۲۵۳/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد)

البحر الرائق : ( ۵۶۳/۲ ) كتاب الحجّ ، باب الإحرام ، ط: علمية بيروت .

الدّر مع الرد : (۴۸۲/۲ ، ۴۸۳ ) فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

البحر العميق فى مناسک المعتمر والحاجّ إلى بيت الله العتيق : (۶۵۱/۲ ) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل الثانى : فى صفة الإحرام ، ط: المكتبة المكيّة ، مؤسسة الريان.

☆اس کے بعد مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔(۱)

☆**تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:**

" لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَوَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْک لاشَرِیْکَ لَکَ" (۲)

حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں ساری تعریفیں اور سب نعمتیں صرف آپ ہی کے لئے ہیں اور ساری بادشاہی بھی آپ ہی کے اختیار میں ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔

☆تلبیہ ایک دفعہ زبان سے پڑھنا تو احرام کے لئے شرط ہے اور تین دفعہ پڑھنا سنت ہے، اگر کسی نے تلبیہ دل سے کہا اور زبان سے نہیں کہا تو تلبیہ ادا نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) ویسنّ أن یرفع صوته بالتلبیة بشدّة من غیر أن یبلغ الجهد فی ذٰلک کیلا یتضرر و یستحبّ أن یکرّر التلبیة ثلاثًا وأن یوالی بین الثلاث . (غنیة الناسک فی بغیة المناسک : (ص:۷۴) فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: ادارة القرآن )

ولاتجهر بالتلبیة بل تسمع نفسها دفعًا للفتنة . (غنیة الناسک فی بغیة المناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: ادارة القرآن )

الدّر مع الرد : ( ۵۲۸/۲ ) فصل فی الإحرام ، و ( ۴۸۴/۲ ) ط: سعید .

الفتاوٰی الهندیة : (۲۲۳/۱) الباب الثالث فی الإحرام ، ط: رشیدیه .

(۲) وصفة التلبیة أن یقول : لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَوَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْک لاشَرِیْکَ لَکَ. (الفتاوٰی الهندیة : (۲۲۳/۱ ) کتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد : ( ۴۸۳/۲ ) کتاب الحجّ ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید .

البحر العمیق فی مناسک المعتمر والحاجّ إلی بیت اللّٰه العتیق : (۶۵۶/۲ ، ۶۵۷ ) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الثانی : فی کیفیة الإحرام ، ط: المکتبة المکیّة ، مؤسسة الریان .

(۳) والتلبیة مرّة شرط وهو عند الإحرام لا غیر ،و الزیادة علی المرّة سنّة والإکثار منها مستحب. (غنیة الناسک : (ص: ۷۵ ) باب الإحرام ، ط: ادار القرآن)

وشرط التلبیة أن تکون باللسان مراده ذکر یقصد به التعظیم لاخصوصها. =

☆ نیت اور تلبیہ کے بغیر محرم نہیں ہوتا، احرام کا معنی ہے نیت کر کے تلبیہ پڑھنا۔(۱)

☆ نیت کے ساتھ تلبیہ کہنے کے بعد اب باقاعدہ محرم بن گئے اور احرام کی ساری پابندیاں شروع ہو گئیں۔(۲)

☆ تلبیہ پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں، پھر جو دعا چاہیں مانگیں، یہ دعا مانگنا مستحب ہے:

"اللهم انی اسئلک رضاک والجنة واعوذبک من غضبک والنار"

اے اللہ! میں آپ کی رضامندی اور جنت کا طلب گار ہوں، اور آپ کے غصے اور دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔

یہ دعا اس موقع پر سب سے اہم اور مقدم ہے اس کے علاوہ جو بھی دعا دل میں آئے مانگیں، درود اور دعا آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔(۳)

---

= (غنية الناسک فی بغية المناسک : (ص: ٧٦) ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری إلی مناسک الملاعلی قاری : ( ص: ١٤٣ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: امداديه مكة المكرّمة .

البحر الرائق : ( ٥٦٥/٢ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: بيروت.

(١، ٢) ( فإذا لبّيت ناويًا فقد أحرمت ) وهٰذا تصريح بأنّه يكون شارعًا عند وجودهما . ( تبيين الحقائق: (٢٥٥/٢ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد )

الفتاوٰی التاتارخانية: (٣٣٥/٢) كتاب الحج، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحجّ، ط: قديمی.

البحر الرائق: (٥٦٥/٢) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: بيروت، و (٣٢٢/٢) ط: سعيد.

البحر العميق فی مناسک المعتمر والحجّ إلی بيت اللّٰه العتيق : ( ٦٧١/٢ ، ٦٧٢) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الثانی فی صفة الإحرام ،ط المكتبة المكيّة ، مؤسسة الريان.

(٣) وإذا لبّی يستحبّ أن يخفض صوته' ، ويصلّی علی النبیّ صلى الله عليه وسلم ، ويدعو بما شاء ، وإن تبرّک بالماثور فحسن ، ومن الماثور : اللّٰهم إنّی أسألک رضاک والجنّة وأعوذبک من غضبک والنّار. (غنية الناسک: (ص: ٧٤ ) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن) =

☆احرام شروع ہونے کے بعد بہت سی چیزیں جو پہلے حلال تھیں وہ بھی حرام ہوجاتی ہیں مثلاً خوشبولگانا، بدن کی ہیئت پر سلا ہوا لباس پہننا، بال یا ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنا، مردوں کے لئے سر اور منہ ڈھانکنا اور عورتوں کے لئے منہ ڈھانکنا، جوں مارنا، شکار کرنا، بیوی سے جماع کرنا یا بے حیائی کی باتیں کرنا وغیرہ۔(۱)

☆ہر نئی حالت پیش آنے پر تلبیہ پڑھنا مستحب ہے مثلاً جب گاڑی پر سوار ہو، گاڑی سے اترے، گاڑی کا رخ مڑے، اونچی جگہ پر چڑھے، وہاں سے اترے، نشیب میں آئے، فجر طلوع ہو، سوتے ہوئے آنکھ کھلے، اسی طرح فرض ونفل نمازوں کے بعد، کسی سے ملاقات کے وقت، ان تمام مواقع پر تلبیہ کہنا چاہئے جتنا زیادہ کہے افضل ہے، تلبیہ کے درمیان بات نہ کرے۔(۲)

☆بلندی پر چڑھتے وقت تلبیہ کے ساتھ "الله اکبر" ملانا مستحب ہے، نشیبی

---

= إرشاد الساری : ( ص: ۱۴۱ ) باب الإحرام ، ط: امدادیه مكة المكرّمة .

الفتاوٰی الهندية : ( ۱/۲۲۳ ) كتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ، ط: رشيديه .

(۱) فاتق الرفث والفسوق والجدال وقتل الصيد والإشارة إليه والدلالة عليه ولبس القميص والسراويل والعمامة والقلنسوة والقباء والخفين إلاّ أن لا تجد النعلين فاقطعهما من أسفل الكعبين، والثوب المصبوغ بورس أو زعفران أو عصفور إلاّ أن يكون غسيلاً لاينفض وستر الرأس والوجه وغسلهما بالخطمی ومس الطيب وحلق رأسه و قصّ شعرهٖ و ظفرهٖ . ( تبيين الحقائق: (۲/۲۵۷ ـ ۲۶۱ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

شرح النقاية : ( ۱/۶۲۹ ـ ۶۳۳ ) كتاب الحج ، محظورات الإحرام ، ط: سعيد .

غنية الناسک : ( ص: ۸۵ ـ ۹۱ ) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن .

(۲) ويكثر من التلبية فی أدبار الصلاة فی ظاهر الرواية قال : فی أدبار الصلاة من غير تفصيل وكلما لقی ركبًا أو علا شرفًا أو هبط واديًا وبالأسعار وحين يستيقظ من منامه . ( الفتاوٰی التاتارخانية : (۲/۳۳۶ ) كتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، ط: ادارة القرآن)

شرح النقاية : ( ۱/۶۳۶ ) كتاب الحج ، مباحات الإحرام ، ط: سعيد .

تبيين الحقائق : ( ۲/۲۶۳ ) باب الإحرام ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۷۵ ) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن .

جگہ پہ اترتے وقت تلبیہ کے ساتھ تسبیح ''سبحان الله'' ملانا مستحب ہے۔(۱)

☆ اگر چند آدمی ساتھ ہیں تو کوئی ایک دوسرے کے تلبیہ پر تلبیہ نہ کہے کیونکہ اس سے دل منتشر اور پریشان ہو جاتے ہیں ہر شخص اپنے طور پر تلبیہ پڑھے۔(۲)

☆ حج تمتع کی صورت میں مکہ معظّمہ پہنچ کر عمرہ کا طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیا جائے گا۔(۳)

اور حج افراد اور حج قران میں یہ تلبیہ ۱۰/ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ یعنی بڑے شیطان کی رمی تک جاری رہے گا۔(۴)

جب تک تلبیہ پڑھنے کا حکم باقی رہے کثرت سے اور پورے ذوق وشوق سے تلبیہ پڑھنے کو جاری رکھا جائے، اور تلبیہ پڑھتے وقت اس کے معنی کا بھی ضرور خیال

---

(۱) (وكلّما علا شرفًا) بفتحتين أى صعد مكانًا عاليًا إلاّ أنّه يستحبّ حينئذٍ التكبير معها (أو هبط واديًا) أى نزل مكانًا منخفضًا إلاّ أنّه يستحب حينئذٍ التسبيح أيضًا . (إرشاد السارى : (ص:۱۴۵) باب الإحرام ، ط: الامداديه مكة المكرّمة)

▭ غنية الناسک فى بغية المناسک : (ص: ۳۹) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: ادارة القرآن .

(۲) وإذا كانوا جماعةً لايمشى أحدٌ على تلبية الآخر ، بل كل إنسان يلبّى بنفسه . (غنية الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۴۶) باب الإحرام ،ط : امداديه مكة مكرّمه .

▭ فتاوٰى شامى : (۲/ ۴۹۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

(۳) (ويقطع التلبية فى أوّل طوافه) للعمرة (الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

▭ تبيين الحقائق : (۲/ ۳۹۳) باب التمتّع ، ط: سعيد .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۵۴) باب العمرة ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرّمة .

(۴) (منها ، وقطع التلبية بأوّلها) وفى الرّد أى فى الحجّ الصّحيح والفاسد مفردًا أو متمتّعًا أو قارنًا. (الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۳) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد)

▭ تبيين الحقائق : (۲/ ۳۰۳) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۳۱۷) باب مناسک منٰى ، ط: المكتبة الامداديه مكة المكرّمة .

رکھے، اور یہ تصور کرے کہ ایک عاشق بے نوا اپنے مہربان آقا کے دربار میں کھچا چلا جا رہا ہے۔(۱)

اس کے بعد ''بیت اللہ میں حاضری'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## احرام باندھنے کے بعد حج کے بغیر واپسی

☆ اگر احرام باندھ چکا تھا یعنی احرام کا کپڑا پہن کر حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ چکا تھا، اس کے بعد کسی وجہ سے نہیں جا سکا تو وہ احرام نہیں اتار سکتا یہاں تک کہ حرم کی حدود میں اس کی طرف سے ایک بکری یا دنبہ ذبح نہ کیا جائے، جب حرم کی حدود میں جانور ذبح کیا جائے گا اس کے بعد احرام کھولنا جائز ہوگا اور آئندہ اس حج کی قضاء کرنا بھی لازم ہوگا۔(۲)

موجودہ دور میں فون اور موبائل کے ذریعہ اس کام کو آسانی سے انجام دینا ممکن ہے۔

---

(۱) (وأكثر) المحرم (التلبية) ندبًا (متى صلّى) ولو نفلاً (أو علا شرفًا أو هبط واديًا أو لقى ركبًا...... أو أسحر). (الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد)

☐ إرشاد السارى : ( ص: ۱۴۵ ) باب الإحرام ، ط: المكتبة الأمدادية مكة المكرّمة .

☐ الفتاوٰى التاتارخانية: (۲/ ۳۳۶) كتاب الحج، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج، ط: قديمى.

(۲) ( إذا أحصر المحرم بحجّة أو عمرة و أراد التحلّل يجب عليه أن يبعث الهدى وهو شاة وما فوقها وتجوز البدنة عن سبعة أو يبعث ثمن الهدى ليشترى به الهدى ويأمر أحدًا بذٰلک فيذبح فى الحرم...... ثم إنّه لايحلّ ببعث الهدى ( بمجرّده ) ولا بوصوله إلى الحرم حتّٰى يذبح فى الحرم الخ. (إرشاد السارى: (ص: ۵۸۷، ۵۸۸) باب الإحصار، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرّمة)

☐ إذا حلّ المحصر بالذبح فإن كان إحرامه للحجّ فعليه قضاء عمرة وحجّة وإن كان قارنًا فعليه قضاء حجّة و عمرتين ويخيّر إن شاء يقضى بقرانٍ أو إفراد وإن كان معتمرًا فعليه عمرة لا غير . (إرشاد السارى : ( ص: ۶۰۱ ، ۶۰۲ ) باب الإحصار ، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرّمة )

☐ الدر مع الرد : ( ۲/ ۵۹۰ ، ۵۹۱ ) كتاب الحج ، باب الإحصار ،ط : سعيد .

☐ الفتاوٰى التاتارخانية: (۲/ ۳۹۹، ۴۰۱) كتاب الحج، الفصل الحادى عشر فى الإحصار، ط: قديمى.

☆ اگر جہاز یا سیٹ کنفرم نہیں ہے یا کنفرم ہے لیکن حالات کے اعتبار سے تبدیلی کا امکان ہے تو گھر سے احرام کی چادریں پہن لے مگر احرام کی نیت نہ کرے جب روانگی پکی ہو جائے تو حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے۔

## احرام باندھنے کے بعد عمرہ کے بغیر واپسی

''احرام باندھنے کے بعد حج کے بغیر واپسی'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۰۳)

## احرام باندھنے کے بعد مجنون ہو گیا

اگر کوئی شخص احرام باندھنے کے بعد مجنون ہو گیا، یا احرام سے پہلے مجنون تھا مگر احرام باندھتے وقت افاقہ ہو گیا تھا، اور احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تھا اس کے بعد مجنون ہو گیا، اور اس کے ولی نے اس کو حج کے تمام افعال کرادیئے تو اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا البتہ جنون سے افاقہ ہونے کے بعد طواف زیارت دوبارہ خود ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

## احرام باندھنے کے لئے نفل پڑھنے کا موقع نہ ہو

☆ جو لوگ مکہ مکرمہ جانے کے لئے میقات سے گذر کر جدہ آتے ہیں ان کو

---

(۱) ولو أحرم صحيح ثم جن فقضى به أصحابه المناسك ، ونووا عنه فى الطواف به ثم أفاق فلو بعد سنين ، أجزاه عن الفرض ، ويجوز النيابة عنه فى نية الطواف للضرورة وإن لم تجز فى نفس الطواف ؛ لإمكانه محمولًا ، فإن طافوا به ، ولكنّهم لم ينووا عنه لزمه الطواف بعد الإفاقة . (غنية الناسك : ( ص: ۱۴ ، ۱۵ ) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، الثالث والرابع: البولغ والعقل ، ط: ادارة القرآن .

🗀 وأيضًا: (ص: ۸۳) باب الإحرام، فصل فى إحرام المغمٰى عليه والمعتوه والنائم المريض والمجنون.

🗀 وفيه أيضًا : ولو جن بعد الإحرام ، فكالمغمٰى عليه بعد الإحرام ...... ( ص : ۸۴ ) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى والمجنون والعبد والأمة ، ط: ادارة القرآن )

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۵۲ ) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الرابع : العقل: ، ط: امداديه مكة المكرّمة.

میقات سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے، احرام باندھنے کے لئے نفل پڑھنا سنت ہے، اگر نفل پڑھنے کا موقع نہ ہو یا مکروہ وقت ہو تو نفل نماز پڑھے بغیر احرام باندھنا صحیح ہے۔(۱)

## احرام باندھنے والا احرام میں شرط لگالے

☆ اگر کوئی شخص احرام کی نیت کرتے وقت زبانی طور پر یہ کہے کہ اگر مجھے کوئی مانع پیش آ گیا تو یہ احرام وہیں پہ کھل جائے گا، یا اسی طرح احرام باندھتے وقت کوئی اور الفاظ کہے، اور اس کے بعد کسی حادثہ یا موانع کی وجہ سے عمرہ یا حج کے اعمال پورے نہ کر سکے تو اس کے لئے احرام کھول دینا جائز ہوگا، اس پر دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، البتہ کسی شرعی عذر یا موانع کے بغیر احرام کھول دینا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ثمّ یسن أن یصلّی رکعتین بعد اللبس ینوی بھا سنة الإحرام ، لیحرز فضیلة السنة...... ویستحب إن کان بالمیقات مسجد أن یصلھما فیه ، فلو أحرم بغیر صلاة جاز ، وکرہ ، ولایصلی فی وقت مکروہ ، وتجزی المکتوبة عنھا ، کتحیة المسجد . (غنیة الناسک : (ص: ۷۳) فصل : فیما ینبغی لمرید الإحرام من کمال التنظیف والغسل والإدھان والتطییب ، وغیر ذٰلک ، قبیل : فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۱۳۹ ، ۱۴۰ ) باب الإحرام ، فصل : فی رکعتی الإحرام وأحکامھما، ط: الامدادیة مکة المکرّمة .

🗁 الدر مع الرد : (۴۸۲/۲ ) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ،ط : سعید .

(۲) و قال بعضھم : إذا شرط عند الإحرام الاحلال عند الإحصار حلّ بغیر ھدیٍ . ( الفتاوٰی التاتارخانیة : (۵۳۵/۲ ) کتاب المناسک ، باب الإحرام ،ط : ادارة القرآن )

🗁 المغنی لابن قدامة : (۳۶۴/۲) کتاب الحج ، ط: مکة المکرّمة .

🗁 ولایفید اشتراط الإحلال عند الإحرام شیئًا، أی لا من سقوط الدّم ولا من حصول التحلّل بدونه، والمعنی: أنّ المحصر لایحلّ إلاّ بالذبح فی الحرم، سواء اشترط عند إحرامه الإحلال بغیر ذبح عند الإحصار أم لا، وھٰذا المسطور المھذّب فی کتب المذھب، وذکر فی الإیضاح: قال أبوحنیفة: الشرط یفید سقوط الدم، ولایفید التحلّل، ونقل الکرمانی والسروجی عن محمد: أنّه إن کان قد اشترط الإحلال عند الإحرام إذا أُحصر جاز له التحلّل بغیر ھدی. (إرشاد الساری: (ص: ۵۹۴) باب الحصار، فصل فی بعث الھدی، ط: المکتبة الإمدادیة مکة المکرّمة)

🗁 شامی : ( ۵۹۱/۲ ) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید .

☆اگر احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کے اعمال پورا کرنے میں مانع پیش آنے کا ڈر ہو تو احرام باندھتے وقت اس طرح شرط لگانا سنت ہے کہ ''اگر مجھے کوئی مانع پیش آ گیا تو میرا احرام وہیں پہ کھل جائے گا'' کیونکہ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ جب ''ضباعۃ بنت الزبیر بن عبدالمطلب'' نے آپ ﷺ سے کسی بیماری کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے احرام باندھتے وقت اس قسم کی شرط لگانے کا حکم دیا تھا۔(۱)

## احرام باندھنے والے کو اختیار ہے

☆حج کا احرام باندھنے والے کو حج افراد، حج تمتع، یا حج قران کا احرام باندھنے کا اختیار ہے البتہ حج قران باقی دونوں سے افضل ہے، اور تمتع افراد سے بہتر ہے۔(۲)

☆حج قران اس حالت میں افضل ہے جب احرام کے ممنوعات میں سے کسی ممنوع امر کے سرزد ہونے کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ حج قران میں بعض دفعہ لمبے عرصہ تک احرام کی حالت میں رہنا ہوتا ہے، اگر کسی کو احرام کی حالت میں احرام کے

---

(۱) عن ابن عباس رضی الله عنهما أن ضباعة بنت زبير بن عبد المطلّب أتت رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله! إنّي أريد الحجّ ء آشترط ، قال : نعم ، قالت : فكيف أقول ، قال : قولی لبّيک اللّٰهمّ لبّيک ومحلّی من الأرض حيث حسبتنی . (سنن أبو داود : (۱/۲۶۰) كتاب الحج ، باب الاشتراط فی الحجّ رقم الحديث : ۱۷۷۶ ، ط: رحمانيه)

جامع الترمذی: (۱/۱۸۷) كتاب الحجّ، باب ماجاء فی اشتراط ما فی الحجّ ، ط: قديمی.

إعلاء السنن : (۱۰/۴۴۳) كتاب الحجّ ، الاشتراط فی الحجّ والعمرة ، ط: ادارة القرآن.

(۲) القرآن فی حق الآفاقی أفضل من التمتّع والإفراد والتمتّع فی حقهٖ أفضل من الإفراد وهٰذا هو المذكور فی ظاهر الرواية هٰكذا فی المحيط . (الفتاوٰی الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب الحج ، الباب السابع ، ط: رشيديه)

فتح القدير : (۲/۴۰۹) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

وأجمع أهل العلم على جواز الإحرام بأىّ الأنساک الثلاثة شاء . (المغنی : (۳/۲۷۶) كتاب الحج ، مكة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۵۲۹) كتاب الحجّ ، باب القران ، ط: سعيد .

الفتاوٰی الخانية على هامش الهندية: (۱/۳۰۴) كتاب الحج، فصل فی التمتّع، ط: رشيديه.

ممنوعات میں سے کسی ممنوع چیز کے سرزد ہونے کا اندیشہ ہو تو تمتع ہی سب سے افضل ہے، کیونکہ اس میں احرام کی حالت میں احرام کے اندر تھوڑے دن رہنا ہوتا ہے، اور اس میں انسان کے لئے اپنے نفس پر قابو رکھنا آسان ہوتا ہے۔(۱)

## احرام سیاہ ہو

احرام کا کپڑا اگر سیاہ ہے یا دوسرے کسی رنگ کا ہے تو بھی جائز ہے البتہ سفید رنگ کا ہونا افضل ہے۔(۲)

## احرام سے پہلے حیض آ جائے

اگر عورت کو احرام سے پہلے حیض آ جائے تو غسل کر کے یا وضو کر کے احرام کی

---

(۱) قال شيخ مشائخنا الشهاب أحمد المنينى فى مناسكهٖ: وهو كلام نفيس يريد بهٖ أن القران فى حدّ ذاتهٖ أفضل من التمتّع، لكن قديقترن بهٖ مايجعله مرجوحًا، فإذا دار الأمر بين أن يقرن ولايسلم من المحظورات وبين أن يتمتّع ويسلم عنها، فالأولىٰ التمتّع ليسلم حجّه ويكون مبرورًا؛ لأنّه وظيفة العمر اهـ. (الدّر مع الرد: (۲/۵۲۹) كتاب الحجّ، باب القران، ط: سعيد)

☜ إعلاء السنن: (۱۰/۲۴۶) كتاب الحج، باب كون القران أفضل من التمتّع والإفراد، ط: ادارة القرآن.

☜ البحر الرائق : ( ۲/۳۵۷ ) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

☜ غنية الناسک فى بغية المناسک : (ص: ۱۰۵ ) باب القران ، ط: ادارة القرآن .

(۲) وكونه أبيض أفضل من غيره كالتكفين . ( البحر الرائق : ( ۲/۳۲۱ ) كتاب الحجّ ، باب الإحرام، ط: سعيد)

☜ المغنى : ( ۳/۲۷۳ ) كتاب الحجّ ، باب ذكر الإحرام ، ط: سعودية .

☜ الدر مع الرد : ( ۲/۴۸۱ ) كتاب الحجّ ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

☜ ويلبس من أحسن ثيابهٖ...... أو ثوبين جديدين أو غسيلين...... أبيضين "وصف لثوبين" وهو الأفضل من لون آخر كما هو فى أمر الكفن مقرّر...... ويجوز أى الإحرام فى ثوب واحد...... وفى أسودين وكذا أخضرين و أزرقين. (إرشاد السارى إلى مناسک الملاعلى قارى: (ص: ۱۳۸، ۱۳۹) باب الإحرام، فصل فى التجرد عن الملبوس المحرّم على المحرم، ط: مكتبه امداديه مكه مكرّمه.

☜ البحر العميق فى مناسک المعتمر الحاج إلى بيت الله العتيق : ( ۲/۶۳۵ ) الباب السابع فى الإحرام، الفصل الأوّل فى مقدمات الإحرام ، ط: المكتبة المكيّة ، مؤسسة الريّان .

نیت کر کے تین دفعہ آہستہ تلبیہ پڑھ لے، احرام میں داخل ہو جائے گی اور سب افعال کرے مگر سعی اور طواف نہ کرے اور نماز نہ پڑھے۔(۱)

## احرام سے پہلے خوشبو لگانا

☆احرام باندھنے سے پہلے بدن پر خوشبو لگانا مطلقا جائز ہے، اور کپڑوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کا جسم پر اثر باقی نہ رہے اور جس خوشبو کا اثر باقی رہے وہ کپڑوں پر لگانا منع ہے۔(۲)

☆احرام باندھنے سے پہلے جسم پر عطر لگایا اور احرام باندھنے کے بعد بدن پر اس کی خوشبو باقی ہے تو کچھ حرج نہیں چاہے کتنی مدت تک باقی رہے۔(۳)

## احرام سے پہلے خوشبو لگانے کی وجہ

احرام سے پہلے خوشبو لگانے کی وجہ یہ ہے کہ احرام باندھنے کے بعد محرم کو سفر کی وجہ سے گرد وغبار اور مٹی لگے گی، اس کے جسم اور کپڑوں سے پسینہ اور میل کی بو آنے لگے گی، اس لئے احرام باندھنے سے پہلے اس کی تلافی کے لئے کچھ خوشبو لگا لینی

---

(۱) فعن هٰذا قال القهستاني: فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت و شهدت جميع المناسک إلاّ الطّواف والسعي اهـ؛ لأنّ سعيها بدون الطّواف غير صحيح فافهم. (شامية: (۲/ ۵۲۸) کتاب الحجّ، فصل في الإحرام، ط: سعيد)

الفتاوٰی التاتارخانية : ( ۲/ ۴۷۱ ) کتاب الحج ، تعليم أعمال الحج ، ط: ادارة القرآن)

فتح القدير : ( ۲/ ۳۳۷ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : رشيديه.

(۲،۳) و في الخانية: وأجمعوا على أنّه يجوز التطيب قبل الإحرام بما لايبقٰى عينه بعد الإحرام، وإن بقيت رائحته. (الفتاوٰی التاتارخانية: (۲/ ۴۴۲) کتاب المناسک، تعليم أعمال الحج، ط: ادارة القرآن)

البحر الرائق : ( ۲/ ۳۲۱ ) کتاب الحجّ ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

فتح القدير : ( ۲/ ۳۳۹ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشديه .

بدائع الصنائع : ( ۲/ ۱۴۴ ) کتاب الحجّ ، بيان سنن الحج و بيان الترتيب ، ط: سعيد .

إرشاد الساري إلى مناسک الملاعلي قاري : ( ص: ۱۳۸ ) باب الإحرام ، فصل في صفة الإحرام ، ط: مکتبه امداديه مکه مکرّمه .

چاہیئے۔(۱)

## احرام شروع ہوتا ہے

صرف حج یا عمرہ کی نیت کرنے سے احرام شروع نہیں ہوتا، بلکہ نیت کے بعد تلبیہ کے الفاظ پڑھنے سے احرام شروع ہوتا ہے، تلبیہ کے الفاظ پڑھتے ہی احرام شروع ہوجاتا ہے، اس لئے تلبیہ پڑھنے سے پہلے سر سے ٹوپی اور چادر ہٹا دے۔(۲)

## احرام کا تولیہ

اگر احرام کی چادر تولیہ کے کپڑے کی ہے تو حج اور عمرہ کے بعد اس کو تولیہ کی جگہ پر عام استعمال میں لانا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) والتطيب أى استعمال الطيب فى البدن والثوب قبل الإحرام، سواء بقى جرمه بعده أو لم يبق، وفى الأوّل خلاف. (إرشاد السارى: (ص: ۱۲۷، ۱۲۸) باب الإحرام، سننه، ط: امدادية مكة مكرّمة)

وإنّما تطيّب ؛ لأنّ الإحرام حال الشعث والتفل فلابدّ من تدارک له ، قبل ذٰلک. (حجة اللّٰه البالغة : (۶۲/۲) مبحث فى أبواب الحج ، قصة الوداع ، ط: كتب خانه رشيديه دهلى)

غنية الناسک: (ص: ۷۰) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام من كمال التنظيف ، والغسل ، والإدّهان ، والتطييب و غير ذٰلک ، ط: ادارة القرآن .

(۲) (وإذا لبّى ناويًا) نسكًا...... (فقد أحرم)...... (التنوير مع الدر والرد : (۴۸۵/۲) كتاب الحجّ ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد)

فتح القدير : (۴۴۳/۲، ۴۴۴) كتاب الحجّ ، باب الإحرام ، ط: عثمانيه پشاور .

تبيين الحقائق : (۲۵۵/۲ ، ۲۵۶) كتاب الحجّ ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

إرشاد السارى إلى مناسک الملاعلى قارى : (ص: ۱۲۵) باب الإحرام ، ط: مكتبه امداديه مكه مكرّمه .

غنية الناسک: (ص: ۷۸) باب الإحرام، فصل فى نية الإحرام، ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية.

(۳) كل يتصرّف فى ملكه كيف شاء . (شرح المجلّه لكالد الأتاسى: (۱۳۲/۴) مادة: ۱۱۹۲، الكتاب العاشر: فى أنواع الشركة...... الباب الثالث فى بيان المسائل المتعلقة بالحيطان والجيران، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

شامى : (۵۰۲/۴) أوّل كتاب البيوع ، مطلب فى تعريف المالک والملک ، ط: سعيد .

## احرام کا کپڑا سفید ہونا

احرام کا کپڑا سفید رنگ کا ہونا مستحب ہے دوسرے رنگ کا کپڑا بھی جائز ہے بشرطیکہ اس میں خوشبو وغیرہ نہ ہو۔(۱)

## احرام کب باندھے

''حج کا احرام کب باندھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۸/۲)

## احرام کہاں سے باندھیں

☆ احرام اپنے گھر سے باندھنا بہتر ہے لیکن چونکہ بعض اوقات جہاز یا سیٹ یقینی نہیں ہوتی اس لئے روانگی یقینی ہونے کے بعد احرام باندھنا چاہئے تاکہ سیٹ وغیرہ کینسل ہونے کی صورت میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔(۲)

☆ اگر سیدھے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہے تو بورڈنگ اور امیگریشن ہونے

---

(۱) وکونه أبيض أفضل من غيره كالتكفين . ( البحر الرائق : ( ۳۲۱/۲ ) كتاب الحج ، باب الإحرام، ط: سعيد )

🗁 الدر مع الرد : ( ۴۸۱/۲ ) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

🗁 المغنى : ( ۲۷۳/۳ ) كتاب الحجّ ، باب ذكر الإحرام ، ط: سعودية .

🗁 إرشاد السارى إلى مناسک الملاعلى قارى : ( ص: ۱۳۸ ، ۱۳۹ ) باب الإحرام ، فصل فى التجرّد ، ط: امداديه مكه مكرّمه .

🗁 البحر العميق فى مناسک المعتمر والحاجّ إلى بيت الله العتيق : (۶۳۵/۲ ) الباب السابع فى الإحرام ، الأوّل فى المقدّمات ، ط: المكتبة المكيّة ، مؤسسة الريّان .

(۲) ( لا ) يحرم ( التقديم ) لإحرام ( عليها ) بل هو الأفضل إن فى الأشهر الحجّ وأمن على نفسه ( وفى الرّد ) قال فى فتح القدير : وإنّما كان التقديم على المواقيت أفضل ؛ لأنّه أكثر تعظيما وأوفر مشقةً والأجر على قدر المشقة ولذا كانوا يستحبون الإحرام بهما من الأماكن القاصية . (الدر مع الرد : ( ۴۷۷/۲ ، ۴۷۸ ) كتاب الحجّ ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد )

🗁 فتح القدير : ( ۴۳۳/۲ ) كتاب الحجّ ، فصل فى المواقيت ، ط: عثمانيه پشاور .

🗁 تبيين الحقائق : ( ۲۴۷/۲ ) كتاب الحجّ ، ط: سعيد .

کے بعد جہاز میں سوار ہونے سے پہلے ائیر پوٹ پر احرام باندھیں اور تلبیہ پڑھنا شروع کردیں۔

☆اگر جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام نہیں باندھا ہے تو جدہ پہنچنے سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ضرور احرام باندھ لیں، ورنہ میقات سے احرام کے بغیر آگے بڑھنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا، اور اگر واپس میقات آ کر احرام باندھے گا تو دم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

☆اگر پہلے مدینہ منورہ جانے کی ترتیب رشیڈول ہو تو یہاں سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مدینہ منورہ میقات سے باہر ہے، جب مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ جانا ہو تو، بیر علی،، سے احرام باندھ کر روانہ ہوجائے۔(۲)

## احرام کھولنے سے پہلے صابن یا شیمپو لگا کر غسل کیا

''شیمپو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۶/۳)

## احرام کھولنے کا طریقہ

احرام کھولنے کے لئے استرے سے سر کے بال صاف کرادینا افضل ہے، اور

---

(۱) (وحرم تأخير الإحرام عنها) كلّها (لمن) أى الآفاقى (قصد دخول مكة) يعنى الحرم (ولو لحاجة) غير الحجّ. (وفى الرّد) (قوله: وحرم الخ) فعليه العود إلى ميقات منها، وإن لم يكن ميقاته ليحرم منه وإلاّ فعليه دم. (الدر مع الرد: (۴۷۷/۲) كتاب الحج، مطلب فى المواقيت، ط: سعيد)

▭ تبيين الحقائق : (۳۹۵/۲) كتاب الحجّ، باب مجاوزة الميقات بغير إحرام، ط: سعيد.

▭ فتح القدير : (۹۹/۳) كتاب الحجّ، باب مجاوزة الوقت بغير إحرام، ط: عثمانيه پشاور.

(۲) (والمواقيت) أى المواضع الّتى لايجاوزها مريد مكة إلاّ محرما خمسةٌ (ذو الحليفة) بضمّ ففتح مكان على ستة أميال من المدينة وعشر مراحل من مكة تسميها العوام أبيار على رضى الله عنه يزعمون أنه قاتل الجن فى بعضها وهو كذب. (الدر مع الرد: (۴۷۴/۲) كتاب الحجّ، مطلب فى المواقيت، ط: سعيد)

▭ تبيين الحقائق : (۲۴۵/۲) كتاب الحجّ، ط: سعيد.

▭ البناية فى شرح الهداية : (۲۱/۵) كتاب الحجّ، ط: امداديه.

سر کے تمام بال انگلی کے ایک پور کے برابر کٹوا کر احرام سے نکلنا بھی جائز ہے، اور اگر سر کے بال چھوٹے ہیں اور ایک پور سے کم ہیں تو استرے سے صاف کرانا ضروری ہے، اس کے بغیر احرام نہیں کھلتا۔(۱)

## احرام کی چادر

☆ حج اور عمرہ کرنے کے بعد احرام کی چادر خود بھی استعمال کر سکتے ہیں، اگر کسی کو دینا چاہیں تو دے بھی سکتے ہیں، اور اگر فروخت کرنا چاہیں تو فروخت بھی کر سکتے ہیں۔(۲)

☆ حج اور عمرہ کے دوران جو کپڑا احرام میں استعمال کرتے ہیں اس کو گھر میں استعمال کر سکتے ہیں یعنی تولیہ کو تولیہ کی جگہ اور لٹھے کو شلوار اور قمیص بنا کر پہن سکتے ہیں، اور اگر عام کام میں استعمال کرنا چاہیں تو بھی کر سکتے ہیں، حج یا عمرہ کرنے کی وجہ سے ان کپڑوں کی کوئی الگ حیثیت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) (ثم قصر) بأن يأخذ من كلّ شعرة قدر الأنملة وجوبًا و تقصير الكل مندوب والربع واجب ويجب إجراء الموسٰى على الأقرع وذى قروح إن أمكن وإلاّ سقط (وفى الردّ) قوله ثمّ قصر) أى أو حلق كما دلّ عليه قوله و حلقه أفضل...... (قوله: بأن يأخذ الخ) قال فى البحر: والمراد بالتقصير أن يأخذ الرجل والمرأة من رؤوس شعر ربع الرأس مقدار الأنملة كذا ذكره الزيلعي...... وفى الشرنبلالية يظهر لى أن المراد بكل شعرة أى من شعر الربع على وجه اللزوم ومن الكلّ عل سبيل الأولوية فلا مخالفة فى الإجزاء لأنّ الربع كالكلّ كما فى الحلق اهـ. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۱۶) كتاب الحجّ، فصل فى الإحرام، ط: سعيد)

▭ تبيين الحقائق : ( ۲/ ۳۰۷ ) كتاب الحجّ ، باب باب الإحرام ، ط: سعيد.

▭ فتح القدير : ( ۲/ ۵۰۰ ) كتاب الحجّ ، باب الإحرام ، ط: عثمانيه پشاور.

(۲) المادة: ۱۱۹۲ : كل يتصرّف فى ملكه كيف شاء. (شرح المجلّه لخالد الأتاسى: (۴/ ۱۳۲) الباب الثالث فى بيان المسائل المتعلقة بالحيطان والجيران، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

(۳) كل يتصرّف فى ملكه كيف شاء. (شرح المجلّه لخالد الأتاسى: (۴/ ۱۳۲) المادة: ۱۱۹۲، الكتاب العاشر فى أنواع الشركة...... الباب الثالث: فى بيان المسائل المتعلقة بالحيطان والجيران، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

▭ شامى : ( ۴/ ۵۰۲ ) أوّل كتاب البيوع ، مطلب فى تعريف المال والملك ، ط: سعيد .

## احرام کی چادر بدلنا

احرام کے دوران اول سے آخر تک ایک ہی چادر اور ایک ہی تہبند بدن پر رکھنا ضروری نہیں بلکہ چادر اور تہبند کو جب بھی چاہیں جتنی دفعہ بھی چاہیں بدلنا جائز ہے بعض لوگ احرام کی چادر کو میلا ہونے کے باوجود بدلتے نہیں اور شروع سے آخر تک احرام کی ایک ہی چادر میں رہنے کو لازم سمجھتے ہیں یہ بات صحیح نہیں۔(۱)

## احرام کی چادر کو زمزم میں تر کرنا

احرام کی چادر کو زم زم میں تر کرنے کے بعد بوسیدہ ہونے سے پہلے پہلے استعمال کر لینا چاہئے ورنہ بوسیدہ ہونے کے بعد کسی کام کے قابل نہیں رہے گی۔ ایسی چادر کو فروخت کرنا اور گفٹ کرنا اور کسی کو کفن کے لئے دینا سب جائز ہے۔(۲)

---

(۱) ویجوز الإحرام فی ثوبٍ واحدٍ...... أو أکثر من ثوبین بأن یجعل واحد فوق واحد أو یبدّل أحدھما بالآخر...... (إرشاد الساری: (ص: ۱۳۹) باب الإحرام، فصل: فی التجرّد عن الملبوس المحرم، ط: الامدادیة مکة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۷۱) باب الإحرام، فصل فیما ینبغی لمرید الإحرام، ط: ادارة القرآن.

منحة الخالق علی البحر الرائق: (۳۲۱/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

احرام میں یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی چادر اور ایک ہی لنگی اول سے آخر تک بدن پر رہے بلکہ چادر اور لنگی کو بدلتے رہنا جائز ہے۔(امداد الأحکام: ۱۷۶/۲، ۱۷۷) کتاب الحج، فصل فی الإحرام وما ھو محذور فیہ، عنوان: احرام میں ازار بدلنا جائز ہے، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۲) ویجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم، ولایکره عند الثلاثة خلافاً لأحمد، علی وجه التبرّک، أی لابأس بما ذکر إلاّ أنه ینبغی أن یستعمله علی قصد التبرّک بالمسح أو الغسل أو التجدید فی الوضوء، ولایستعمل إلا علی شیئ طاھرٍ. (إرشاد الساری: (ص: ۶۹۹) باب المتفرقات، فصل: فی أحکام ماء زمزم، ط: الامدادیة مکة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۱۴۰) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فیما ینبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أیام مقامه بمکة، مطلب: فی شرب ماء زمزم، ط: ادارة القرآن.

شامی: (۶۲۵/۲) کتاب الحج، مطلب: فی کراھیة الاستنجاء بماء زمزم، ط: سعید.

# احرام کی چادر لنگی کی طرح سینا

اگراحرام کے دوران بن سلے کپڑے پہننے کی صورت میں ناف سے لیکر گھٹنے تک ستر کا حصہ کھلنے کا اندیشہ ہو خاص طور پر سونے کی حالت میں، تو احرام کی چادر کو لنگی کی طرح سی لینے کی گنجائش ہوگی، البتہ بلاضرورت سینا مکروہ ہے، اس لئے ضرورت نہ ہونے کی صورت میں اس سے احتیاط کریں۔(۱)

# احرام کی چادریں کیسی ہوں؟

احرام کی ایک چادر اوڑھنے کے لئے تقریباً ڈھائی میٹر، اور ایک چادر تہبند باندھنے کے لئے تقریباً سوا دو میٹر سفید رنگ کا ہونا بہتر ہے۔(۲)

تیز گرمی اور تیز سردی کے ایام میں دو بڑے تولیے کا احرام بہتر ہے، جو چادر اور تہبند کا کام دے سکیں، اور اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے تو ایک سے زائد احرام بھی ساتھ رکھ لیں تا کہ اگر میلا ہو جائے تو دوسرا استعمال کر سکیں۔

---

(۱) وكذا يكره له إذا اتزر أن يعقد على إزاره بأن يعصّب جسده إلاّ لعلّة ويكره أن يفعل ذٰلک من غير علّة ولا شيئ عليه ويكره بحبل و نحوه. (التاتارخانية: (۴۹۲/۲)، کتاب المناسک، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم ومالايحرم، نوع منه فی لبس المخيط، ط: ادارة القرآن)

الهندية: (۲۴۲/۱) کتاب المناسک، الباب الثامن، فی الجنايات، الفصل الثانی: فی اللبس، ط: رشيديه.

فتح القدير: (۴۴۳/۲) کتاب الحجّ، باب الجنايات، ط: رشيديه.

(۲) وكونه أبيض أفضل من غيره كالتكفين. (البحر الرائق: (۳۲۱/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۴۸۱/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعيد.

المغنى لابن قدامة: (۲۷۳/۳) کتاب الحجّ، باب ذكر الإحرام، ط: سعودية.

إرشاد الساری إلى مناسک الملاعلی قاری: (ص: ۱۳۸، ۱۳۹) باب الإحرام، فصل فی التجرّد، ط: امداديه مكه مكرّمه.

البحر العميق فی مناسک المعتمر والحاجّ إلى بيت الله العتيق: (۶۳۵/۲) الباب السابع فی الإحرام، الأوّل فی المقدّمات، ط: المكتبة المكيّة، مؤسسة الريّان.

☆احرام کی چادریں اتنی لمبی ہونی چاہئیں کہ داہنے کندھے سے نکال کر بائیں کندھے پر سہولت سے آجائیں تاکہ جسم بھی چھپ جائے اور طواف کے دوران اضطباع کرتے ہوئے کوئی پریشانی بھی نہ ہو، اور تہبند اتنا لمبا ہو کہ ناف سے لے کر گھٹنے تک اچھی طرح چھپ جائے۔(۱)

## احرام کی حالت میں آٹھ چیزیں کرنا منع ہے

احرام کی حالت میں آٹھ چیزیں کرنا منع ہے اور وہ یہ ہیں:

①...... خوشبو استعمال کرنا۔ ②...... مرد کے لئے سلا ہوا کپڑا پہننا۔ ③......مرد کا سر اور چہرہ اور عورت کا چہرہ ڈھانکنا۔ ④...... بال دور کرنا یا بدن سے جوں مارنا یا جدا کرنا۔ ⑤......ناخن کاٹنا۔ ⑥...... جماع کرنا۔ ⑦......واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرنا۔ ⑧......خشکی کے جانور کو شکار کرنا۔(۲)

---

(۱) وله ستر منكبيه إلاّ أنّه يكشف أحدهما وقت الاضطباع على ما سنبينه إن شاء الله تعالىٰ، و قال الكرماني: ويكون مضطبعا في إحرامه والاضطباع: أن يتوشّح بردائه و يخرجه من تحت ابطه الأيمن ويلقيه على منكبه الأيسر ويغطيه ويبدى منكبه الأيمن، قال: وهو سنة لما روى أنّ النّبى صلى الله عليه وسلم ليس فى إحرامه إزار أو رداءً على هٰذا الوجه واضطبع هو وأصحابه...... (البحر العميق فى مناسك المعتمر والحاجّ إلى بيت الله العتيق: (۲۳٦/۲) الباب السابع فى الإحرام، الفصل الأوّل فى المقدّمات، ط: المكتبة المكيّة، مؤسسة الريّان)

☐ الفتاوىٰ الهندية: (۲۲۲/۱) كتاب المناسك، الباب الثالث فى الإحرام، وأمّا شرطه، ط: ماجديه.

(۲) ولا يشير إلى صيد ولايدلّ عليه ولاتغطّ رأسك ولاوجهك ولاتلبس قباءً ولاسراويل ولاقلنسوةً ولاتلبس ثوبًا مصبوغًا بالعصفر ولا بالزعفران ولابالورس ولاتمسّ طيبًا بعد إحرامك ولاتدهن وإذا حككت رأسك فارفق بحكّه حتّٰى لايتناثر الشعر فإنا إزالة ماينمو من البدن حرام على المحرم ولاتغسل رأسك ولحيتك بالخطمى ولاتقصّ أظفارك. (المبسوط: (۱۰/۴) كتاب المناسك، ط: غفاريه كوئٹه)

☐ الفتاوىٰ الهندية: (۲۲۴/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيدى.

☐ الدر مع الرد: (۴۸٦/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد.

☐ المغنى لابن قدامة: (۲۹۸/۳، ۳۲۴) كتاب المناسك، باب مايتوقى المحرم وأما أبيح له، ط: سعودية.=

# احرام کی حالت میں ایک دوسرے کے بال کاٹنا

☆اگر حاجی نے ذی الحجہ کی دس تاریخ کو رمی کے بعد قربانی کر لی ہے تو احرام کھولنے کی نیت سے خود بھی اپنے سر کے بال اتار سکتا ہے اور کسی دوسرے محرم کے بال بھی اتار سکتا ہے اس سے دم لازم نہیں ہوگا، اور اگر نائی سے بال کٹوانا چاہے تو یہ بھی کر سکتا ہے۔(۱)

---

= الرفث والفسوق والجدال، والجماع، ودواعيه كالقبلة واللمس والمفاخذة والمعانقة شهوة، وإزالة الشعر حلقًا ونتفًا وتنوّرًا وإحراقًا مباشرة أو تمكينًا، وحلق الرأس وتقصيره والشارب والإبط والعانة والرقبة وموضع المحاجم وقص اللحية، وحلق رأسه أو رأس غيره ولو حلالاً، وقلم الأظافير ولبس المخيط والقميص والعمامة والقلنسوة والبرقع والبرنس وزرّ الطيلسان والقباء ونحوه، ولبس الخفين والجوربين وكل مايوارى الكعب الّذى عند معقد شراك النعل، ولبس ثوب مصبوغ بطيب إلا أن يكون غسيلاً لاينفض، وتغطية الرأس (أى كله أو بعضه لكنه فى حق الرجل) والوجه، والتطييب والتدهين، وأكل الطيب و شده بطرف ثوبه، وقتل صيد البر وأخذه و دوام إمساكه فى يده والإشارة إليه والدلالة والإعانة عليه ...... وقتل القملة ورميها ...... وقطع شجر الحرم، وقلعه ورعيه إلاّ الإذخر. (لباب مع إرشاد السارى: (ص: ۱۶۴ ـ ۱۶۸) باب الإحرام، فصل: فى محرمات الإحرام، ط: امداديه مكة المكرّمة)

وفيه أيضًا: وهى (أى محرمات الإحرام) كثيرة وسيأتى بعضها أى فى المحظورات مفصلاً (أنظر مامرّ آنفًا) ومنهاتأخير الإحرام عن الميقات فإن الإحرام منه واجب فقوله: " وترك الواجبات " تعميم بعد تخصيص....... (إرشاد السارى: (ص: ۱۲۹) باب الإحرام، فصل فى محرماته، ط: امداديه مكة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۸۵ ـ ۹۰) باب الإحرام، فصل فى محرماته، ط: ادارة القرآن.

الهندية: (۱/۲۲۴) كتاب المناسك، الباب الرابع: فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيديه.

(۱) وفى المنافع: فى اليوم النحر يقدّما لرمى ثم الذبح ثم الحلق. (الفتاوٰى التاتارخانية: (۲/۴۶۵) كتاب المناسك، تعليم أعمال الحج، ط: ادارة القرآن)

ثمّ يرجع إلى منى فإن كان معه نسك ذبحه وإن لم يكن فلايضرّه لأنّه مفرد بالحجّ ولو كان قارنًا أو متمتّعًا فلابدّ له من الذبح ثمّ يحلق أو يقصر والحلق أفضل. (الفتاوٰى الهندية: (۱/۲۳۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

الدر المختار: (۲/۵۱۵) كتاب الحجّ، فصل فى الإحرام، ط: سعيد. =

☆ اگر دونوں حاجی قربانی سے فارغ ہو چکے ہیں یا حلق سے پہلے کے تمام کاموں سے فارغ ہو چکے ہیں اور اب صرف ترتیب کے مطابق دونوں کے بال کاٹنا ہی باقی ہیں تو ایک محرم کے لئے دوسرے محرم کے بال کاٹنا جائز ہے۔(۱)

☆ حاجی متمتع ہو یا قارن یا مفرد، جب وہ حلق سے پہلے کے تمام ارکان ادا کر چکا ہے اور سر منڈا کر یا کاٹ کر حلال ہونے کا وقت آ گیا ہے، اسی طرح دوسرا محرم بھی تمام ارکان ادا کر چکا ہے، تو اب وہ اپنے بال خود کاٹ سکتا ہے، اور دوسرے کے بال بھی کاٹ سکتا ہے اور اپنے بال کاٹنے سے پہلے بھی دوسرے محرم کے بال کے بھی کاٹ سکتا ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ ''صلح حدیبیہ'' کی صلح مکمل ہونے کے بعد آپ ﷺ نے قربانی کی اور حلق کیا، تو آپ ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی قربانی کی اور ایک دوسرے کا حلق کیا حالانکہ وہ سب احرام میں تھے'' اس سے معلوم ہوا کہ قربانی کے بعد محرم ایک دوسرے کا حلق کر سکتا ہے۔(۲)

---

= ▭ ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلالٍ أو محرم جاز له الحلق ، لم يلزمهما شيئ. ( غنية الناسک: (ص: ۱۷۴) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: ادارة القرآن)

▭ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، المعروف بمناسک الملا علی قاری مع إرشاد الساری: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ط: المکتبه الامدادیة مکة المکرّمة.

(۱) ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلالٍ أو محرم جاز له الحلق ، لم يلزمهما شيئ . ( غنية الناسک : (ص: ۱۷۴ ) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: ادارة القرآن )

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منی ، فصل فی الحلق والتقصیر ، ط: المکتبه الامدادیة مکة المکرّمة.

(۲) ...... أنّ النّبی ﷺ لما فرغ من قضية الكتاب، قال لأصحابه: قوموا فانحروا ثمّ احلقوا" قال: واللّٰه ما قام منهم رجل حتی قال ذٰلک ثلاث مرّات، فلمّا لم يقم منهم أحد، دخل علی أم سلمة فذكر لها ما لقی من النّاس، فقالت أم سلمة: يانبیّ اللّٰه ! أتحبّ ذٰلک؟ أخرج ثمّ لاتكلّم أحداً منهم كلمةً حتٰی تنحر بدنک، وتدعو حالقک، فيحلقک، فخرج فلم يكلّم أحداً منهم حتی فعل ذٰلک، نحر بدنه، ودعا حالقه فحلقه، فلما رؤوا ذٰلک قاموا فنحروا، وجعل بعضهم يحلق بعضًا، حتی كاد بعضهم يقتل بعضًا غمًا، الحديث، أخرجه البخاری مطولاً. (إعلاء السنن: (۱۰ / ۴۲۷) کتاب الحج، أبوب الإحصار، باب هل يجب علی المحصر الحلق إذا حل فی مكانه ولم يصل إلی البيت، ط: ادارة القرآن) =

☆عمرہ میں طواف اور صفا مروہ کی سعی سے فارغ ہونے کے بعد احرام سے نکلنے کے لئے اپنے بال خود بھی کاٹ سکتا ہے، اور اپنے بال کاٹنے سے پہلے دوسرے فارغ ہونے والے محرم کے بال بھی کاٹ سکتا ہے، اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

## احرام کی حالت میں بیوی کو شہوت سے ہاتھ لگالیا

''شہوت کے ساتھ بیوی کو ہاتھ لگالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۳۳)

## احرام کی حالت میں حیض آجائے

اگر عورت کو عمرہ کے احرام کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو عورت پاکی کا انتظار کرے گی پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف اور سعی کرے گی، اور ایک پور بال کٹوا کر عمرہ پورا کرے گی اور اگر عمرہ کے بعد یا آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنے کے بعد حیض یا نفاس آجائے تو حج کے تمام اعمال ادا کرے گی، وقوف عرفہ، مزدلفہ، کنکریاں مارنا، تلبیہ اور ذکر الٰہی سب کچھ کرے گی، البتہ طواف زیارت اور صفا مروہ کی سعی پاک ہونے کے بعد کرے گی طواف اس لئے نہیں کرے گی کیوں کہ طواف کے لئے پاکی شرط ہے اور صفا مروہ کی سعی اس لئے نہیں کرے گی کیونکہ سعی طواف کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔(۲)

---

= صحیح البخاری: (۱/ ۳۸۰) کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب، ط: قدیمی.

(۱) ولو حلق رأسه أو رأس غیره من حلالٍ أو محرم جاز له الحلق ، لم یلزمهما شیئ . ( غنیة الناسک : (ص: ۱۷۴ ) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: ادارة القرآن )

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴ ) باب مناسک منی ، فصل فی الحلق والتقصیر ، ط: المکتبه الامدادیة مکة المکرّمة .

(۲) وحیضها لایمنع نسکا إلا الطواف ، فهو حرام من وجهین : دخولها المسجد ، وترک واجب الطهارة ، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت، وأحرمت ، وشهدت جمیع المناسک الا الطواف والسعی ؛ لأنّه لایصح بدون الطواف. (غنیة الناسک: (ص: ۹۵) باب الإحرام، =

اور اگر حج کے طواف اور سعی کے بعد رخصت کے وقت حیض یا نفاس آجائے تو طواف وداع ساقط ہوجائے گا کیونکہ حائضہ اور نفاس والی عورت پر طواف وداع نہیں ہے اور دم اور کفارہ بھی نہیں ہے۔(۱)

## احرام کی حالت میں شیمپو یا صابن استعمال کیا

''شیمپو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/۳۶)

## احرام کی حالت میں غسل کرنا

''غسل کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲۴۸)

## احرام کی حالت میں غلطی

''غلطی'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲۵۱)

## احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا

☆ اگر ایک محرم نے دوسرے محرم کا چوتھائی سر یا سارا سر مونڈ دیا تو مونڈنے والے پر صدقہ کرنا اور منڈانے والے پر دم دینا واجب ہے۔(۲)

---

= فصل فی إحرام المرأة ، ط: ادارة القرآن)

🗁 الدر مع الرد : ( ۵۲۸/۲ ) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید .

🗁 فتح القدیر : ( ۳۳۷/۲ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : رشیدیه .

(۱) ولایلزمها دم لترک الصدر أی طواف الوداع ، وتأخیر طواف الزیارة عن وقته أی لتأخیر الإفاضة عن أیّام النحر ؛ لعذر الحیض والنّفاس . (إرشاد الساری: ( ص: ۱۶۲ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: الامدادیة مکة المکرّمة )

🗁 غنیة الناسک : ( ص: ۹۵ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: ادارة القرآن .

🗁 البحر العمیق : (۱۱۲۵/۲ ) الباب العاشر فی دخول مکة والطواف والسعی ، ط: المکتبة المکیة ، مؤسسة الریان.

(۲) (إذا حلق محرم رأس محرم) أی غیر نفسهٖ (أو حلال، فعلیه صدقة سواء حلق بأمرهٖ أو بغیرهٖ أی بغیر أمر المحلوق طائعًا أو مکرهًا). (اللباب و شرح اللباب (مع إرشاد الساری): (ص:۲۶۴) =

☆ اور اگر محرم نے کسی غیر محرم حلال آدمی کا سر مونڈ دیا تو محرم پر صدقہ کرنا لازم ہوگا اور غیر محرم حلال آدمی پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ اگر غیر محرم حلال آدمی نے تمتع اور قران کرنے والے آدمی کی جانب سے دم شکر کا جانور ذبح ہونے سے پہلے سر مونڈ دیا تو محرم پر دم دینا اور غیر محرم حلال آدمی پر صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆ حج افراد کرنے والے پر دم شکر کا جانور ذبح کرنا واجب نہیں ہے اس لئے شیطان کو رمی کرنے کے بعد سر مونڈنے سے کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۳)

☆ اگر حاجی منیٰ کے سارے کام سے فارغ ہوگیا، اور شیطان کو رمی کرنے کے بعد شکر کا جانور بھی ذبح کرلیا اور اب حلق کا کام باقی ہے تو حاجی حضرات ایک دوسرے کا سر حلق کرکے احرام سے نکل سکتے ہیں، ایسی صورت میں سر مونڈنے والے

---

= فصل فی حلق المحرم رأس غیرہ، وحلق الحلال رأسه، ط: حقانیة، و: (ص: ۴۶۶) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثالث فی الحلق وإزالة الشعر و قلم الأظفار، ط: الإمدادیة مكّة المكرّمة)

▭ (ولو حلق المفرد أو غیرہ) أی من القارن والمتمتّع (قبل الرمی أو القارن أو المتمتّع) أی أو حلقا (قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمی فعلیه دم). (اللباب و شرح اللباب: (ص: ۳۹۶) فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج الخ، ط: حقانیة)، و: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج، ط: الإمدادیة مكّة المكرّمة.

▭ وفیه أیضًا: (وإذا حلق) أی المحرم (رأسه) أی رأس نفسه (أو رأس غیرہ) أو ولو كان محرما (عند جواز التحلل) أی الخروج من الإحرام بأداء أفعال النسک (لم یلزمه شیئ) الأولیٰ لم یلزمهما شیئ. (فصل فی الحلق والتقصیر: (ص: ۲۵۳) ط: حقانیة) و: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منیٰ، فصل فی الحلق والتقصیر، ط: الامدادیة مكّة المكرّمة)

▭ غنیة النّاسک: (ص: ۲۵۸) باب الجنایات، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر، و (ص: ۲۸۹، ۲۹۰) باب الجنایات، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب العاشر: فی ترک الترتیب بین الرمی والذبح، و: (ص: ۱۷۴) باب مناسک منیٰ یوم النحر، فصل: فی الحلق، ط: ادارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۵۵۵/۲، ۵۵۶) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

(۱،۲،۳) انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۱. علی الصفحة السابقة: ۱۱۹. (ولایلزمها دم لترک الصدر)

اور منڈ وانے والے پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا، کیونکہ اب سر مونڈنا یا منڈ وانا ان کے لئے جائز ہے۔(۱)

## احرام کی حالت میں کنگھی کرنا

"کنگھی کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/۳۲۷)

## احرام کی حالت میں مرگیا

جو شخص احرام کی حالت میں مر جائے اس کی تجہیز وتکفین غیر مُحرم کی طرح کی جائے گی، یعنی عام مرنے والے دوسرے غیر مُحرموں کی طرح اس کا سر ڈھانکا جائے گا، کافور اور خوشبو وغیرہ لگائی جائے گی کیونکہ مرنے کے بعد اس سے احرام کی پابندیاں ختم ہوگئی ہیں۔(۲)

## احرام کی حکمت

حج اور عمرہ کیلئے احرام نماز کی تکبیر تحریمہ کے مانند ہے، جس طرح نمازی خالص نیت کے ساتھ "الله اکبر" کہہ کر نماز شروع کرتا ہے، اور بہت ساری چیزیں اس پر نماز کی حالت میں ناجائز ہو جاتی ہیں، اسی طرح حج اور عمرہ کے لئے احرام اور تلبیہ ہے، احرام کے بعد بھی اس پر بہت ساری چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

بندہ احرام سے حج وعمرہ کے ارادہ کی پختگی، اور اخلاص وعظمت کا اظہار کرتا

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱. على الصفحة السابقة: ۱۱۹. (ولايلزمها دم لترك الصدر)

(۲) إذا مات محرمًا حيث يغطى رأسه و وجهه لبطلان إحرامه بموته لقوله عليه السلام: "إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلا من ثلاث"، والإحرام عمل فهو منقطع. (شامی: (۲/۴۸۸) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد)

فتح القدير: (۲/۳۴۶، ۳۴۷) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيديه.

غنية الناسك: (ص: ۸۸، ۸۹) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء، ط: ادارة القرآن.

ہے اور اپنی عبودیت اور عاجزی کی صورت اختیار کرتا ہے، دل وزبان سے اقرار کرتا ہے، تمام لذات وآرائش وزیبائش کو چھوڑ کر مردصرف دو کپڑے پہن لیتا ہے اور اپنے آپ کو میت اور مُردوں جیسا بنالیتا ہے۔(۱)

نیز احرام کے خاص لباس میں یہ بھی حکمت ہے کہ امیر وغریب، شاہ وگدا اللہ کے دربار میں ایک لباس میں حاضر ہوتے ہیں، کسی کو فخر کا موقع نہیں ملتا۔(۲)

شریعت نے احرام کے مخصوص لباس کو پسند کیا، سادگی، صفائی اور سہولت میں یہ بے نظیر ہے، اور طبی حیثیت سے بھی مفید ہے۔(۳)

## احرام کی میقات

☆ جو لوگ میقات اور حرم کی حدود کے درمیان رہتے ہیں ان کے لئے ''حل'' میقات ہے، یہ لوگ حج اور عمرہ دونوں کا احرام حرم کی حدود میں داخل ہونے

---

(۱) اعلم أن الإحرام فی الحجّ والعمرة بمنزلة التکبیر فی الصلاة، فیه تصویر الإخلاص والتعظیم، وضبط عزیمة الحج بفعل ظاهر، و فیه جعل النفس متذللة خاشعة للّٰه بتبرک الملاذ والعادات المألوفة وأنواع التجمل، وفیه تحقیق معاناة التعب والتشعث والتغبر للّٰه. (حجة اللّٰه البالغة: (۲/ ۱۰۲) صفة المناسک، ط: قدیمی)

(۲) أن الشارع الحکیم أمرنا بعدم لبس المخیط وعدم تغطیة الرأس عند الإحرام لیکون الإنسان فی أعلا درجات الخضوع والتذلل للّٰه تعالیٰ...... وأیضًا فی عدم لبس المخیط إشارة علی أنّه أشبه بالطفل المولود الملفوف فی شیئ غیر مخیط أی أنّه لایملک لنفسه شیئًا من حطام الدّنیا إذ الملک للّٰه وحده الواحد القهّار...... وهناک حکمة أخریٰ، وهی أنّ الحاج بهٰذه الحالة یتذکر أهل المعشر، وهم واقفون بغیر لباس علی بدنهم، والذکریٰ ینفع المؤمنین. (حکمة التشریع وفلسفته: (۱/ ۲۸۷، ۲۸۸) الحکمة فی عدم لبس المخیط، ط: انصاری کتب خانه کابل)

(۳) أن الشارع الحکیم أمرنا بعدم لبس المخیط وعدم تغطیة الرأس عند الإحرام لیکون الإنسان فی أعلا درجات الخضوع والتذلل للّٰه تعالیٰ ...... وأیضًا فی عدم لبس المخیط إشارة علی أنّه أشبه بالطفل المولود الملفوف فی شیئ غیر مخیط أی أنّه لایملک لنفسه شیئًا من حطام الدّنیا إذ الملک للّٰه وحده الواحد القهّار ...... وهناک حکمة أخریٰ، وهی أنّ الحاج بهٰذه الحالة یتذکر أهل المحشر، وهم واقفون بغیر لباس علی بدنهم، والذکریٰ ینفع المؤمنین. (حکمة التشریع وفلسفته: (۱/ ۲۸۷، ۲۸۸) الحکمة فی عدم لبس المخیط، ط: انصاری کتب خانه کابل)

سے پہلے باندھ لیں۔(۱)

☆ جو لوگ مکہ مکرمہ میں یا حرم کی حدود کے اندر رہتے ہیں وہ حج کا احرام حرم کی حدود کے اندر سے باندھیں، اور عمرہ کا احرام حرم کی حدود سے باہر نکل کر ''حل'' سے باندھیں، اس لئے مکہ والے حج کا احرام مکہ سے باندھتے ہیں اور عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے ''مسجد عائشہؓ'' یا جعرانہ جاتے ہیں۔(۲)

میقات سے باہر رہنے والے حج اور عمرہ دونوں کا احرام میقات سے پہلے باندھ لیں۔(۳)

---

(۱) وأمّا الصنف الثّانی، فمیقاتهم للحج والعمرة دویرة أهلهم، أو حیث شاء وا من الحل الّذی بین دویرة أهلهم، وبین الحرم. (بدائع الصنائع: (۱۶۶/۲) کتاب الحج، فصل فی بیان مکان الإحرام، ط: سعید)

▭ التاتارخانیة : (۴۷۴/۲) کتاب المناسک ، الفصل الرابع فی بیان مواقیت الإحرام وما یلزم لمجاوزتها بغیر إحرام ، ط: ادارة القرآن .

▭ السراجیة : (ص: ۳۴) کتاب الحج ، باب من جاوز المیقات ، ط: سعید .

(۲) وأمّا الصنف الثالث : فمیقاتهم للحج الحرم ، وللعمرة الحل ، فیحرم المکی من دویرة أهله للحج ، أو حیث شاء من الحرم ، ویحرم للعمرة من الحل وهو التنعیم أو غیره . (بدائع الصنائع : (۱۶۷/۲) کتاب الحج ، فصل فی مکان الإحرام ، ط: سعید)

▭ التاتارخانیة : (۴۷۴/۲) کتاب المناسک ، الفصل الرابع فی بیان مواقیت الإحرام وما یلزم لمجاوزتها بغیر إحرام ، ط: ادارة القرآن .

▭ وأمّا میقات أهل الحرم ...... فالحرم للحج ، فیحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل ، وجاز تأخیره إلی آخر الحرم ، (طوالع) ، والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التنعیم من معتمر عائشة رضی اللّٰه عنها . (غنیة الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸) باب المواقیت ، فصل وأمّا میقات أهل الحرم ، ط: ادارة القرآن)

(۳) وأمّا الصنف الأوّل: فمیقاتهم ما وقت لهم رسول اللّٰه ﷺ، لایجوز لأحد أن یجاوز میقاته إذا أراد الحج والعمرة إلا محرما. (بدائع الصنائع: (۱۶۴/۲) کتاب الحج، فصل فی بیان مکان الإحرام، ط: سعید)

▭ التاتارخانیة : (۴۷۴/۲) کتاب المناسک ، الفصل الرابع فی بیان مواقیت الإحرام وما یلزم لمجاوزتها بغیر إحرام ، ط: ادارة القرآن .

▭ غنیة الناسک: (ص: ۵۰، ۵۱) باب المواقیت، فصل وأمّا میقات أهل الآفاق، ط: ادارة القرآن.

# احرام کی نیت

☆ حج اور عمرہ کی نیت صرف دل میں کرنے سے احرام درست نہیں ہوتا بلکہ نیت کے ساتھ تلبیہ اور کوئی ذکر جو اس کے قائم مقام ہو کرنا ضروری ہے، اسی طرح نیت کے بغیر صرف تلبیہ پڑھنے سے بھی احرام درست نہیں ہوتا، خلاصہ یہ ہے کہ احرام صحیح ہونے کے لئے نیت اور تلبیہ دونوں کا ہونا ضروری ہے۔(۱)

☆ احرام دو باتوں سے بندھتا ہے ایک نیت کرنا دوسرے اس کے ساتھ تلبیہ کہنا یا اس کے قائم مقام کوئی ذکر کرنا، اگر کسی نے صرف نیت کی تلبیہ نہ پڑھا یا تلبیہ پڑھا نیت نہیں کی تو احرام نہ ہوگا۔(۲)

# احرام کی نیت فرض نماز کے بعد کرنا

اگر فرض نماز کے بعد احرام کی نیت کر لی تو بھی کافی ہے لیکن مستقل دو رکعت نفل پڑھنا افضل ہے۔(۳)

---

(۱) لاخلاف فی أنّه إذا نوٰی و قرن النّیة بقول و فعل هو من خصائص الإحرام أو دلائله أنّه یصیر محرما......(بدائع الصنائع: (۲/۱۶۱) کتاب الحج، فصل فی بیان ما یصیر به محرما، ط: سعید)

▭ التاتارخانیة: (۲/۴۴۰) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: ادارة القرآن.

▭ غنیة الناسک: (ص: ۷۸) باب الإحرام، فصل فی نیة الإحرام، ط: ادارة القرآن.

▭ وفیه أنّ النّیة والتلبیة نفس الإحرام وحقیقته لاشرطه بل الإحرام شرط للنسک، والنیّة من فرائض الإحرام، إذ لاینعقد بدونها إجماعًا وإن لبّی وکذا التلبیة أو مایقومها من فرائض الإحرام عند أصحابنا؛ لأنّهم صرحوا أنّه لایدخل فی الإحرام بمجرّد النیّة، بل لا بدّ من التلبیة أو مایقوم مقامها، حتی لو نوی ولم یلبّ لایصیر محرما وکذا لو لبّی ولم ینو. (إرشاد الساری: (۱/۱۲۵) باب الإحرام، ط: الامدادیة مکة المکرّمة)

(۲) راجع الحاشیة السابقة.

(۳) ثم یسنّ أن یصلی رکعتین بعد اللبس ینوی بها سنة الإحرام...... وتجزئ المکتوبة عنها کتحیة المسجد، کذا فی عامة الکتب...... (غنیة الناسک: (ص: ۷۳) باب الإحرام، فصل فیما ینبغی لمرید الإحرام، ط: ادارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۴۰) باب الإحرام، فصل فی صفة الإحرام، ط: الامدادیه مکة المکرّمة.

▭ الهندیة: (۱/۲۲۳) کتاب المناسک، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشیدیه.

## احرام کی نیت کب کرے

موجودہ دور میں حج اور عمرہ کے احرام کی نیت کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ حج یا عمرہ کرنے والا وضو یا غسل کر کے احرام کے کپڑے پہن کر دو رکعت نفل نماز سر ڈھک کر توبہ کی نیت سے پڑھے اور توبہ استغفار کرنے کے بعد مزید دو رکعت نفل نماز پڑھنے کے بعد احرام کی نیت کے بغیر گھر سے نکلے اور بورڈنگ کارڈ اور ایمگریشن کے بعد دوبارہ نماز پڑھ کر احرام کی نیت کرے یا جہاز میں روانہ ہونے کے بعد یا میقات آنے سے پہلے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے، تاکہ احرام کی نیت کرنے سے پہلے کوئی رکاوٹ پیش آجائے تو احرام سے نکلنے کے لئے دم وغیرہ دینے کی ضرورت نہ ہو۔(۱)

## احرام کے اوپر سے مسح کرنا

عورتیں احرام کی حالت میں سر پر جو رومال یا کپڑا باندھتی ہیں اس کا احرام سے کوئی تعلق نہیں یہ رومال صرف اس لئے باندھا جاتا ہے کہ بال بکھریں اور ٹوٹیں نہیں۔

عورتوں کا وضو کے دوران اس رومال پر مسح کرنا صحیح نہیں، بلکہ رومال اتار کر سر پر مسح کرنا لازم ہے اگر رومال پر ہی مسح کیا سر پر مسح نہیں کیا تو وضو صحیح نہیں ہوگا نماز صحیح نہیں ہوگی طواف، حج اور عمرہ بھی صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ افعال وضو کے بغیر جائز نہیں،

---

(۱) یکره الإحرام قبل دخول أشهر الحج ، فإذا دخلت فما عجل من الإحرام فهو أفضل إلا إذا خاف أن لايمكنه الإتقاء من المحظورات . (غنية الناسک : (ص: ٦٨) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقيت ، ط: رشیدیه .

التاتارخانية: (۲/۴۷۴) كتاب المناسک، الفصل الرابع فی مواقيت الإحرام، ط: ادارة القرآن.

اور سر پر مسح کرنا فرض ہے مسح کے بغیر وضو نہیں ہوتا۔(۱)

## احرام کے بعد بے ہوش ہوگیا

اگر کوئی شخص حج کا احرام باندھنے کے بعد بے ہوش ہوجائے، تو اس کو عرفات اور طواف زیارت وغیرہ میں ساتھ لے جانا واجب ہے، دوسرے شخص کی نیابت کافی نہیں ہوگی، اور جب ایسے بے ہوش کو کوئی دوسرا شخص طواف کرائے تو کرانے والے کے لئے طواف کی نیت کرنا شرط ہے۔(۲)

---

(۱) الرابع مسح الرأس: والمفروض فی مسح الرأس مقدار الناصیه کذا فی الهدایة...... ولایجوز المسح علی القلنسوة والعمامة، وکذا لو مسحت المرأة علی الخمار إلا أنّه إذا کان الماء متقاطرًا بحیث یصل إلی الشعر، فحینئذٍ یجوز ذٰلک عن الشعر. (الهندیة: (۱/۵، ۶) کتاب الطهارة، الباب الأوّل فی فرائض الوضوء، ط: رشیدیه)

▭ بدائع الصنائع: (۱/۵) کتاب الطهارة، فصل: وأمّا بیان أنواعها ...... وأمّا أرکان الوضوء، الثالث: مسح الرأس، ط: سعید.

▭ الدر مع الرد: (۱/۲۷۲) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

▭ الأوّل: الطهارة عن الحدث الأکبر والأصغر...... ثمّ إذا ثبت أن الطهارة عن النجاسة الحکمیّة واجبة فلو طاف معها (مع الحدث) یصح عندنا وعند أحمد. ولم یحل له ذٰلک ویکون عاصیًا، ویجب علیه الإعادة أو الجزاء إن لم یعد، وهٰذ الحکم فی کل واجب ترکه. (إرشاد الساری: (ص: ۲۱۳، ۲۱۴) باب أنواع الأطوفة و أحکامها، فصل فی واجبات الطواف الأوّل: الطهارة عن الحدثین، ط: الامدادیة مکة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۱۲) باب ماهیة الطواف وأنواعه وأرکانه وشروائطه و أحکامه، فصل فی واجبات الطواف، ط: ادارة القرآن.

▭ وهی فیه کالرجل غیر أنّها لاتکشف رأسها وتکشف وجهها. (غنیة الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إمدادیة مکّة المکرّمة.

(۲) وإذا أغمی علیه بعد الإحرام أو نام المریض بعده تعیّن حمله اتفاقًا، ویشترط نیّتهم الطواف إذا حملوه فیه، کما یشترط نیته. (غنیة الناسک: (ص: ۸۲) باب الإحرام، فصل فی إحرام المغمٰی علیه والمعتوه والنائم المریض والمجنون، ط: ادارة القرآن)

▭ وأیضًا فیه: ولو طاف بالمغمٰی علیه محمولًا أجزأه ذٰلک عن الحامل والمحمول إذا نوی عن نفسه وعن المحمول، وإن کان بغیر أمر المغمٰی علیه. (غنیة الناسک: (ص: ۱۱۱) =

# احرام کے بعد سر کھلا رکھے

☆احرام کے بعد سر کھلا رکھے، اور جب تک احرام میں رہے نمازیں بھی ننگے سر پڑھے۔(۱)

☆احرام کی حالت میں نماز میں بھی سر ڈھانکنا منع ہے۔(۲)

☆خواتین احرام کے بعد اور نماز کے دوران اور نماز کے بعد جب تک احرام میں رہیں گی سر کو ننگا نہیں کریں گی بلکہ ہر حالت میں سر کو ڈھانکیں گی، البتہ چہرہ کھلا رکھیں اور غیر محرم کے سامنے پردہ کریں، اور پردہ بھی اس طرح کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے اور پردہ بھی ہو جائے۔(۳)

---

= بـاب مـاهية الطواف وأنواعه ،...... فصل فی أركان الطواف وشرائطه ، مطلب فی نية الطواف و فروعها، فروع : فی طواف المغمٰی عليه والنائم المريض ، ط: ادارة القرآن )

🗁 إرشـاد السـاری : ( ص: ١٥٧ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المغمٰی عليه ، ط: الامداديه مكة المكرّمة .

(١، ٢) ولبـس الـمـخيـط والقميص والسراويل والعمامة والقلنسوة . ( لباب مع إرشاد لسارى : (ص: ١٦٦ ) باب الإحرام ، فصل فی المحظورات الإحرام ، ط: الامدادية مكة المكرّمة )

🗁 غنية الناسک : (ص: ٨٥ ) باب الإحرام ، فصل فی محرّمات الإحرام ، ط: ادارة القرآن .

🗁 التـاتـارخـانية : ( ٤٩٢/٢ ) كتـاب الـمـنـاسـک ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه : فی لبس المخيط ، ط: ادارة القرآن .

(٣) هـی فيه كالرجل غير أنّها لاتكشف رأسها وتكشف وجهها ...... فلو سدلت عليه شيئًا وجافته عـنه جاز منه حيث الإحرام ؛ لعدم كونه سترًا ، وإلا فسدل الشيئ مستحب ، كما فی الفتح ، لكن فـی النّهاية والمحيط أنّه واجب ، والتوفيق أن الإستحباب عند عدم الأجانب : وأمّا عند وجودهم فـالإرخاء واجب عليها عند الإمكان ...... . ( غنية الناسک : (ص: ٩٤ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: ادارة القرآن )

🗁 التـاتارخانية : ( ٤٧١/٢ ) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، أحكام المرأة ، ط: ادارة القرآن .

🗁 الهندية: ( ٢٣٥/١ ) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

## احرام کے بغیر ڈرائیور وغیرہ کے لئے میقات سے تجاوز کرنا

''ڈرائیور وغیرہ کے لئے احرام کے بغیر میقات سے تجاوز کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

## احرام کے بغیر گزرنے کی تلافی

میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ جانے والوں کے لئے میقات سے احرام کے بغیر گزرنا حرام ہے، اگر کسی نے ایسا کرلیا تو اس کی تلافی کے لئے دم دینا لازم ہے۔(۱)

بشرطیکہ اس کے آگے جہاں سے اس کو گزرنا ہے کوئی اور میقات نہ ہو، اور افضل یہ ہے کہ پہلی میقات سے ہی احرام باندھ لے۔(۲)

## احرام کے ساتھ میقات سے باہر جانا

اگر ضرورت پڑے تو احرام کی حالت میں میقات سے باہر جانا جائز ہے، ضرورت پوری ہونے کے بعد واپس آجائے۔

مزید ''میقات سے احرام کے ساتھ باہر چلا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

## احرام کے کپڑے مردوں کے

''مردوں کا احرام'' کے عنوان کو دیکھیں۔(٤/٥٧)

---

(۱) ثمّ إذا دخل الآفاقی مكّة بغير إحرام وهو لايريد الحج ولا العمرة فعليه لدخول مكة إما حجة وإمّا عمرة ، فإن أحرم بالحج أوالعمرة من غير أن يرجع إلى الميقات فعليه دم لترک حق الميقات...... (التاتارخانية: (۲/٤٧٥) كتاب المناسک، الباب الرابع فی بيان المواقيت، ط: ادارة القرآن)

المبسوط للسرخسی : (٤/١١٥) كتاب المناسک ، باب المواقيت ، ط: غفاريه .

الهندية: (١/٢٥٣) كتاب المناسک، الباب العاشر فی مجاوزة بغير إحرام، ط: رشيديه.

(۲) راجع الحاشية السابقة.

# احرام کے لئے غسل کرنا

☆ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا مسنون ہے، یہ غسل صرف صفائی کے لئے ہے، اس لئے حیض، نفاس والی عورت اور بچے کے لئے بھی مستحب ہے۔(۱)

☆ اگر احرام باندھنے کے لئے غسل کیا، پھر احرام باندھنے سے پہلے وضو ٹوٹ گیا تو غسل کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔(۲)

☆ اگر احرام باندھنے سے پہلے غسل نہ کرسکا تو وضو کرلے، غسل اور وضو کے بغیر احرام باندھنا جائز ہے لیکن مکروہ ہے، اس لئے غسل اور وضو کر کے احرام باندھنے کی کوشش کرے۔(۳)

☆ اگر احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے لئے پانی نہیں ہے تو غسل کی جگہ پر تیمّم کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے، ہاں اگر نماز پڑھنی ہے اور پانی نہیں ہے تو

---

(۱) وإذا أراد الإحرام اغتسل أو توضأ ، والغسل أفضل ، إلا أن هٰذا الغسل للتنظيف حتى تؤمر به الحائض، كذا في الهداية ، ويستحب في هق النفساء والصبى . ( الهندية : (۱/ ۲۲۲) كتاب المناسک، الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيديه )

🗁 بدائع الصنائع: (۲/۱۴۳) كتاب الحج ، فصل فى بيان سنن الحج وبيان ترتيبه ، ط: سعيد.

🗁 إرشاد السارى: (ص: ۱۲۷ ، ۱۳۸) باب الإحرام، سنن الإحرام، ط الامدادية مكة المكرّمة.

(۲) وشرط لنيل السنة أن يحرم وهو على طهارته . ( قوله : وشرط الخ ) بالبناء للمجهول ، أى لأنّه إنّما شرع للإحرام حتى لو اغتسل فأحدث ثم أحرم فتوضأ لم ينل فضله . ( الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد )

🗁 النهر الفائق: ( ۲/ ۶۴ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: دار الكتب العلمية .

🗁 إرشاد السارى : ( ص: ۱۳۸ ) باب الإحرام ، فصل فى صفة الإحرام ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

(۳) ولو أحرم بلاغسل و وضوء جاز و يكره . ( غنية الناسک : (ص: ۷۰ ) باب الإحرام، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام ، ط: ادار القرآن )

🗁 إرشاد السارى : ( ص: ۱۳۸ ) باب الإحرام ، فصل فى التجرد عن الملبوس المحرم ، ط: الامدادية مكة المكرّمة .

تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔(۱)

## احرام میں ایک کپڑا

احرام میں ایک کپڑا بھی کافی ہے، اگر ناف سے گھٹنے تک چھپ جائے۔(۲)

## احرام میں دو چادر سے زیادہ لینا

احرام میں دو چادر سے زیادہ لینا بھی جائز ہے۔(۳)

## احرام ناپاک ہے

جان بوجھ کرناپاک احرام پہن کر عمرہ وغیرہ نہیں کرنا چاہیے، تاہم اگر کسی نے ناپاک احرام پہن کر عمرہ کرلیا تو عمرہ ہوجائے گا، دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا، لیکن

---

(۱) ولهٰذا لایشرع التیمم له عند العجز عن الماء . (البحر الرائق : (۳۲۰/۲) کتاب الحج، باب الإحرام ، ط: سعید)

الدر مع الرد : (۴۸۰/۲ ، ۴۸۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید .

النهر الفائق : (۶۳/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: دار الکتب العلمیة .

(۲) (ویجوز) أی الإحرام (فی ثوب واحدٍ) أی بأن یکتفی بما یجب علیه من ستر العورة . (إرشاد الساری : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل فی التجرد عن الملبوس المحرم ، ط: الامدادیة مکة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۷۱) باب الإحرام ، فصل فیما ینبغی لمرید الإحرام ، ط: ادارة القرآن.

الدر مع الرد : (۴۸۱/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۳۲۱/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

(۳) ویجوز الإحرام فی ثوبٍ واحدٍ ...... أو أکثر من ثوبین بأن یجعل واحد فوق واحدٍ أو یبدل أحدهما بالآخر . (إرشاد الساری : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل فی التجرد عن الملبوس ، ط: الامدادیة مکة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۷۱) باب الإحرام ، فصل فیما ینبغی لمرید الحج ، ط: ادارة القرآن.

منحة الخالق علی البحر الرائق : (۳۲۱/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

عمرہ مکروہ ہوگا۔(۱)

## احرام نفل نماز کے بغیر باندھنا

نفل نماز پڑھے بغیر بھی احرام باندھنا جائز ہے لیکن مکروہ ہے، اگر مکروہ وقت ہے تو پھر نفل کے بغیر احرام باندھنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

## احرام ہوٹل سے باندھنا

''ہوٹل سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۳۱/٤)

## احصار

''احصار'' کا لغوی معنی روکنا، منع کرنا، اور باز رکھنا ہے، اور شریعت کی زبان میں ''احصار'' یہ ہے کہ کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھ لے، پھر اس کو حج یا عمرہ کرنے سے روک دیا جائے، ایسے شخص کو شریعت کی زبان میں ''محصر'' کہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) ولو طاف أی طواف وعلی ثوبه أو بدنه نجاسة أكثر من قدر الدرهم كره ولا شئ عليه .
(غنية الناسک فی بغية المناسک : (ص: ۱۴۸) ط : إدارة القرآن)

(۲) ولو أحرم بغير صلاة جاز ويكره ، ولايصلی فی وقت مكروه . (غنية الناسک : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغی لمريد الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری :(ص: ۱۳۹ ، ۱۴۰) باب الإحرام ، فصل فی ركعتی الإحرام وأحكامهما ، ط: الامدادية مكة المكرّمة.

البحر العميق : (۶۴۴/۲ ، ۶۴۵) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الأوّل فی مقدمات الإحرام ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة .

(۳) الحصر لغة: الحبس عن السفر ونحوه كالإحصار، وشرعًا: كما قال: هو المنع عن الوقوف أی بعرفة، والطواف أی جميعهما بعد الإحرام فی الحج ...... الفرض أی لونذرًا والنفل ...... و فی العمرة أی الإحصار فيها هو : المنع عن الطواف أی بعد الإحرام ...... . (إرشاد الساری: (ص: ۵۷۹، ۵۸۰) باب الإحصار ، ط: الامدادية ، مكة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۰۹) باب الإحصار ، ط: ادارة القرآن .

بدائع الصنائع: (۱۷۵/۲) كتاب الحج، فصل فی حكم المحرم إذا منع عن المضی فی الإحرام، ط: سعيد.

# احصار کا حکم

☆احصار کی صورت میں قربانی (دم) واجب ہے، جب تک ''محصر'' کی جانب سے حدودِ حرم میں قربانی نہ کی جائے گی ''محصر'' کے لئے احرام سے نکلنا جائز نہیں ہوگا، قربانی کا جانور یا رقم بھیجتے وقت ذبح کا دن مقرر کرلے تاکہ اس دن یہ اپنا احرام کھول لے یا ٹیلیفونک رابطہ کے ذریعہ معلوم کرلے کہ قربانی کے جانور کو حدودِ حرم میں ذبح کیا گیا یا نہیں، اگر ذبح کیا گیا ہے تو احرام کھول لے ورنہ ذبح ہونے کا انتظار کرے۔(۱)

☆عمرہ یا حج افراد یا تمتع سے روکا گیا تو ایک قربانی اور اگر قران سے روکا گیا ہو تو دو قربانیاں واجب ہوں گی۔(۲)

☆اگر مکہ مکرمہ میں ہی محرم کو کوئی ایسا مانع پیش آگیا جس کی وجہ سے وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت دونوں نہ کرسکے تو وہ بھی ''محصر'' ہے اور اگر صرف ایک سے روکا گیا تو محصر نہ ہوگا۔(۳) کیونکہ اگر وقوفِ عرفہ سے روکا گیا تو عمرہ کرکے حلال

---

(۱) إذا أحصر المحرم بحجة أو عمرة، وأراد التحلل، يجب عليه أن يبعث الهدی، وهو شاة وما فوقها...... أو يبعث ثمن الهدی ليشتری به الهدی، ويأمر أحدًا بذٰلک فيذبح عنه فی الحرم، ويجب أن يواعده يومًا معلومًا يذبح فيه حتی يعلم وقت إحلاله، ثمّ إنّه لايحلّ ببعث الهدی ولابوصوله إلی الحرم حتی يذبح فی الحرم ولو ذبح فی غير الحرم لم يتحلل به من الإحرام ولو ذبح فی الحرم حلّ...... (لباب مع إرشاد الساری: (ص: ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹) باب الإحصار، فصل فی بعث الهدی، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۳۱۲) باب الإحصار ، فصل فی حکم الإحصار ، ط: ادارة القرآن.

☐ النهر الفائق : (۱۵۷/۲) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) وإذا كان المحصر قارنًا أی بعمرة و حجة يبعث بهديين أی لخروجه من الإحرامين. (إرشاد الساری : (ص: ۵۸۹) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

☐ النهر الفائق : (۱۵۷/۲) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: دار الكتب العلمية .

☐ غنية الناسک : (ص: ۳۱۲) باب الإحصار ، فصل فی حکم الإحصار ، ط: إدارة القرآن.

(۳) ومن منع بمكة عن الركنين أی الوقوف والطواف ...... فهو محصر ، وإلا أی وإن لم يمنع عنهما بل قدر علی أحدهما " لا " أی لايكون محصرًا . (النهر الفائق : (۱۵۹/۲) کتاب الحج، باب الإحصار ، ط: دار الكتب العلمية) =

ہو جائے، اور اگر طواف زیارت سے روکا گیا تو یہ طواف پوری زندگی میں کبھی بھی کرسکتا ہے، البتہ طواف زیارت کے بغیر بیوی حلال نہیں ہوگی، اور بارہ ذی الحجہ کے بعد طواف زیارت کرنے سے دم واجب ہوگا اس لئے تاخیر کی صورت میں طواف زیارت کر کے حدود حرم میں ایک دم دیدے تاکہ بیوی حلال ہو جائے۔(۱)

☆محصر کی قربانی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ یہ قربانی ایام نحر یعنی دس گیارہ اور بارہ ذی الحجہ ہی میں کی جائے بلکہ اس سے قبل یا بعد میں بھی ضرورت کے مطابق کی جاسکتی ہے۔(۲)

جب قربانی کا اپنا مقرر کردہ وقت گزر جائے، یا ٹیلیفون اور موبائل وغیرہ سے جانور ذبح ہونے کی اطلاع مل جائے تو احرام کھول دے، محصر کے لئے احرام سے

---

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۵۸۰ ، ۵۸۱ ) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

▭ التاتارخانية : (۵۳۸/۲ ) کتاب المناسک ، الفصل الحادی عشر فی الإحصار ،ط : ادارة القرآن.

(۱) فإن قدر على الطواف أو الوقوف فليس بمحصرٍ فی ظاهر الرواية ؛ لأنّه إذا منع عن الطواف فقط، وقف ويؤخر الطواف ويبقى محرما فی حق النّساء وإن منع عن الوقوف فقط يكون فی معنى فائت الحج ، فيتحلل بعد فوت الوقوف عن إحرامه بأفعال العمرة ، ولا دم عليه ولا عمرة فی القضاء . ( إرشاد الساری : (ص: ۵۸۰ ) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة )

▭ التاتارخانية: (۵۳۸/۲) کتاب المناسک، الفصل الحادی عشر فی الإحصار، ط: ادارة القرآن.

▭ بدائع الصنائع : (۱۷۶/۲ ) کتاب الحج ، فصل فی حک المحرم إذا منع عن المضی فی الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) وهل يختصّ جوازها بيوم النحر ؟ ففی دم الإحصار اختلاف ، قال أبوحنيفة رحمه اللّٰه : لايختص . ( التاتارخانية : ( ۵۳۶/۲ ) کتاب المناسک ، الفصل الحادی عشر فی الإحصار ، ط: إدارة القرآن )

▭ النهر الفائق : (۱۵۷/۲ ) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: دار الكتب العلمية .

▭ بدائع الصنائع : (۱۸۰/۲ ) کتاب الحج ، فصل وأمّا حكم الإحصار ،ط : سعيد .

نکلتے وقت سر منڈانا مستحب ہے ضروری نہیں۔(۱)

پھر اس پر آئندہ سال قضا واجب ہے۔

اگر صرف عمرہ کا احرام تھا تو صرف عمرہ کی قضا واجب ہے، اور اگر صرف حج کا احرام تھا تو حج وعمرہ دونوں کی قضا واجب ہے، اور اگر حج وعمرہ دونوں کا احرام تھا تو ایک حج اور دو عمرے قضا میں واجب ہیں۔(۲)

☆اگر محصر سے دم کا جانور ذبح ہونے سے پہلے احرام کے ممنوعات سے کوئی امر سرزد ہوجائے تو اس کی وجہ سے اس پر وہی کچھ واجب ہوگا جو غیر محصر احرام باندھنے والے پر واجب ہوتا ہے۔(۳)

☆محصر پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) وأمّا الحلق فليس بشرط للتّهلل في قول أبي حنيفة و محمد رحمهما الله، وإن حلق فحسن. (الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسك ، الباب الثاني عشر في الإحصار ، ط: رشيديه)

🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۹۲) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

🗀 التاتارخانية: (۲/۵۳۷) كتاب المناسك، الفصل الحادي عشر في الإحصار، ادارة القرآن.

🗀 بدائع الصنائع: (۲/۱۸۰) كتاب الحج ، فصل : وأمّا حكم الإحصار ،ط : سعيد .

(۲) ويجب عليه إن حل من حجّهٖ ولو نفلاً بالشروع ، وعمرة للتّحلل إن لم يحج من عامه ، وعلى المعتمر عمرة ، وعلى القارن حجة و عمرتان إحداهما للتّحلل . ( الدر مع الرد : (۲/۵۹۲ ، ۵۹۳) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد)

🗀 الهندية : (۱/۲۵۵) كتاب المناسك ، الباب الثاني عشر في الإحصار ،ط : رشيديه.

🗀 التاتارخانية: (۲/۵۳۷) كتاب المناسك، الفصل الحادي عشر في الإحصار، ط: ادارة القرآن.

(۳) ومن أفسد حجّه بالجماع إذا أحصر فهو كالّذي لم يفسده أي في وجوب إتيان باقي الواجبات ، واجتناب سائر المحظورات ، وعليه دم الإفساد ، أي دم الجناية موجبة للفساد ...... . (إرشاد الساري : (ص: ۵۸۷) باب الإحصار ، قبيل : فصل في بعث الهدى ، ط: مكة المكرّمة)

🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۵۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

🗀 غنية الناسك : (ص: ۳۱۳) باب الإحصار ، فصل في حكم الإحصار ، ط: ادارة القرآن .

(۴) وفي الظهيرية : سقط عنه الوقوف بمزدلفة ، ورمي الجمار ، وطواف الصدر. (التاتارخانية: (۲/۵۳۸) كتاب المناسك ، الفصل الحادي عشر في الإحصار ، ط: ادارة القرآن) =

☆احصار کی قربانی کا گوشت محصر کے لئے کھانا جائز نہیں، کیونکہ یہ جنایت کی قربانی ہے۔(۱)

☆دم احصار یعنی قربانی کا جانور یا اس کی قیمت بھیجنے کے بعد رکاوٹ ختم ہونے کی صورت میں اگر یہ اندازہ ہو کہ محصر قربانی کا جانور ذبح ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ جائے اور حج یا عمرہ کی سعادت حاصل کر سکے تو اس پر فوراً حج کے لئے روانہ ہو جانا واجب ہوگا، اور اگر قربانی سے پہلے پہنچنے اور حج ادا کر سکنے کا امکان نہ ہو تو پھر روانہ ہونا واجب نہیں ہے۔

موجودہ زمانہ میں موبائل یا فون سے رابطہ کر کے قربانی کو روک سکتے ہیں۔(۲)

---

= ▭ إرشاد الساری : (ص:۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: ادارة القرآن .

(۱) ولايجوز للمكفر أى مكفر الجناية فى ذبح الهدى أن يأكل شيئًا من الدماء أى الواجبة عليه للجزاء إلا دم القران، والتمتّع والتطوّع. (إرشاد السارى: (ص: ۵۷۰) باب جزاء الجنايات وكفاراتها، فصل: لايجوز للمكفر أن يأكل شيئًا من الدماء الواجبة عليه للجزاء، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

▭ الهندية : (۲۶۲/۱) كتاب المناسک ، الباب السادس عشر فى الهدى ، ط: رشيديه.

▭ البحر العميق: (۲۱۴۳/۴) الباب السادس عشر فى الهدى، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة.

(۲) إذا زال إحصار المحرم بالحجّ، فهو أى زواله لايخلو عن أحد الوجوه الخمسة، و وجه الحصر؛ أنّه إمّا أن يزول أى الإحصار قبل بعث الهدى...... أو بعده...... فى وقت يقدر على إدراک الحج والهدى...... أو فى وقت لايقدر على إدراكهما جميعًا...... أو يقدر على إدراک الهدى دون الحج،...... أو بالعكس...... ففى الوجه الأوّل وهو أن يزول أى الإحصار قبل البعث أى بعث الهدى، والثانى ففى وجهه أيضًا وهو أن يزول فى وقت يقدر على إدراكهما: يلزمه...... التوجّه أى يجب عليه المضى بالاتفاق، ولايجوز له التّحلّل أى حينئذٍ ويفعل بهديه ماشاء أى من بيع أو هبة أو صدقة ونحو ذٰلک، وفى بقية الوجوه...... لايلزمه التوجّه ، ويجوز له أن يحلّ بالهدى...... إلا فى الوجه الأخير وهو أن يقدر على إدراک الحج دون الهدى، الأفضل له التوجّه...... و فى رواية: يجب،...... (إرشاد السارى: (ص: ۵۹۸، ۵۹۹) باب الإحصار، فصل: فى زوال الإحصار، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۳۱۴، ۳۱۵) باب الإحصار، فصل: فيما لوزال إحصاره، ط: ادارة القرآن.

▭ الهندية : (۲۵۶/۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى عشر فى الإحصار ،ط : رشيديه .

# احصار کی چند صورتیں

☆حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ سے روکے جانے یا حج یا عمرہ نہ کرسکنے کی بہت سی صورتیں ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

ا۔ راستہ پُر امن نہ ہو، دشمن کا خوف ہو، قتل وغارت کا خوف ہو، یا کسی اور طرح کا جان و مال کا خطرہ ہو۔(۱)

۲۔ احرام باندھ کر نکلا جہاز میں سیٹ نہیں ملی، یا حکومت کی جانب سے سفر سے روک دیا گیا، یا ویزا کینسل ہوگیا، یا کسی مقدمہ کی وجہ سے گرفتاری ہوگئی۔(۲)

موجودہ زمانہ میں جنگ کی وجہ سے یہ صورتیں زیادہ پیش آسکتی ہیں۔

۳۔ احرام باندھنے کے بعد بیمار ہوگیا آگے سفر کو جاری رکھنے کی صورت میں بیماری میں اضافہ ہونے کا اندیشہ ہو، یا ضعف اور نقاہت کی وجہ سے سفر کو آگے جاری رکھنے کی سکت نہ ہو۔(۳)

---

(۱) المحصر من أحرم ثم منع عن مضى فى موجب الإحرام سواء كان المنع من عدوّ أو المرض أو الحبس أو الكسر أو القرح أو غيرها من الموانع من إتمام ما أحرم به حقيقةً أو شرعًا.
(الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسک ، الباب الثانى عشر فى الإحصار ،ط : رشيديه)
إرشاد السارى : (ص: ۵۸۱ ـ ۵۸۲ ) باب الإحصار ، ط :الامدادية مكّة المكرّمة .
الدر مع الرد : ( ۲/۵۹۰ ) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

(۲) ويتحقّق أى الإحصار عندنا بكل حابس يحبسه أو مانع يمنعه...... الثالث: الحبس أى فى السجن و نحوه من منع السلطان ولو بنهيه بعد ما تلبّس بإحرامه...... الثامن: هلاک الراحلة .......
(إرشاد السارى : ( ص: ۵۸۱ ، ۵۸۳ ) باب الإحصار ،ط : الامدادية مكّة المكرّمة )
الدر مع الرد : ( ۲/۵۹۰ ) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .
غنية الناسک : (ص : ۳۰۹ ، ۳۱۰ ) باب الإحصار ، ط: ادارة القرآن .

(۳) الخامس: المرض الّذى يزيد بالذهاب أى بناءً على غلبة الظن أو بإخبار طبيب حاذق متديّن. (إرشاد السارى : (ص: ۵۸۲ ) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)
الهندية : ( ۱/۲۵۵ ) كتاب المناسک، الباب الثانى عشر فى الإحصار ،ط : رشيديه.
الدر مع الرد : ( ۲/۵۹۰ ) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

۴۔ احرام باندھنے کے بعد عورت کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو، مثلاً محرم بیمار ہوگیا، یا انتقال ہوگیا یا جھگڑا ہوگیا اور ساتھ لے جانے سے انکار کردیا، یا شوہر نے طلاق دیدی یا محرم کو حکومت یا کسی اور آدمی نے حج یا عمرہ کے لئے جانے سے روک دیا۔ (۱)

۵۔ سفر کا خرچہ ختم ہوگیا، یا کم پڑ گیا یا چوری ہوگیا اور وہاں کسی سے قرض بھی نہ ملا۔ (۲)

۶۔ احرام باندھنے والی عورت کی عدت شروع ہوگئی، مثلاً شوہر نے طلاق دیدی یا عورت کے احرام باندھنے کے بعد شوہر کا انتقال ہوگیا۔ (۳)

۷۔ کسی عورت نے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج کا احرام باندھ لیا اور احرام باندھنے کے بعد شوہر نے نفلی حج کے لئے جانے سے منع کردیا۔ (۴)

---

(۱) وإذا أحرمت ولا زوج لها ، ومعها محرم فمات محرمها ، أو أحرمت ولامحرم لها ، ولكن معها زوجها ، فمات زوجها ، فإنّها محصرة . ( الهندية : ( ۱/۲۵۵ ) كتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الإحصار ، ط : رشيديه)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۵۸۲ ) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : ( ۲/۵۹۰ ) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید .

(۲) لوسرقت نفقته أو هلكت راحلته، فإن كان لايقدر على المشی فهو محصر، وإن كان يقدر على المشی فليس بمحصر. ( الهندية: ( ۱/۲۵۵) كتاب المناسک، الباب الثانی عشر فی الإحصار، ط: رشيديه)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۵۸۲ ) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : ( ۲/۵۹۰ ) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید .

(۳) الثانی عشر : العدة ، أی عدة الطلاق ، إذا سبق حكم موت الزوج ، فلو أهلت بحجة الإسلام، أو غيرها أی فبالأولىٰ، فطلقها زوجها فوجب عليها العدة ، صارت محصرة ، وإن كان لها محرم. ( إرشاد الساری : (ص: ۵۸۵ ) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

🗀 الدر مع الرد: ( ۲/۵۹۰ ) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید .

🗀 غنية الناسک : (ص: ۳۱۱ ) باب الإحصار ،ط : ادارة القرآن .

(۴) وكذا إذا حجت تطوّعاً بغير إذن زوجها ، فمنعها من الذهاب ، فهو بمنزلة المحصر . (الهندية: ( ۱/۲۵۵) كتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الإحصار ،ط : رشيديه )

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۵۸۴) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

🗀 الدر مع الرد : ( ۲/۵۹۱ ) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید.

۸۔احرام باندھنے کے بعد گرفتار ہوگیا یا حکومت نے حج یا عمرہ کے لئے جانے سے منع کردیا۔(۱)

۹۔احرام باندھنے کے بعد ایکسیڈنٹ وغیرہ کی وجہ سے ہڈی ٹوٹ گئی یا اتنا لنگڑا ہوگیا کہ چلنے پر قدرت نہیں۔(۲)

۱۰۔سفر کی وجہ سے بیماری کی زیادتی کا ڈر ہو۔(۳)

جب کسی مرد یا عورت کو احرام باندھنے کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے ان امور میں سے کسی امر کے پیش آنے کی وجہ سے حج کرنے سے روک دیا جائے تو وہ ''محصر'' ہوگا، اور اگر وقوف عرفہ کے بعد پیش آئے تو وہ شرعاً ''محصر'' نہ ہوگا۔(۴)

## ادارہ کو رقم دے کر قربانی کروانا

حاجی کو مزدلفہ سے منیٰ آکر چار کام کرنے ہوتے ہیں:

**۱۔رمی ۲۔قربانی ۳۔حلق/قصر (بال کٹوانا) ۴۔طواف زیارت، پہلے تین**

---

(۱) المحصر من أحرم ثم منع عن مضى فى موجب الإحرام سواء كان المنع من عدوّ أو المرض أو الحبس أو الكسر أو القرح أو غيرها من الموانع من إتمام ما أحرم به حقيقةً أو شرعًا. (الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسك، الباب الثانى عشر فى الإحصار، ط: رشيديه)

إرشاد السارى: (ص: ۵۸۱ ـ ۵۸۶) باب الإحصار، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/۵۹۰) كتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعيد.

(۲) الرابع: الكسر أى حدوث كسر العظم، "والعرج" أى المانع عن الذهاب. (إرشاد السارى: (ص: ۵۸۲) باب الإحصار، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۳۱۰) باب الإحصار، ط: ادارة القرآن.

الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسك، الباب الثانى عشر فى الإحصار، ط: رشيديه.

(۳) راجع الحاشية السابقة رقم: ۳، على الصفحة السابقة رقم: ۱۳۶. (الخامس: المرض)

(۴) ومن وقف بعرفة ثمّ أحصر، لايكون محصرا، ومن أحصر بمكّة وهو ممنوع عن الطواف والوقوف فهو محصر. (الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسك، الباب الثانى عشر فى الإحصار، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۵۹۳، ۵۹۴) كتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعيد.

إرشاد السارى: (ص: ۵۸۰) باب الإحصار، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

کاموں میں ترتیب واجب ہے۔(۱)

یعنی سب سے پہلے رمی کرے، اگر حج تمتع یا قران کا ہے تو پھر قربانی کرے، اس کے بعد بال کٹوائے اگر ان تین کاموں میں ترتیب قائم نہ رہی مثلاً رمی سے پہلے قربانی کردی یا حلق کرالیا، یا قربانی سے پہلے حلق کرالیا تو دم واجب ہوگا، لہذا اگر کسی ادارہ نے رقم جمع کرانے والے کی رمی کے بعد قربانی کی، اور رقم جمع کرانے والے نے قربانی کے بعد حلق یا قصر کیا ہے تو بالکل درست ہے، اور اگر ادارہ والے نے رقم جمع کرانے والے کی رمی سے پہلے اس کی طرف سے قربانی کردی یا ادارہ والوں نے قربانی نہیں کی تھی اور رقم جمع کرانے والے نے حلق یا قصر کروالیا تو ان تمام صورتوں میں دم دینا لازم ہوگا اس لئے کسی ادارہ میں رقم جمع کراتے وقت ان تمام باتوں کے بارے میں اچھی طرح تحقیق کرلے ورنہ پیسے ضائع ہوں گے اور پریشانی الگ ہوگی، یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب رقم جمع کرانے والا قارن یا متمتع ہو، اور اگر صرف حج افراد کیا ہے تو پھر قربانی لازم ہی نہیں ہے، رمی کے بعد حلق کراسکتا ہے۔(۲)

(۱) والترتيب بين الثلاثة: الرمي، ثم الذّبح، ثمّ الحلق على ترتيب حروف قولک: "رذح" للقارن والمتمتّع، أمّا الطواف فلايجب ترتيبه على شيئ من الثلاثة إلا أن السنة أن يكون بعد الحلق، فلو طاف قبل الكل أو البعض، لا شيئ عليه ويكره. والمفرد لا ذبح عليه فيجب الترتيب بين الرمي والحلق.
(غنية الناسک: (ص:۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج......، فصل: وأمّا واجباته، ط: ادارة القرآن)
▭ إرشاد الساري: (ص: ۹۷، ۹۸) باب فرائض الحج...... فصل: في واجباته: ط: الامدادية مكّة المكرّمة.
▭ الدر مع الرد : (۲/۴۷۰) كتاب الحج ، مطلب في فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

(۲) ولو حلق المفرد ، أو غيره قبل الرمي ، أو القارن ، أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمي فعليه دم عند أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ بترک الترتيب . ( غنية الناسک : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع : في ترک الواجب في أفعال الحج ، المطلب العاشر : في ترک الترتيب بين الرمي والذبح والحلق ، ط:ادارة القرآن)
▭ إرشاد الساري : (ص : ۵۰۷ ) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.
▭ الدر مع الرد : ( ۲/۵۵۵ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(نوٹ) آج کل کچھ پیشہ ور لوگ ہیں جو حجاج کرام کی بلڈنگوں میں آتے ہیں اور قربانی کے لئے پیسے لیتے ہیں اور قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں ان میں سے اکثر فراڈی دھوکہ باز اور مکار ہوتے ہیں اس لئے تحقیق کے بغیر صرف زبانی باتوں پر اعتماد نہ کریں۔

## اذان شروع ہونے کے بعد طواف کرنا

اگر اذان اور جماعت کی نماز کے درمیان اتنا وقفہ ہو کہ جماعت شروع ہونے سے پہلے طواف سے فارغ ہو سکتا ہے تو اذان کے وقت یا اذان کے بعد طواف شروع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

## ارکان حج

### ۱۔طواف زیارت۔ ۲۔وقوف عرفہ۔

ان دونوں میں زیادہ اہم اور زیادہ قوی وقوف عرفہ ہے۔(۲)

---

(۱) والطواف عند الخطبة أى مطلقا لإشعاره بالإعراض ، ولو كان ساكتًا ، وإقامة المكتوبة، فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهة ، وأمّا إذا كان يمكنه إتمام الواجب عليه والتحاقه بالصلاة وإدراك الجماعة ، فالظاهر أنّه هو الأولىٰ من قطعه . (إرشاد السارى : (ص:۲۳۴) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى مكروهات الطواف ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة )

🗁 غنية الناسك: (ص: ۱۲۷) باب ماهية الطواف وأنواعه،...... فصل: فى مكروهات الطواف، ط: ادارة القرآن.

(۲) والوقوف بعرفة فى أوانه سميت به لأن آدم و حواء تعارفا فيها و معظم طواف الزيارة وهما ركنان. (الدر المختار مع الرد: (۴۶۷/۲) كتاب الحج، مطلب: فى فروض الحج و واجباته، ط: سعيد)

🗁 وأمّا ركنه فشيئان : الوقوف بعرفة ، و طواف الزيارة لكن الوقوف أقوىٰ من الطواف كذا فى النهاية ، حتىٰ يفسد الحج بالجماع قبل الوقوف ولايفسد بالجماع قبل طواف الزيارة . (الهندية: (۲۱۹/۱) كتاب المناسك ، الباب الأوّل ، أركان الحج ، ط: ماجديه )

🗁 إرشاد السارى إلى مناسك الملاعلى قارى : (ص: ۹۲) باب فرائض الحج ، فصل : فى فرائضه : ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة.

## ازدحام کی وجہ سے رمی نہیں کی

اگر صرف ازدحام کی وجہ سے خود رمی نہیں کی تو حرم کی حدود میں ایک بکری ذبح کرنا لازم ہے، ایسے لوگ کسی حج یا عمرہ پر جانے والے کو پیسے دیدیں، وہ ان کی طرف سے بکری یا دنبہ خرید کر حرم کی حدود میں ذبح کردے۔(۱)

## استرہ نہیں

اگر کوئی عمرہ کرنے والا حاجی جنگل یا کسی ایسی جگہ میں چلا گیا ہے جہاں استرہ یا قینچی دستیاب نہیں، تو یہ عذر معتبر نہیں جب تک سر منڈائے یا کتروائے گا نہیں حلال نہیں ہوگا۔(۲)

## استعمال شدہ کنکری

''کنکری استعمال شدہ'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۳۱۶)

## استقبال کرنا

''حاجیوں کا استقبال کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۴۰)

---

(۱) ولو ترک رمی یوم أی من أیّام النحر کله أی سبع حصیات فی الیوم الأوّل وإحدیٰ و عشرین فی بقیة الأیّام أو أکثره کأربع حصیات فما فوقها فی یوم النحر أو إحدیٰ عشرة حصاة فیما بعده أو أخّره إلی یوم آخر فعلیه دم أی لترکه أو تأخیره. (إرشاد الساری: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات و أنواعها، النوع الخامس:...... فصل فی الجنایة فی رمی الجمار، ط: الامدادیة مکّة المکرّمة)

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۵۴، ۵۵۷) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

☐ الهندیة : (۱/۲۴۷) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمی ورمی الجمار ، ط: ماجدیه .

(۲) ثم قصر بأن یأخذ من کل شعرة قدر الأنملة وجوبا و تقصیرا لکل مندوب والربع واجب...... وحلقه لکل أفضل فلو أزاله بنحو نورة جاز . ( الدر مع الرد : (۲/۵۱۶) کتاب الحج، و (۲/ ۴۶۸) مطلب فی فروض الحج و واجباته ،ط:سعید )

☐ الهندیة : ( ۱/۲۱۹) کتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ط: ماجدیه .

# استلام

حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا یا دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا یا رکن یمانی کو دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگانے کو ''استلام'' کہتے ہیں۔(۱)

☆''استلام'' یعنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف رہے، گویا حجر اسود پر رکھے ہوئے ہیں، اور ہاتھوں کی پشت اپنے چہرہ کی طرف رکھے اس کے بعد سات چکروں کے شروع میں ہاتھوں کو بوسہ دینا اور ساتویں چکر سے فارغ ہو کر آٹھویں دفعہ بھی ہاتھوں کو بوسہ دینا ہے۔(۲)

(۱) ثمّ یستلم الحجر أی یلمسه إمّا بالقبلة أو بالید علی ما فی القاموس . (إرشاد الساری إلی مناسک الملاعلی قاری : (ص: ۱۸۴) باب دخول مکّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: المکتبة الامدادیة مکّة المکرّمة)

☜ غنیه الناسک فی بغیة المناسک : (ص: ۱۰۰ ـــ ۱۰۲) باب دخول مکّة وحرمها ، فصلف ی صفة الابتداء بالحجر الأسود ، وفصل فی صفة الاستلام ، ط: ادارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۴۹۳/۲ ، ۴۹۴) کتاب الحج ، مطلب فی دخول مکّة ، ط: سعید .

☜ قوله: یستلم الأرکان۔ أراد بالأرکان: الحجر الأسود، والرکن الیمانی، وإنّما جمعه باعتبار تکرر الأشواط. (البنایة شرح الهدایة: (۷۱/۴) کتاب الحج، باب الإحرام ، ط: رشیدیه)

☜ وأیضًا : (۷۸/۴) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشیدیه .

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۹۳) باب دخول مکّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الامدادیة مکّة المکرّمة .

(۲) وإلا یمکنه ذٰلک یمس بالحجر شیئًا فی یده ولو عصا ثمّ یقبله أی الشیئ وإن عجز عنهما أی الاستلام والإمساس استقبله مشیرًا إلیه بباطن کفّیه کأنّه واضعهما علیه وکبر وهلّل وحمد اللّٰه تعالیٰ وصلی علی النّبیّ ﷺ ثمّ یقبل کفیه أی بعد الإشارة المذکوره. (الدر مع الرد: (۴۹۴/۲) کتاب الحج، مچلط فی دخول مکة، ط: سعید)

☜ غنیة الناسک: (ص: ۱۰۲) باب دخول مکة و حرمها، فصل فی صفة الاستلام، ط: ادارة القرآن.

☜ إرشاد الساری: (ص: ۱۸۵) باب دخول مکّة، فصل فی صفة الشروع فی الطواف، ط: المکتبة الامدادیة مکّة المکرّمة.

☜ واستلامه فی أوّل الطواف وآخره سنة. واختلفوا فیما بینهما، فقیل: أدب و قیل سنة، ومشی فی اللباب علی الثانی، ثمّ قال: وإن استلمه فی أوّله وآخره أجزأه، أفاد أن استلام طرفیه آکد مما بینهما. =

# استلام چھوٹ جائے

استلام چھوٹ جائے تو دم لازم نہیں ہے۔(۱)

# استلام صرف دوجگہوں پر ہے

طواف کے دوران استلام صرف حجر اسود اور رکن یمانی پر ہے، ان دونوں جگہوں کے علاوہ کعبۃ اللہ کے کسی اور کونہ یا دیوار کو ہاتھ لگانا اور استلام کرنا مکروہ ہے۔(۲)

= (غنية الناسک: (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: في الأخذ في الطواف،...... ط: ادارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۸۷) باب دخول مكة، فصل في صفة الشروف في الطواف، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

(۱) وهٰذا الاستقبال مستحب وليس بواجب كذا في السراج والوهاج...... وافتتاح الطواف من الحجر الأسود سنة عند عامة مشائخنا حتى لو افتتح الطواف من غير الحجر جاز ويكره...... و يختم الطواف بالاستلام كذا في الهداية وإن افتتح الطواف باستلام الحجر و ختم به وترك الاستلام فيما بين ذٰلک أجزأه، وإن ترک رأسًا فقد أساء ويستلم الركن اليماني وهو حسن. وإن تركه لايضره. (الفتاوٰی الهندية: (۱/۲۲۵، ۲۲۶) كتاب المناسک، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

▭ وحكم السنن أی المؤكّدة الإساءة بتركها أو لو تركها عمدًا أو عدم لزوم شيئ أی من دم أو صدقة على فاعلها ....... (إرشاد الساری : (ص: ۱۰۵ ) باب فرائض الحج و واجباته و سننه و مستحباته ومكروهاته ، فصل في سنن الحج ، ط: امداديه مكّة المكرّمة )

▭ غنية الناسک في بغية المناسک : (ص: ۱۰۰ ) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل في صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط: ادارة القرآن .

(۲) في سنن الطواف : استلام الحجر مطلقًا أی من غير قيد الأولوية والآخرية والأثنائية ...... في مستحباته استلام الركن اليماني أی من غير قبلة و وضع جبهة . ( إرشاد الساری : (ص:۲۲۵) ، و: ( ص: ۲۲۶ ) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل في سنن الطواف ، و فصل: في مستحباته، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة )

▭ ويكره تنزيهًا استلام غيرهما من الأركان . ( غنية الناسک : (ص: ۱۰۵ ) باب دخول مكّة و حرمها، فصل : في الأخذ في الطواف ، ط:ادارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : ( ۲/۴۹۸ ) كتاب الحج ، مطلب في طواف القدوم ، ط: سعيد .

## اشارہ کرنا بھی سنت ہے

’’حجر اسود کا بوسہ لینے کے آداب‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۲ / )

## اِشعار

جانور کے کوہان کے نیچے بائیں جانب صرف کھال میں چیرا لگا دے، لیکن یہ چیرا گوشت تک نہ پہنچے اور کھال کو چیرا لگانے سے جو خون نکلے اس سے اس جانور کا کوہان رنگ کردے، اس کو ’’اِشعار‘‘ کہتے ہیں اور یہ اشعار اس آدمی کے لئے کرنا مستحب ہے، جس کو اشعار کرنا آتا ہے، اور اگر اشعار کرنا نہیں آتا تو یہ مکروہ ہے۔(۱)

## اشہر حج سے پہلے عمرہ کر کے مکّہ میں رہ گیا

’’شوال سے پہلے عمرہ کر کے مکّہ میں رہ گیا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳ / ۳۱)

## اشہر حج میں عمرے کرنا

☆ حج تمتع کرنے والے کے لئے عمرہ اور حج کے درمیان مزید عمرہ کرنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) وكره الإشعاروهو شق سنامها من الأيسر أو الأيمن ؛ لأنّ كل أحد لايحسنه ، فأمّا من أحسنه بأن قطع الجلد فقط فلا بأس به ( قوله : وهو شق سنامها ) بأن يطعن بالرمح أسفله حتٰى يخرج الدم ثمّ يلطخ بذٰلک الدم سنامها ليكون ذٰلک علامة كونها هديًا كالتقليد . ( الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۹) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد )

🗀 إرشاد الساری: ( ص: ۱۴۹ ) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

🗀 غنية الناسک: (ص: ۲۱۸ ) باب التمتّع ، فصل : وإن كان متمتّع يسوق الهدی ...... ط: ادارة القرآن.

(۲) و ما فی اللباب : ولايعتمر قبل الحج ، فغير صحيح ؛ لأنّه بناء علی أن المكی ممنوع من العمرة المفردة ، وهو خلاف مذهب أصحابنا جميعًا ؛ لأنّ العمرة جائزة فی جميع السنة بلاكراهة إلا فی خمسة أيّام ، لا فرق فی ذٰلک بين المكی والآفاقی . ( غنية الناسک فی بغية المناسک: (ص: ۲۱۵ ) باب التّمتّع، فصل فی كيفية أداء التمتّع لامسنون، ط: ادارة القرآن) =

☆اگر کسی شخص نے حج کے مہینوں میں جا کر عمرہ ادا کیا، اور وہ حج تک وہاں ٹھہرتا ہے تو اس دوران مزید عمرے کرسکتا ہے۔

☆ آفاقی کے لئے حج کے مہینے میں ایک عمرہ سے زائد عمرہ کرنا جائز ہے۔

☆ حج تمتع کرنے والا شروع میں مکہ مکرمہ آتے ہی ایک عمرہ کرنے کے بعد دوسرا عمرہ حج سے پہلے کرسکتا ہے۔(۱)

## اصحاب صفہ

''صفہ'' سائبان کو اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے، قدیم مسجد نبوی کے شمال مشرق کنارے پر مسجد سے ملا ہوا ایک ''چبوترہ'' تھا۔(۲)

---

= شامی : ( ۵۳۷/۲ ) باب التمتّع ، ط: سعید.

إرشاد الساری إلی مناسک الملا علی قاری : (ص: ۴۰۰ ، ۴۰۱ ) باب التمتّع ، فصل : فی تمتّع المکی ، ط: المکتبة الامدادية مكّة المكرّمة.

( ۱ ) وما فی " اللباب " ولايعتمر قبل الحج ، فغير صحيح ؛ لأنّه بناء على أن المكی ممنوع من العمرة لامفردة ، وهو خلاف مذهب أصحابنا جميعًا ؛ لأنّ العمرة جائزة فی جميع السنة بلاكراهة إلا فی خمسة أيّام لافرق فی ذٰلک بين المكی والآفاقی . ( غنية الناسک : (ص: ۲۱۵ ) باب التمتّع ، فصل فی كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: ادارة القرآن)

شامی : ( ۵۳۷/۲ ) باب التمتّع ، ط: سعید.

إرشاد الساری إلی مناسک الملا علی قاری : (ص: ۴۰۰ ، ۴۰۱ ) باب التمتّع ، فصل : فی تمتّع المکی ، ط: المکتبة الامدادية مكّة المكرّمة .

(۲) الصفة: الظلة والبهو الواسع العالی السقف. ومكان مظلل فی مسجد المدينة كان يأوی إليه فقراء المهاجرين ويرعاهم الرّسول ، وهم أصحاب الصفة . ( المعجم الوسيط : ( ص: ۵۱۷ ) باب الصاد، دار الدعوة، استانبول، تركية)

وهم "رضی اللّٰه عنهم" قوم أخلاهم الحق سبحانه وتعالىٰ عن الركون لشيئ من العروض وعصمهم من الافتتان بها عن المفروض، رفضوا الدنيا، فلايرجعون إلی ضرع ولا إلی زرع ، ولالسائر مايثير الغل والحقد والحسد وسوء الطبع، بحيث كانوا هم الرجال الّذين لاتلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر اللّٰه مقدّرة الأرزاق والآجال...... إنّما كانت طمأنينتهم وأفراحهم بمعبودهم ومليكهم الّذی وفقهم لشريف مقصودهم، وأحزانهم إنّما هی على فوات الاغتنام من أورادهم فی

یہ جگہ اس وقت باب جبرئیل سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں ''محراب تہجد'' کے بالکل سامنے ۲فِٹ اونچے کٹہرے میں گھری ہوئی ہے، اس کی لمبائی (40x40) فٹ ہے، اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں، اور یہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں، یہاں بھی مشکل سے جگہ ملتی ہے یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا، نہ ہی بیوی بچے، یہ ''اہلِ صفہ'' کہلاتے تھے، اس لئے اس جگہ کو ''صفہ'' کے نام سے یاد کرتے ہیں، یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے دین کی تعلیم حاصل کرتے، اور وقتاً فوقتاً اسلام کی تبلیغ کے لئے دوسرے مقامات پر جاتے تھے، یوں تو تمام صحابہ کرام کی زندگی بہت سادہ تھی، مگر اصحاب صفہ کی زندگیوں میں اور بھی فقر وسادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے نیازی اور بے تعلقی پائی جاتی تھی، یہ حضرات دن رات تزکیۂ نفس کے لئے، اور کتاب وحکمت کے حصول کی خاطر فیضان مصطفوی سے فیض یاب ہونے کے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے تھے، نہ انھیں تجارت سے کوئی مطلب تھا اور نہ زراعت سے کوئی سروکار، ان حضرات نے اپنی آنکھوں کو آپ ﷺ کے دیدار، کانوں کو آپ ﷺ کے کلمات، اور جسم و جان کو

---

= و مشاهدهم، لايأوون إلى أهل ولا مال، ولايغفلون عن ذكر الله المتعال، وقفوا أنفسهم المطمئنة لسماع العلم وضبط السنة، فاشتروا أبدانهم من الله تعالىٰ بالقوت، واقتصرو على مايستدّ الرمق، مجانبين لكل مطرود ممقوت...... و كانوا فقراء لايأوون على أهل لا على مال، كما قاله أبو هريرة رضى الله عنه حسبما أخرجه البخارى فى صحيحه من حديث عمر بن ذرٍّ عن مجاهد عنه فى حديث طويل......: ''لقد رأيت منهم سبعين، ما منهم رجل عليه رداء، إمّا إزار وإمّا كساء قد ربطوا فى أعناقهم، فمنها مايبلغ نصف الساقين، ومنها مايبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهية أن تُرى عورته......

(رجحان الكفة فى بيان نبذة من أهل الصفة للحافظ السّخاويؒ: (ص: ٨٨، ٨٩...... ٩٦، ٩٧) بيان المصنف موضوع الكتاب، ط: دار السلف للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية الرياض)

وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ لنور الدين على بن أحمد المصريؒ: (٢/٤٥٣ إلىٰ ٤٥٧) الباب الثالث: فيما يتعلق بأمور مسجدها الأعظم ...... الفصل الثامن: فى الصفة وأهلها وتعليق الأقناء لهم، معنى الصفة وموضعها، أهل الصفة، ط: مطبعة السعاده بمصر.

آپ ﷺ کی صحبت کے لئے وقف کر رکھا تھا، یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے، مگر دنیاوی زندگی میں افلاس و ناداری کا یہ عالم تھا کہ حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں:

میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہیں تھی صرف تہبند تھا یا فقط کمبل، چادر کو گلے میں اس طرح لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے گھٹنوں تک پہنچ جاتی تھی، اور ہاتھ سے اسے تھامے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے۔(۱)

## اضطباع

☆......احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو ''اضطباع'' کہتے ہیں۔(۲)

اضطباع طواف کے شروع سے آخر تک رہے گا، اور دو رکعت واجب الطّواف پڑھتے وقت اضطباع نہ کرے، یعنی مونڈھے ڈھانک کر نماز پڑھے، اضطباع کے ساتھ نہیں، البتہ سر کھلا رہے گا، کیونکہ احرام کی حالت میں سر ڈھانکنا منع ہے۔(۳)

(۱) گزشتہ صفحہ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔(الصفة: الظلة و البهو الواسع)

(۲) ولبس إزار من السرّة إلى الركبة ورداء على ظهره ، ويسن أن يدخله تحت يمينه ويلقيه على كتفه الأيسر ...... قال المحقق في الرد : هٰذا يسمى اضطباعًا . ( الدر مع الرد : ( ۴۸۱/۲ ) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ،ط : سعيد )

🗀 إرشاد الساري إلى مناسك الملاعلي قاري : ( ص: ۱۳۸ ) باب الإحرام ، فصل في التجرّد عن الملبوس المحرم ، ط: الامدادية مكة المكرّمة .

🗀 الفتاوٰى الهندية : ( ۲۲۳/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيديه .

(۳) يستر الكتفين فإن الصلاة مع كشفهما أو كشف أحدهما مكروهة وإنّما يسنّ الاضطباع حال الطواف فقط خلافًا لما توهّمه العوام من مباشرته في جميع أحوال الإحرام. (إرشاد الساري: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام ، فصل في صفة الإحرام ، و تغطية الرأس أي كله أو بعضه لكنه في حق الرجل . ( إرشاد الساري : ( ص: ۱٦۷ ) باب الإحرام ، فصل في محرمات الإحرام، ط: المكربة الامدادية ، مكّة المكرّمة )

🗀 شامي: (۴۸۱/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، و (۴۸۸/۲) فصل في الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد. =

☆ ...... اضطباع میں دائیں بازو کو کھلا رکھنا چاہیے اور بائیں بازو کو چھپانا چاہیے۔(۱)

## اضطباع چھوٹ جائے

اضطباع چھوٹ جائے تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

## اضطباع نماز میں کرنا

نماز کے دوران اضطباع کرنا یعنی کندھے کو کھلا رکھنا مکروہ ہے۔(۳)

---

= ▭ غنية الناسک : (ص: ۷۱) فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام من كمال التنظيف والغسل ، والإدهان ، والتطييب وغير ذٰلک ، ط: ادارة القرآن .

▭ البحر العميق فى مناسک المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق : (۲/۱۱۶۷ ، ۱۱۶۸) الباب العاشر فى دخول مكة المشرفة و فى الطواف والسعى ومايتعلق بذٰلک ، سنن الطواف ، ط: مؤسسة الريان المكّة المكرّمة .

(۱) ويدخل الرداء تحت اليد اليمنٰى ويلقيه على كتفه الأيسر، ويبقى كتفه الأيمن مكشوفًا، كذا فى الخزانة. (إرشاد السارى: (ص: ۱۲۷) باب الإحرام، سنن الإحرام، ط: امدادية مكّة المكرّمة)

▭ البحر الرائق: (۲/۳۲۷) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

▭ والإضطباع هو أن يلقى طرف ردائه على كتفه اليسرٰى ويخرجه تحت إبطه الأيمن ويلقى طرفه الآخر على كتفه الأيسر وتكون كتفه الأيمن مكشوفة واليُسرٰى مغطاة بطرفى الرداء، كذا فى التبيين. (عالمگيرى: (۱/۲۲۵) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: سعيد)

(۲) وحكم السنن المؤكدة الإساءة بتركها أى لوتركها عمدًا وعدم لزوم شيئ أى من دم أو صدقة على فاعلها...... . (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج ، فصل فى سننه ، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة)

▭ البحر العميق: (۱/۳۵۴) الباب الثالث فى مناسک الحج ، واجبات الحج ، ط: مؤسسة الريان، المتبة المكيّة.

▭ فصل فى سنن الطواف : استلام الحجر مطلقًا ...... والاضطباع أى فى جميع أشواط الطواف الّذى سُنَّ فيه ...... . (إرشاد السارى: (ص: ۲۲۵) با أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فى سن الطواف ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

(۳) واعلم أن الاضطباع سنة فى جميع أشواط الطواف كما صرّح به ابن الضياء ، فإذا فرغ من الطواف تركه، حتٰى إذا صلى ركعتى الطواف مضطبعًا يكره لكشفه منكبه. (شامى: (۲/۴۹۵) =

# اعلان حج

''حج کی اوّلین دعوت اوراعلان'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۷/۲)

# افراد

حج افراد کہتے ہیں: صرف حج کا احرام باندھنا اورصرف حج کے افعال کرنا،اوراس میں عمرہ کوشامل نہ کرنا۔(۱)

# اقامت کی نیت

☆اگرمنی روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں ۷/ذی الحجہ تک پندرہ دن مکمل نہ ہوں تو وہ مقیم نہیں ہے بلکہ مسافر ہے۔(۲)

---

= كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فى دخول مكّة، ط: سعيد)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۱۸۳) باب دخول مكّة ، فصل فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: امدادية مكّة المكرّمة.

🗁 غنية الناسك : (ص: ۱۰۶) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى الأخذ فى الطواف وكيفية أدائه ، ط: ادارة القرآن .

(۱) المراد بالإفراد هنا إفراد كل واحد من العمرة والحج لسفر على حدة . (الكفاية على هامش فتح القدير : (۴۰۹/۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: رشيديه)

🗁 فتح القدير : (۴۰۹/۲) أيضًا، ط: رشيديه .

🗁 البحر الرائق : (۳۵۷/۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۲) فيقصر إن نوى الإقامة فى أقل منه أى فى نصف شهر أو نوى فيه لكن فى غير صالح أو كنحو جزيرة أو نوى فيه لكن بموضعين مستقلين كمكة و منى فلو دخل الحاج مكة أيّام العشر لم تصح نيته لأنّه يخرج إلى منى و عرفة فصار كنية الإقامة فى غير موضعها ...... . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۵/۲ ، ۱۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلده أو قرية خمسة عشر يومًا أوأكثر...... ونية الإقامة إنّما تؤثر بخمس شرائط...... واتحاد الموضع والمدة والاستقلال بالرأى...... وإن نوى الإقامة أقل من خمسة عشر يومًا قصر هٰكذا فى الهداية . (الفتاوىٰ الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

🗁 مراقى الفلاح مع الطحطاوى: (ص: ۴۲۵، ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمى.

☆ اگر مکہ مکرمہ میں منی روانہ ہونے سے پہلے پندرہ دن نہ ہوں، اور پندرہ دن پورے ہونے سے پہلے منی، عرفات اور مزدلفہ جانا ہو تو اقامت کی نیت درست نہیں۔ (۱)

☆ عرفات میں اقامت کی نیت معتبر نہ ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ آبادی نہیں بلکہ میدان ہے۔ (۲)

دوسری وجہ یہ ہے کہ حجاج کرام یہاں رات نہیں گزارتے اور دن میں کہیں چلے جانا، یہ اقامت کی نیت پر اثر انداز نہیں ہوتا، البتہ مزدلفہ میں رات گزارنا یہ مکہ میں اقامت کی نیت کو باطل کرنے والا ہوگا کیونکہ مزدلفہ مکہ میں یا فنائے مکہ میں داخل نہیں، نیز یہ کہ مزدلفہ منی کے ساتھ متصل بھی نہیں بلکہ منی اور مزدلفہ کے درمیان ''وادی محسّر'' حائل ہے، اگر بالفرض متصل بھی ہو تو بھی پورے مزدلفہ کو جو تقریباً دو میل تک پھیلا ہوا ہے منی کے تابع قرار دینا ناقابل فہم ہے مثلاً کسی شہر کے متصل دس میل طویل و عریض میدان ہے تو اس پورے میدان کو شہری فناء تصور کرنا کس طرح درست ہوگا؟ جب مزدلفہ فناء مکہ میں داخل نہیں تو عرفات تو بالکل بھی فناء مکہ میں داخل نہیں ہوگا، جبکہ منی اور عرفات کے درمیان تقریباً چھ میل کا فاصلہ ہے، اور عرفات سے آگے

---

(۱) فيقصر إن نوى الإقامة في أقل منه أي من نصف شهر . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☐ الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

☐ ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يومًا أو أكثر نوى أقل من ذٰلک قصر أنّه لابدّ من اعتبار مدة ...... (فتح القدير : (۹/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،ط : رشيديه)

(۲) ولاتصحّ نية الإقامة في مفازة لغير أهل الأخبية لعدم صلاحية المكان في حقه. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة السمافر ، ط: قديمي)

☐ الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه

☐ الكفاية شرح الهداية على هامش فتح القدير : (۹/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

فوجی انتظامی لحاظ سے حفاظتی چوکیاں پورے راستے پر بنائی جاتی ہیں، جیسے مکہ اور مدینہ کے راستے پر چوکیاں تعمیر کی گئی ہیں۔

منی اور مکہ بلاشبہ دو مستقل مواضع ہیں، ان میں سے ہر ایک کی مستقل حد بندی موجود ہے کہ یہاں سے منی کی ابتداء ہے اور یہاں پر منی کی انتہا ہے۔

مناسک حج کے اعتبار سے بھی یہ دونوں مواضع ہمیشہ کے لئے الگ ہی تصور کئے جائیں گے، جو احکام منی سے متعلق ہیں وہ اسی قطعہ میں ادا کئے جائیں گے مکہ میں ان کی ادائیگی صحیح نہیں ہوگی، اسی طرح جو احکام مکہ مکرمہ سے متعلق ہیں وہ مکہ میں ہی ادا کئے جائیں گے منی میں ان کی ادائیگی صحیح نہیں ہوگی۔

مزید یہ کہ جب ایک شخص مکہ مکرمہ سے روانہ ہوکر منی کی حدود میں داخل ہوا، تو اس کے بارے میں یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ مکہ مکرمہ سے نکل گیا ہے، اور وہ منی میں ہے مکہ میں نہیں ہے حالانکہ ایک شہر کے مختلف محلوں کے بارے میں اس طرح نفی کرنا صحیح نہیں، مثلاً یہ کہنا کہ ناظم آباد میں ہے کراچی میں نہیں۔

مزید یہ کہ منی کا کوڈ الگ ہے اور مکہ کا کوڈ الگ ہے، اور مکہ مکرمہ مکہ مکرمہ کے گورنر کے انتظام کے تحت ہے اور منی، مزدلفہ اور عرفات وفاقی حکومت ریاض کے تحت ہے۔ مکہ "الامانة العاصمة المقدسة" کے تحت ہے اور منی مزدلفہ اور عرفات "المشاعر المقدسه" کے تحت ہے۔

مکہ اور منی کی پولیس اور فوجیوں کی وردی اور مونوگرام بھی الگ الگ ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں اس لئے شریعت نے جن دو مواضع کو الگ الگ مستقل قرار دیا ہے، اور ان سے متعلق شرعی احکام بھی الگ الگ ہیں اور ان کی واضح طور پر قطعی حد بندی موجود ہے تو انہیں سفر کے بارے میں بھی دو الگ الگ مواضع شمار کیا جائے جیسا کہ چودہ سو سال تک پوری امت نے کسی قسم کے اختلاف

کے بغیر ان دونوں جگہوں کو سفر کے سلسلے میں الگ الگ شمار کیا ہے۔(۱)

## اقامت کے وقت طواف شروع کرنا

جماعت کی نماز کے لئے اقامت ہوتے وقت طواف شروع کرنا یا طواف کرنا مکروہ ہے اگر طواف کے دوران اقامت شروع ہوگئی تو طواف کو موقوف کر کے جماعت کی نماز میں شامل ہوجائے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد بقیہ طواف اسی جگہ سے شروع کرے۔(۲)

## امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا

مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کے ائمہ کرام امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب پر چلنے والے مقلد ہیں، اہل سنت والجماعت میں سے ہیں، اگر چہ حنفیوں کا ان کے ساتھ بعض مسائل میں اختلاف ہے لیکن ان کے پیچھے حنفیوں کی نماز صحیح ہے، اس لئے جماعت کی نماز ان کے پیچھے پڑھنی چاہئے، ان کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز نہ

---

(۱) أو نوى فيه لكن بموضعين مستقلين كمكّة ومنىٰ فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح نيّته لأنّه يخرج إلى منى و عرفة فصار كنية الإقامة ، فتغير موضعها وبعد عوده من منى تصح ...... (قوله: فلو دخل) هو ضد مسألة دخول الحاجّ الشام، فإنّه يصير مقيمًا حكمًا، وإن لم ينو الإقامة م وهٰذا مسافر حكمًا وإن نوى الإقامة لعدم انقضاء سفره مادام عازمًا على الخروج قبل خمسة عشر يومًا...... والمفهوم من المتون أنّه لو نوى فى أحدهما نصف شهر صحّ فحينئذٍ لايضره خروجه إلى عرفات إذلايشترط كونه نصف شهر متواليا بحيث لايخرج فيه. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۳۳۲، ۳۳۳) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الهندية : ( ۱/ ۱۴۰ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

(۲) والطواف عند الخطبة أى مطلقًا لإشعاره بالإعراض ولو كان ساكتا وإقامة المكتوبة فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهة وأمّا إذا كان يمكنه إتمام الواجب عليه والتحاقه بالصلاة وإدراک الجماعة فالظاهر أنه هو الأولىٰ من قطعه . ( إرشاد السارى : (ص: ۲۳۴ ) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فى مكروهات الطواف ، ط: المكتبة الامدادية ، مكّة المكرّمة )

غنية الناسک : ( ص: ۱۲۷ ) فصل فى مكروهات الطواف ، ط: ادارة القرآن .

پڑھنا اور اتنی بڑی بابرکت جماعت سے محروم رہنا بڑی محرومی ہے اس محرومی اور بدقسمتی کا ازالہ دنیا میں کسی اور جگہ میں جا کر کرنا ممکن نہیں سچ ہے جو اللہ کی رحمت سے محروم ہوتے ہیں وہ حرمین شریفین جیسی مقدس جگہوں میں جا کر بھی اللہ کی رحمتوں سے محروم رہتے ہیں۔(۱)

ہمیشہ کے لئے یہ بات ذہن میں رکھیں اللہ اپنے دشمن کو اپنے گھر کا امام نہیں بنائیں گے۔

## امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت

قیامت سے پہلے آخری زمانے میں ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگ امام المسلمین کے بغیر حج کریں گے، ذوالقعدہ سے ہی قبائل میں کھنچاؤ اور نقض عہد شروع ہوجائے گا، جب حجاج عرفہ ومزدلفہ سے منیٰ آئیں گے تو قبائل میں باہم کشت وخون ہوگا اور اس کثرت سے قتل ہوگا کہ حجاج کا خون جمرہ عقبہ پر بہے گا، یہ امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت ہوگی۔ اس قتل وغارت سے بچ جانے والے حجاج کرام اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بیت اللہ آئیں گے تو امام مہدی کو کعبہ سے چمٹ کر روتے

---

(۱) وأمّا الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز مالم یعلم منه مایفسد الصلاة علی اعتقاد المقتدی علیه الإجماع...... والّذی یمیل إلیه القلب عدم کراهة الاقتداء بالمخالف مالم یکن غیر مراع فی الفرائض لأنّ کثیرا من الصحابة والتابعین کانوا أئمة مجتهدین وهم یصلون خلف إمام واحد مع تباین مذاهبهم. (شامی: (۱/۵۶۳، ۵۶۴) کتاب الإمامة، باب الإمامة، مطلب فی الاقتداء بشافعی و نحوه هل یکره أم لا ؟، ط: سعید)

🗀 وأری لزوم الأخذ بمذهبی المالکیة والحنابلة فی الشق الأوّل ؛ لأنّه الأصح منطقًا ، وتکون الصلاة خلف المخالفین فی الفروع المذهبیة صحیحة غیر مکروهة ؛ إذ العبرة بمذهب الإمام ؛ لأنّ الصحابة والتابعین ومن بعدهم لم یزل بعضهم یأتم ببعض مع اختلافهم فی الفروع ، فکان ذٰلک إجماعًا ، وبه انتهٰی آثار العصبیة المذهبیة . ( الفقه الإسلامی وأدلّته : ( ۲/۱۸۱ ) الباب الثانی ، الصلاة ، الفصل العاشر ، أنواع الصلاة ، المبحث الأوّل ، المطلب الثانی الإمامة ، الصلّة وراء المخالف فی المذهب ، ط: دار الفکر بیروت)

ہوئے دعا کرتا پائیں گے۔ رکن اور مقام کے درمیان ان کے ہاتھ پر بااصرار وز بردستی بیعت کی جائے گی، وہ بیعت کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ (۱)

## امیر الحج

''عرفات کے امام'' عنوان کو دیکھیں۔ (۳ / ۱٦٤)

## ان پڑھ تلبیہ کیسے پڑھے

احرام باندھتے وقت حج یا عمرہ کی نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھنا یا اس کے قائم مقام ذکر کرنا فرض ہے، اس کے بغیر احرام باندھنا صحیح نہیں ہوگا، جس آدمی کو تلبیہ یاد نہ ہو اس کو تلبیہ سکھا دیا جائے، اس کا حج ہو جائے گا، اور اگر اس کو تلبیہ کے الفاظ یاد نہیں ہوتے تو کم از کم اتنا کرے کہ احرام باندھتے وقت اس کو تلبیہ کے الفاظ کہلا دیئے جائیں، اور ان پڑھ آدمی اس کے ساتھ کہتا جائے اس سے تلبیہ کا فرض ادا

---

(۱) عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: فی ذی القعدة تجاذب القبائل و تغادر، فینهب الحاجّ فتکون ملحمة بمنٰی یکثر فیها القتلیٰ ویسیل فیها الدماء حتٰی تسیل دماؤهم علی عقبة الجمرة، وحتٰی یهرب صاحبهم فیأتی بین الرکن والمقام فیبایع وهو کاره، یقال له: إن أبیت ضربنا عنقک، یبایعه مثل عدّة أهل بدر یرضی عنهم ساکن السماء و ساکن الأرض.

قال أبو یوسف: فحدّثنی محمّد بن عبد اللّٰه عن عمر بن شعیب عن أبیه عن عبد الله بن عمرو رضی اللّٰه عنهما قال: یحجّ النّاس معًا ویعرّفون معًا علی غیر إمام، فبینما هم نزول بمنٰی إذا أخذهم کالکلب فثارت القبائل بعضها إلی بعض واقتتلوا حتٰی تسیل العقبة دمًا، فیفزعون إلی خیرهم فیأتونه وهو ملصق وجهه إلی الکعبة یبکی، کأنّی أنظر إلی دموعه فیقولون: هلمّ فلنبایعک، فیقول: ویحکم، کم عهدٍ قد نقضتموه وکم دمٍ قد سفکتموه فیبایع کرهًا، فإذا أدرکتموه فبایعوه فإنّه المهدی فی الأرض والمهدی فی السماء. (المستدرک علی الصحیحین للإمام الحاکم النیسابوری: (۵/ ۵۰۵، ۵۰٦) کتاب الفتن والملاحم، [۳۵۲۹] إذا بخس المیزان جس القطر، [رقم الحدیث: ۸۵۸۴]، ط: دار المعرفة، بیروت لبنان)

🗁 کتاب الفتن للحافظ نعیم بن حماد المتوفٰی ۲۲۹ هـ: (ص: ۲۳۸) باب اجتماع النّاس بمکّة و بیعتهم للمهدی فیها (۴۴)، [رقم الحدیث: ۹۳۷]، ط: دار الکتب العلمیة، الطبعة الأولیٰ ۱۴۱۸ هـ ـ ۱۹۹۷ م)

ہو جائے گا۔(۱)

## انجکشن

احرام کی حالت میں انجکشن خود بھی لگا سکتا ہے اور دوسرے کے بھی لگا سکتا ہے۔(۲)

## انڈر ویئر

اگر محرم کو بواسیر کے خون یا ہرنیہ وغیرہ کی شکایت کی وجہ سے انڈر ویئر پہننے کی ضرورت پڑے تو پہن سکتا ہے، گناہ نہیں ہوگا، البتہ ایک دن یا رات یا اس سے زائد تک پہننے کی وجہ سے صرف ایک دم دینا لازم ہوگا، اور متعدد ایام پہننے کی صورت میں بھی ایک دم لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) (ثمّ لبّی دبر صلاته ناویًا بها) بالتلبیة (الحج) بیان للأکمل وإلا فیصح الحج بمطلق النیة ولو بقلبه لکن بشرط مقارنتها بذکر یقصد به تعظیم کتسبیح و تهلیل ولو بالفارسیة وإن أحسن العربیة والتلبیة علی المذهب ...... وفی الشامیة : والحاصل إن اقترن النیّة بخصوص التلبیة لیس بشرط بل هو سنة وإنّما الشرط اقترانها بأی ذکر کان وإذا لبّی فلابدّ أن تکون باللسان ، قال فی اللباب : فلو ذکرها بقلبه لم یعتدبها والأخرس یلزمه تحریک لسانه و قیل لا بل یستحب .
(الدر مع الرد : (۴۸۲/۲ ، ۴۸۳) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ،ط : سعید )

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۴۳ ، ۱۴۴) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام و صفة التلبیة و شرطها وسائر أحکامها ، ط: اداره القرآن .

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی کیفیة الإحرام وصفة التلبیة و شرطها و سائر أحکامها ، ط: إدارة القرآن.

(۲) والاکتحال بمالاطیب فیه أی عملا بالسنة و تقویة للباصر لاقصدًا للزینة والنظر فی المرآة أی للاطلاع علی الهیئة والسواک أی استعمال المسواک ونزع الضرس أی قلعه مطلقا والظفر المکسور أو قلعه والفصد أی الافتصاد والحجامة أی الاحتجام بلا إزالة شعر أی فی موضعها. (إرشا دالساری: (ص: ۱۷۳) باب الإحرام، فصل فی مباحاته، ط: المکتبة الامدادیة مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط: ادارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد: (۴۹۱/۲) فصل فی الإحرام، مجلط فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم، ط: سعید.

(۱) الضرورات تبیح المحظورات...... ما أبیح للضرورة یتقدر بقدرها ...... ( شرح الأشباه والنظائر للحموی : (۲۵۱/۱ ، ۲۵۲) الفنّ الأوّل فی القواعد الکلیة ، النوع الأوّل ، القاعدة الخامسة: الضرر یزال ، ط: ادارة القرآن) =

## انزال ہو جائے رمی کے دوران

''رمی کے دوران انزال ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲ر)

## اولاد کے ذمہ والدین کو حج کرانا

اولاد کے ذمہ والدین کو حج کرانا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے اولاد کو مال دیا ہے تو ماں باپ کو حج کرانا سعادت ہے۔(۱)

---

= ولو اضطر المحرم إلى لبس ثوب فلبس ثوبين فإن لبسهما على موضع الضرورة فعليه كفارة واحدة وهى كفارة الضرورة،...... ولو لبس ثوبا للضرورة ثمّ زالت الضرورة فدوام على ذٰلک يومًا أو يومين فمادام فى شک من زوال الضرورة لايجب إلاّ كفارة الضرورة...... والأصل فى جنس هٰذه المسائل أن الزيادة فى موضع الضرورة لاتعتبر جناية مبتدأة بل يجعل الكل للضرورة. (عالمگیری: (۱/ ۲۴۲، ۲۴۳) كتاب المناسک، الباب الثامن فى الجنايات، الفصل الثانى فى اللبس، ط: رشيديه)

فكذا المحرم إذا مرض أو أصابته الحمى وهو يحتاج إلى لبس الثوب فى وقت و يستغنى عنه فى وقت الحمى فعليه كفارة واحدة مالم تزل عنه تلک العلّة لحصول اللبس على جهة واحدة. (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۸۸، ۱۸۹) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان مايحظره الإحرام، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/ ۵۴۸) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

إرشاد السارى: (ص: ۴۲۹، ۴۳۰) باب الجنايات، النوع الأوّل فى حكم اللّبس، ط: امدادية مكّة المكرّمة.

(۱) عن ابن عبّاس رضى اللّٰه عنهما عن النبىّ ﷺ لمن حج عن أبويه أو قضٰى عنهما مغرمًا بعث يوم القيامة مع الابرار. (شامى: (۲/ ۶۰۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: العمل على القياس دون الاستحسان، ط: سعيد)

(ذى زاد) يصح به بدنه فالمعتاد اللحم و نحوه إذا قدر على خبز و جبن لايعدّ قادرًا (وراحلة) مختصة به وهو المسمّٰى بالمقتب إن قدر ...... قوله: (ذى زاد وراحلة) أفاد أنّه لايجب إلا بملک الزاد وملک أجرة الراحلة، فلايجب بالإباحة أو العارية كما فى البحر. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۵۹) كتاب الحج، ط: سعيد)

السادس: الاستطاعة...... وهى ملک الزاد...... والتمكن من الراحلة...... ولاتثبت الاستطاعة ببذل الغير أى بإعطاء غيره له مالاً...... أو طاعة...... ملكا أى من جهة التمليک فى المال والخادم أو إباحة...... وفى الخزانة أنّه لو تبرّع ولده بالزاد والراحلة لاتثبت بذٰلک الاستطاعة. =

## اونٹ

احرام کی حالت میں اونٹ ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔(۱)

# ایام تشریق

ذو الحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخیں "ایام تشریق" کہلاتی ہیں کیونکہ ان میں بھی نویں اور دسویں ذی الحجہ کی طرح ہر فرض نماز کے بعد "تکبیر تشریق" پڑھی جاتی ہے۔

**تکبیر تشریق یہ ہے:**

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"(۲)

---

= (إرشاد الساری: (ص: ۵۵۔ ۶۱، ۶۲) باب شرائط الحج، ط: المکتبة الامدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۱ ، ۲۲ ) با شرائط الحج ، السادس الاستطاعة ، ط: ادارة القرآن .

(۱) وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج إجماعًا . ( إرشاد الساری : (ص: ۱۷۶ ) باب الإحرام ، فصل فی مباحاته ، ط: المکتبة الامدادیة مکّة المکرّمة )

غنیة الناسک : (ص: ۹۳ ) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط ادارة القرآن .

الفقه الإسلامی وأدلّته: (۲۵۵/۳) الباب الخامس الحج والعمرة، الفصل الأوّل: أحکام الحج والعمرة، المبحث العاشر: محظورات الإحرام أو ممنوعاته، ومباحاته مباحات الإحرام، ط: دار الفکر.

(۲) ویجب تکبیر التشریق مرة اللّٰه أکبر اللّٰه أکبر لاإلٰه إلا اللّٰه واللّٰه أکبر اللّٰه أکبر وللّٰه الحمد، عقب کل فرض أدی بجماعة مستحبة من فجر عرفة إلی عصر العید علی امام، مقیم مسافر أو قروی أو امرأة و قالا بوجوبه فور کل فرض مطلقًا إلی آخر أیّام التشریق وعلیه الاعتماد...... (الدر المختار مع الرد: (۱۷۷/۲، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰) کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب فی تکبیر التشریق، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۵۳۸ ، ۵۳۹ ، ۵۴۰ ، ۵۴۲ ) کتاب الصلاة ، باب أحکام العیدین ، ط: قدیمی .

الهندیة : (۱۵۲/۱ ) کتاب الصلاة ، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین ، ومما یتّصل بذٰلک ، تکبیرات أیّام التشریق ، ط: رشیدیه.

## ایام تشریق میں تکبیر پہلے پڑھے یا تلبیہ

حاجیوں کو ایام تشریق میں نو ذی الحجہ کی فجر سے دس ذی الحجہ کی فجر تک فرض اور نفل نماز کے بعد پہلے تکبیر تشریق کہنی چاہیئے پھر اس کے بعد تلبیہ پڑھنا چاہیئے، اگر نماز کے بعد پہلے تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر تشریق ساقط ہو جائے گی، البتہ تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کیساتھ ختم ہو جاتا ہے، اور تکبیر تشریق تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک باقی رہتی ہے۔(۱)

## ایام حج میں عمرہ کا احرام باندھنا

☆ اگر کسی نے ایام حج یعنی ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳/ ذی الحجہ میں عمرہ کا احرام باندھ لیا تو احرام باندھنے کی وجہ سے اس پر عمرہ کرنا لازم ہو جائے گا، مگر چونکہ ان ایام میں عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے اس لئے گناہ سے بچنے کے لئے اس پر احرام کھول کر عمرہ کو ترک کرنا واجب ہوگا، پھر جب یہ ایام گزر جائیں تو دوبارہ مسجد عائشہ وغیرہ سے احرام باندھ کر اس عمرے کی قضا کرنا اور ایک دم دینا بھی واجب

---

(۱) ویبدأ الإمام بسجود السهو لوجوبه فی تحریمتها ثمّ بالتکبیر لوجوبه فی حرمتهاثمّ بالتلبیة لو محرمًا لعدمهما خلاصة وفی الولوالجیة لو بدأ بالتلبیة سقط السجود والتکبیر . و فی الشامیة: لأنّ التلبیة تشبه کلام النّاس و کلام النّاس یقطع الصلاة ...... ( الدر مع الرد : (۲/ ۱۸۰، ۱۸۱) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط: سعید )

▭ الفقه الإسلامی و أدلّته : (۲/ ۳۸۳ ) الباب الثانی الصلاة ، الفصل العاشر : أنواع الصلاة ، المبحث الرابع : صلاة العیدین ، سابعًا حکم التکبیر فی العیدین ، ط: دار الفکر .

▭ فتح القدیر مع الکفایة : (۲/ ۵۱ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة العیدین ، فصل فی تکبیرات التشریق ، ط: رشیدیه .ورمی جمرة العقبة من بطن الوادی ...... وکبر لکل حصاة أی مع کل منهما و قطع التلبیة بأوّلها و فی الشامیة : أی فی الحج الصحیح والفاسد مفردًا أو متمتّعا أو قارنًا. ( الدر مع الرد : ( ۲/ ۵۱۳ ) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید )

▭ إرشاد الساری : ( ص: ۳۱۷ ) باب مناسک منی ، فصل فی قطع التلبیة ، ط: المکتبة الامدادیة مکّة المکرّمة .

▭ الهندیة: ( ۱/ ۲۳۱ ) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

ہوگا۔(۱)

☆اور اگر عمرہ ترک نہیں کیا اور انہی پانچ دنوں میں سے کسی دن کرلیا تو کراہت کے ساتھ عمرہ ہوجائے گا البتہ مکروہ کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے ایک دم حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆اور اگر ان ایام میں عمرہ کا احرام باندھ لیا، مگر ان ایام میں عمرہ نہیں کیا اور احرام بھی نہیں کھولا بلکہ ۹ سے ۱۳/ ذی الحجہ گزرنے کے بعد عمرہ کیا تو عمرہ ہوگیا اور دم بھی واجب نہیں ہوگا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ احرام کھولنا اسی صورت میں واجب تھا۔(۳)

(۱) وكرهت تحريمًا يوم العرفة وأربعة بعدهما أى كره إنشاؤها بالإحرام حتٰى يلزمه دم وإن رفضها...... (الدر المختار : ۲/۴۷۳) كتاب الحج ، مطلب أحكام العمرة ، ط:سعيد)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۶۵۳ ــــ ۶۵۵) باب العمرة ، فصل وفى وقتها ، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسك : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمى الحج الأصغر ، ط: ادارة القرآن .

☜ حج فأهل بعمرة يوم النحر أو فى ثلاثة أيام بعده لزمته بالشروع (وفى الشامية: لأنّ الشروع فيها ملزم) لكن مع كراهة التحريم و رفضت وجوبا تخلصا من الإثم و قضيت مع دم للرفض ...... (الدر مع الرد؛ (۲/۵۸۸، ۵۸۹) كتاب الحج، باب الجنايات، قبيل باب الإحصار، ط: سعيد)

☜ غنية الناسك : (ص: ۱۹۷، ۱۹۸) باب العمرة وتسمى الحج الأصغر ، ط: ادارة القرآن.

☜ البحر العميق : (۴/۲۰۲۷ ، ۲۰۲۸ ، ۲۰۲۹) الباب الرابع عشر فى العمرة ، ط: مؤسسة الرّيان، المكتبة المكيّة .

(۲) فلو أهلّ بها فيها لزمته لصحة الشروع فيها ، و يلزمه رفضها ، فإن مضى فيها أجزأه؛ لأنّه أداها كما التزم ، وعليه دم لارتكاب النهى . (غنية الناسك : (ص: ۱۹۷) باب العمرة و تسمى الحج الأصغر ، ط: ادارة القرآن)

☜ الدر المختار : (۲/۵۸۹) كتاب الحج ، باب الجنايات، قبيل : باب الإحصار ، ط: سعيد.

☜ البحر العميق : (۴/۲۰۲۸ ، ۲۰۲۹) الباب الرابع عشر فى العمرة ، ط: مؤسسة الرّيّان ، المكتبة المكيّة .

(۳) وإن لم يرفض ولم يطف حتى مضت أيّام التشريق ثمّ طاف لها أجزأه و أساء لتركه رفض الإحرام و لا دم عليه لخروجه عن الكراهة برفض الأفعال ...... (غنية الناسك : (ص: ۱۹۷ ، ۱۹۸) باب العمرة و تسمّى الحج الأصغر ، ط: ادارة القرآن)

☜ الفتاوٰى الهندية : (۱/۲۳۷) كتاب المناسك ، الباب السادس فى العمرة ، ط: رشيديه .

# ایام حج میں عمرہ کرنا

’’حج کے ایام میں عمرہ کرنا‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۹۶)

# ایام نحر

دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک کو’’ایام نحر‘‘ کہتے ہیں۔(۱)

# ایام نحر کے بعد حلق کیا

’’حلق ایام نحر کے بعد کیا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۳۹)

# ایام نحر کے بعد قصر کیا

حلق ایام نحر کے بعد کیا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۳۹)

# ایام نحر میں نفل طواف کیا

اگر ایام نحر میں نفل طواف کیا تو اس سے طواف زیارت ادا ہو جائے گا اور اگر واپسی سے پہلے نفل طواف کیا تو اس سے طواف وداع ادا ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) یوم النحر إلى آخر أيّامه وهى ثلاثة أفضلها أوّلها ، وفى الشامية : وكذا أيّام التشريق ثلاثة ، والكل يمضى بأربعة أوّلها نحر لاغير و آخرها لتشريق لاغير وآخرها تشريق لاغير والمتوسطان نحر و تشريق ، هداية . ( الدر مع الرد : ( ۶/۳۱۶ ) كتاب الأضحية ، ط: سعيد )

الفقه الإسلامى و أدلّته : ( ۳/۲۰۵ ، ۲۰۶ ، ۲۰۷ ) الباب الثامن الأضحية والعقيقة ، الفصل الأوّل ، العقيقة ، المبحث الثالث : وقت التضحية ، ط: دار الفكر .

الفتاوٰى البزازية على هامش الهندية: (۶/۲۸۸) كتاب الأضحية، الفصل الثالث فى وقتها، ط: رشيديه.

(۲) ولو كان (أى طوافه) فى يوم النحر (أى ولو نفلاً أو وداعًا أو أطلقه) وقع للزيارة أو بعد ما حل النفر (أى بعد ما طاف للزيارة كما فى نسخة) فهو للصدر، وإن نواه للتطوّع (وكذا إذا أطلقه). (إرشاد السارى: (ص: ۲۰۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فى تحقيق نية الطواف، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۰ ) باب ماهية الطواف ، ط: فصل فى أركان الطواف و شرائطه ، ط: اداة القرآن.

شامى مع الدر : ( ۲/۵۵۲ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

## ایک احرام سے کتنے عمرے کئے جاسکتے ہیں

''ہر عمرہ کا الگ احرام باندھنا ضروری ہے'' عنوان کو دیکھیں۔(٤/ ٣٢٢)

## ایک عمرہ چند آدمیوں کی طرف سے کرنا

نفل عمرہ نفل نماز کی مانند ہے، ایک عمرے کے ثواب میں ایک سے زیادہ کو شامل کیا جاسکتا ہے، لیکن اگر چند لوگوں نے عمرہ کرنے کی درخواست کی ہو کہ ہماری طرف سے عمرہ کرنا تب تو ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ عمرہ کرنا ہوگا، ایک عمرہ سب کی طرف سے کافی نہیں ہوگا۔(١)

## ایک قربانی پر دو شخص کا دعوی

''قربانی ایک پر دو شخص کا دعوی'' عنوان کو دیکھیں۔(٣/ ٢٧٥)

## ایک محرم نے دوسرے محرم کا سر حلق کردیا

''احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(١/ ١١٩)

---

(١) والأصل أن الانسان له أن يجعل ثواب عمله بغيره من الأموات والأحياء عند أهل السنة والجماعة صلاة كان أو صومًا، أو حجًا أو عمرةً، أو اعتكافًا، أو صدقةً، أو قراءة القرآن، والأذكار إلى غير ذلك، من أنواع البر ويصل ذلك إلى الميت والحي ينفعهما...... (البحر العميق: (٤/ ٢٢٤٠) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل، ط: مؤسسة الرّيان المكتبة المكية)

الدر مع الرد: (٢/ ٥٩٤، ٥٩٥) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى إهداء ثواب الأعمال للغير، ط: سعيد.

إرشاد السارى: (ص: ٢٠٩) باب الحج عن الغير، ط: المكتبة الامدادية، مكّة المكرّمة.

أن يفرد الإهلال لواحد معين فلو أهل بحجة عن آمريه ولو كانا أبويه أو الأجنبين كما فى الفتح بطلت نيته عنهما...... (غنية الناسك: (ص: ٣٢٥) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: ادارة القرآن)

شامى: (٢/ ٦٠٧، ٦٠٨) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ط: سعيد.

إرشاد السارى: (ص: ٢٢٨) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة.

## بار بار آنے جانے والوں کے لئے احرام کا حکم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میقات کے باہر لکڑیاں لانے والے اور عمّال اور تجّار اور کمانے والے جو بار بار جاتے آتے ہیں ان کے لئے احرام کے بغیر میقات سے گزرتے رہنے کی اجازت ہے۔(۱)

اس لئے کہ اگر ہر بار ان پر احرام کی پابندی لگائی جائے گی تو سخت مشقت کا خطرہ ہے۔

لہٰذا بار بار میقات سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہونے والوں کے لئے بھی احرام باندھ کر نکلنا ہی بہتر ہے، تاہم مشکل ہونے کی صورت میں احرام نہ باندھنے کی رخصت ہوگی۔

## بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا

صرف دس ذی الحجہ کی رمی زوال سے پہلے ہے، گیارہ، بارہ کی رمی زوال کے

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال: لایدخل أحد مكة الا بإحرام الا الحطابين والعمالين وأصحاب منافعهما الحديث. (نخب الأفكار في تنقيح مباني الأخبار شرح معاني الآثار: (۱۰/ ۲۸۴) كتاب مناسک الحج، باب دخول الحرم هل يصلح بغير إحرام، ط: وزارة الأوقاف قطر، و: (۱۳/ ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۸) ط: دار اليسر، دار المنهاج، المدينة المنوّرة)

مصنف ابن ابی شیبة: (۸/ ۲۲۷) رقم الحديث: ۱۳۶۹۱، كتاب الحج، باب من كره أن يدخل مكّة بغير إحرام، ط: مؤسّسة علوم قرآن، شركة دار القبلة.

شرح معاني الآثار للطحاوي: (۱/ ۴۳۸) رقم الحديث: ۴۰۸۴، كتاب مناسک الحج، باب دخول الحرم هل يصلح بغير إحرام، ط: رحمانيه.

تلخيص الحبير في تخريج الرافعي الكبير: (۲/ ۴۶۴) رقم الحديث: ۱۰۱۰، كتاب الحج، باب دخول مكّة وبقية أعمال الحج، ط: مؤسّسة قرطبه.

بعد ہی ہوسکتی ہے، اگر زوال سے پہلے رمی کرلی تو وہ رمی ادا نہیں ہوئی۔(۱) اس صورت میں دم واجب ہوگا۔(۲) البتہ تیرہویں تاریخ کی رمی زوال سے پہلے کرکے جانا جائز ہے۔(۳)

(۱) أمّا الرمی فی الیوم الأوّل فلأداء ہ وقت الجواز من الفجر إلی الفجر ...... وأمّا وقت الجواز فی الیوم الثانی و الثالث من أیّام النحر فمن الزوال إلی طلوع الفجر من الغد ، فلایجوز قبل الزوال فی ظاهر الروایة وعلیه الجمهور من أصحاب المتون والشروح والفتاوٰی ...... وأمّا وقت الجواز فی الیوم الرابع فمن الفجر إلی الغروب . ( غنیة الناسک فی بغیة المناسک : (ص: ۱۸۱ ، ۱۸۲ ) باب رمی الجمار ، فصل فی أوقات الرمی ، ط: ادارة القرآن کراچی )

☐ المحیط البرهانی : (۴۰۵/۳ ، ۴۰۶ ) کتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: ادارة القرآن .

☐ التاتارخانیة : (۴۶۰/۲ ، ۴۶۱ ) کتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، رمی الجمار ، ط: ادارة القرآن .

☐ شامی : ( ۵۲۰/۲ ، ۵۲۱ ) ، کتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعید .

☐ الهندیة : ( ۲۳۳/۱ ) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، الکلام فی الرمی ، ط: رشیدیه .

☐ بدائع الصنائع : ( ۱۳۷/۲ ، ۱۳۸ ) کتاب الحج ، فصل وأمّا وقت الرمی ، ط: سعید .

(۲) ولو ترک رمی یوم کله أ وأکثره کأربع حصیات ، فما فوقها فی یوم النحر أو إحدٰی عشر حصاة فیما بعده فعلیه دم بالاتفاق . ( غنیة الناسک فی بغیة المناسک : ( ص: ۲۷۹ ) باب الجنایات ، الفصل السابع ، المطلب الثامن ، ط: ادارة القرآن )

☐ ولو ترک الجمار کلها أورمیَ واحدةٍ أو جمرة العقبة یوم النحر فعلیه شأة . ( الهندیة : ( ۲۴۷/۱ ) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس ، ط: رشیدیه )

☐ الاختیار لتعلیل المختار: ( ۱۶۳/۱ ) باب الجنایات علی الإحرام، ط: دار المعرفة، بیروت.

(۳) وأمّا فی الیوم الرابع فلا رمی فیه إلا بعد الزوال ، ولو رمی قبل الزوال أجزأه فی قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ . ( المحیط البرهانی : (۴۰۶/۳ ) رقم : ۳۲۵۰ ، کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: ادار القرآن )

☐ الهندیة: ( ۲۳۳/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، الکلام فی الرمی، ط: رشیدیه .

☐ التاتارخانیة : ( ۴۶۱/۲ ) کتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، رمی الجمار، ط: ادارة القرآن .

# بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا

## بارہویں ذی الحجہ کو خواتین، کمزور، بیمار اور ضعیف لوگ رات کو رمی کر سکتے ہیں دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

البتہ بارہویں تاریخ کو منی سے سورج غروب ہونے کے بعد تیرہویں کی فجر سے پہلے آنا کراہت کے ساتھ جائز ہے، اس لئے اگر تیرہویں تاریخ کو صبح صادق ہونے سے پہلے منی سے نکل جائیں تو تیرہویں تاریخ کی رمی لازم نہیں ہوگی، اوراس کے چھوڑنے پر دم لازم نہیں آئے گا، ہاں اگر تیرہویں کی فجر بھی منی میں ہوگئی تو پھر تیرہویں کی رمی بھی واجب ہوگی، اس کے چھوڑنے سے دم لازم آئے گا۔(۲)

(۱) والرجل والمرأة فی الرمی سواء الا أن رميها فی الليل أفضل، فلا تجوز النيابة عن المرأة بغير عذر...... تنبية: قد تبين مما قدمنا أنّهم جعلوا خوف الزحام عذرًا للمرأة ولمن به علة، أو ضعف فی تقديم الرمی قبل طلوع الشمس أو تأخيره إلی الليل الخ. (غنية الناسک: (ص: ۱۸۸) باب رمی الجمار، ط: فصل فی شرائط الرمی، السادس: أن يرمی بنفسه، ط: ادارة القرآن)

مناسک ملاعلی قاری : (ص: ۱۲۵) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل فی شرائط الرمی و واجباته الخ ، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمكّة المحمية ، الطبعة الأولیٰ ۱۳۲۸ھ .

(۲) قال اللّٰه تعالیٰ : ﴿ واذكر اللّٰه فی أيّام معدودات فمن تعجّل فی يومين فلاإثم عليه ومن تأخّر فلاإثم عليه لمن اتّقٰی (البقرة : ۲۰۳) ﴾

ولاخلاف بين أهل العلم أن المعدودات أيّام التشريق، وقد روی ذٰلک عن علی و عمر وابن عبّاس وابن عمر و غيرهم...... ولم يختلف أهل العلم ان أيّام منی ثلاثة بعد يوم النّحر وان للحاج أن يتعجّل فی اليوم الثانی منها إذا رمی الجمار وينفر وأن له أن يتأخّر إلی اليوم الثالث حتٰی يرمی الجمار فيه ثم ينفر...... و قال أصحابنا: أنّه إذا لم ينفر حتٰی غابت الشمس فلاينبغی له أن ينفر حتٰی يرمی جمرة اليوم الثالث ولايلزمه ذٰلک إلا أن يصبح بمنی فحينئذٍ يلزمه رمی اليوم الثالث ولايجوز تركه، ولانعلم خلافا بين الفقهاء ان من أقام بمنی إلی اليوم الثالث أنه لايجوز له النفر حتٰی يرمی، وإنّما قالوا: إنّه لايلزمه رمی اليوم الثالث بإقامته بمنی إلی أن يمسی...... وإذا أقام حتی يصبح من اليوم الثالث لزمه الرمی بلاخلاف.
(أحكام القرآن للجصّاص: (۱/ ۴۳۱، ۴۳۳) باب أيّام منی والنفر فيهما، ط: قديمی)

عن عمر أنّه قال: من أدركه المساء فی اليوم الثانی فليقم إلی الغد حتی ينفر مع النّاس، قال تحته: قوله: عن عمر الخ فيه دلالة علی ما ذهب إليه أبو حنيفة والجمهور: أنّه من أقام =

# باریک دوپٹہ پہن کر حرمین میں آنا

☆عورتوں کے لئے باریک دوپٹہ پہن کر گھر سے باہر نکلنا حرام ہے۔(۱)اور حرمین شریفین میں اس طرح آنے سے تو اور بھی بڑا گناہ ہوگا۔(۲)

= ولم ينفر فى اليوم الثانى من أيّام التشريق۔ وهو يوم النفر الأوّل۔ حتى غربت الشمس يكره له أن ينفر حتى يرمى فى الرابع (من أيّام الرمى وهو الثالث من أيّام التشريق) ثم عند أبى حنفية رحمه اللّٰه يسقط الرمى بنفره قبل طلوع فجر الرابع، فلو نفر من الليل قبل طلوعه لاشيئ عليه فى الظاهر عن الإمام وقدرأ ساء...... ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمى يلزمه الدم اتفاقًا. (إعلاء السنن: (۱۰/ ۱۸۱، ۱۸۲) أبواب رمى الجمار وآدابه، باب جمرة العقبة يوم النحر الخ، ط: ادارة القرآن)

🗁 المسلک المقتسط فى المنسک المتوسط المعروف بـ "مناسک ملا على قارى": (ص: ۱۲۲) باب رمى الجمار وأحكامه، فصل فى صفة الرمى فى هٰذه الأيّام ، ط: مطبعة الترقى الماجدية بمكّة المحمية ، الطبعة الأولىٰ ۱۳۲۸ھ .

(۱) مالک عن علقمة بن أبى علقمة عن أمّه أنها قالت: دخلت حفصة بنت عبد الرحمٰن على عائشة زوج النّبىّ ﷺ وعلى حفصة خمار رفيق فشقته عائشة وكستها خمارًا كثيفًا. (مؤطا مالک: (ص: ۷۰۸، ۷۰۹) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: نور محمد كراچى)

🗁 خمار بكسر الخاء المعجمة ثوب تغطى المرأة به رأسها (رقيق) يصف ماتحته من الشعر (فشقته عائشة) أى خرقته لئلا تعود للبسه بعد ذٰلک (وكستها خمارًا كثيفًا) أى غليظًا لايصف البدن، قال الباجى: يحتمل واللّٰه أعلم أن يكون خمارها مع رقته من الخفة مايصف ماتحته من الشعر، ويحتمل أن يكون رقيقًا لايستر الأعضاء...... فكرهت لها ذٰلک عائشة و شقته لتمنعها الاختمار به فى المستقبل وأعطتها ماتختمر به، خمارًا كثيفًا...... و رتيها الجنس الّذى شرع له الاختمار به. (أوجز المسالک: (۱۴/ ۲۱۱) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) (وقال ابن مسعود) رضى اللّٰه عنه (ما من بلد يؤاخذ العبد فيه بالهمة) وفى نسخة بالنية...... (قبل العمل الا مكة)...... (وتلا)...... (قوله؛ عزّ و جلّ: ومن يرد فيه بالحاد بظلم نذقه من عذاب أليم أى أنّه على مجرّد الإرادة)...... (ويقال: إن السيئات تضاعف بهما كما تضاعف الحسنات)...... قلت: ونقل ذٰلک عن ابن عبّاس و نقله ابن الجوزى عن مجاهد...... (وقال ابن عبّاس) رضى اللّٰه عنهما (لأن أذنب سبعين ذنبا بركية أحبّ إلىّ من أن أذنب ذنبا واحد بمكّة) نقله صاحب القوت قال (وركية) أى بالضم ممنوعًا (منزل بين مكة والطائف)...... وقال: ذٰلک الكلام لما قيل له: مالک لاتمكث بمكّة كثيرًا؟ فقال: مالى والبلد الّذى تضاعف فيه السيئات كما تضاعف فيه الحسنات لأن أذنب الخ. (اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين: (۴/ ۴۷۸، ۴۷۹) كتاب إسرار الحج، الباب الأوّل، الفصل الأوّل، فضيلة المقام بمكة و كراهية، ط: دار الكتب العلمية بيروت)=

اس لئے خواتین گھر اور رہائش سے باہر نکلتے وقت ایسا باریک دوپٹہ نہ پہنیں جس سے بدن سر اور بال نظر آتے ہوں ورنہ بہت ہی بڑی گنہگار ہونگی۔(۱)

☆ایسا باریک دوپٹہ پہن کر نماز پڑھنا صحیح نہیں جس سے بال نظر آتے ہوں۔(۲)

## باریک کپڑا پہن کر حرمین میں آنا

☆عورتوں کو ایسا باریک کپڑا پہن کر باہر نکلنا حرام ہے جس سے بدن نظر آتا

---

= الفتوحات المكية: (۱/۵۸۷) الباب الثاني والسبعون في الحج، أحاديث مكة والمدينة، الحديث التاسع في احتكار الطعام بمكة، ط: دار صادر، بيروت.

(۱) مالک عن علقمة بن أبی علقمة عن أمّه أنها قالت: دخلت حفصة بنت عبد الرحمٰن علی عائشة زوج النّبیّ ﷺ وعلی حفصة خمار رقیق فشقته عائشة وکستها خمارًا کثیفًا. (مؤطا مالک: (ص: ۷۰۸، ۷۰۹) کتاب الجامع، مایکره للنساء لبسه من الثیاب، ط: نور محمد کراچی)

خمار بکسر الخاء المعجمة ثوب تغطی المرأة به رأسها (رقیق) یصف ماتحته من الشعر (فشقته عائشة) أی خرقته لئلا تعود للبسه بعد ذٰلک (وکستها خمارًا کثیفًا) أی غلیظًا لایصف البدن، قال الباجی: یحتمل واللّٰه أعلم أن یکون خمارها مع رقته من الخفة مایصف ماتحته من الشعر، ویحتمل أن یکون رقیقًا لایستر الأعضاء ...... فکرهت لها ذٰلک عائشة و شقته لتمنعها الاختمار به فی المستقبل وأعطتها ماتختمر به، خمارًا کثیفًا ...... و تربها الجنس الّذی شرع له الاختمار به. (أوجز المسالک: (۱۴/۲۱۱) کتاب الجامع، مایکره للنساء لبسه من الثیاب، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

(۲) و شعر المرأة ماعلی رأسها عورة وأمّا المسترسل ففیه روایتان الأصح أنّه عورة کذا فی الخلاصة، وهو الصحیح وبه أخذ الفقیه أبو اللیث وعلیه الفتوٰی کذا فی معراج الدرایة ...... والثوب الرقیق الّذی یصف ما تحته لاتجوز الصلاة فیه کذا فی التبیین. (الهندیة: (۱/۵۸) کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه)

تبیین الحقائق: (۱/۲۵۲، ۲۵۳) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعید.

شامی: (۱/۴۱۰) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر إلی وجه الأمرد، ط: سعید.

البحر: (۱/۲۶۸) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعید.

ہو یا سر کے بال نظر آتے ہوں۔(۱)

☆ایسا باریک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے جس سے بال وغیرہ نظر آتے ہوں۔(۲)

# باغ

کسی کے پاس ضرورت سے زائد باغ ہے، اس کی آمدنی کا محتاج نہیں ہے اور اس کی اتنی مالیت ہے کہ اس کو بیچ کر حج کرسکتا ہے، تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) عن أبی هريرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ: صنفان من أهل النّار …… ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات…… لايدخلن الجنّه ولايجدن ريحها وإنّ ريحها لتوجد من مسيرة كذا و كذا.

(مسلم: (۲/۲۰۵) كتاب اللباس، باب النساء الكاسيات العاريات، ط: قديمى)

▭ نووی على مسلم: (۲/۲۰۵) باب النساء الكاسيات العاريات، ط: قديمى)

▭ مؤطا مالک: (ص: ۷۰۹) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: نور محمد.

▭ (كاسيات)…… قال ابن عبد البر: أراد اللواتى يلبسن من الثياب الشيئ الخفيف الّذى يصف ولايستر…… وقيل معناه: تستر بعض بدنها وتكشف بعضه إظهارًا للجمال ونحوه و قيل: معناه تلبس ثوبا رقيقًا يصف لون بدنها انتهٰى. وقال الباجى: قال عيسى بن دينار: تفسيره يلبس ثيابا رقاقا فهن كالكاسيات يلبسهن تلک الثياب، وهن عاريات؛ لأنّ تلک الثياب لاتوارى منهن ماينبغى لهن أن يسترنه من أجسادهن…… وفى العتبية عن ابن القاسم: عاريات، تلبسن الرقيق، ويحتمل عندى أن يكون ذٰلک لمعنيين: أحدهما الخفة فيشف عمّا تحته فيدرک البصر ماتحته من المحاسن، ويحتمل أن يريد به الثوب الرقيق الصفيق الّذى لايستر الأعضاء بل يبدو حجمها…… (لا يدخل الجنة)…… قال ابن عبد البر: هٰذا عنده محمول على المشيئة، وإن هٰذا جزاؤهن. (أوجز المسالک إلى مؤطا مالک: (۱۴/ ۲۱۲، ۲۱۳) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: دار الكتبن العلمية بيروت)

(۲) انظر إلى الحاشية السابقة رقم: ۲، فى الصفحة السابقة: ۱۶۶. (و شعر المرأة ماعلى رأسها عورة)

(۳) (وإن كان له) أى لشخص (مسكن فاضل)…… (أو كرم) أى بستان عنب ونحوه من أشجار ثمار زائدة على مقدار التفكّه بها…… (يجب بيعها) أى على صاحبها (إن كان به) أى بثمنها (وفاء بالحج) أى بنفقة أداء الحج. (المسلک المتقسط فى المسلک المتوسّط المعروف بـ ”مناسک الملاعلى قارى“: (ص: ۱۱) باب شرائط الحج، ط: مطبعة الترقى الماجدية بمكّة المحمية، الطبعةا لأولىٰ)

▭ الهندية: (۱/۲۱۸) كتاب المناسک، الباب الأوّل، وأما شرائط وجوبه، ط: رشيديه.

▭ التاتارخانية: (۲/۴۳۲) كتاب الحج، الفصل الأوّل فى بيان شرائط الوجوب، ط: ادارة القرآن.

# بال

☆اگر بال محرم کے کسی فعل کے بغیر از خود گر جائیں تو کچھ لازم نہیں۔(۱)

اور اگر بال محرم کے ایسے فعل سے گریں جس کا اس کو شریعت کی جانب سے حکم دیا گیا ہے جیسے نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور وضو کے دوران بال گر گئے تو تین بال تک ایک مٹھی گندم صدقہ کرنا کافی ہے۔(۲)

☆وضو کرتے ہوئے یا کسی اور طرح داڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کر دے۔(۳)

اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت

---

(۱) لایخفی أن الشعر إذا سقط بنفسه لامحذور فیه ولا محظور لاحتمال قلعه قبل إحرامه وسقوطه بغیر قلعه . ( مناسک الملاعلی قاری : (ص: ۱٦۷ ) باب الجنایات ، فصل فی سقوط الشعر ، ط: مطبعة الترقی الماجدیة بمکّة المحمیة ، الطبعة الأولیٰ)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۲۵۸ ) باب الجنایات ، الفصل الرابع ، تنبیه : ط: ادارة القرآن.

(۲) وأمّا إذا سقط بفعل المامور به کالوضوء، ففی ثلاث شعرات کفٍ واحدةٍ من طعام، أفاده أبو السعود. (غنیة الناسک: (ص: ۲۵٦) باب الجنایات، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر، ط: ادارة القرآن)

☜ هشام عن محمد رحمه الله تعالیٰ : إذا سقط من شعر رأس المحرم أو لحیته عند وضوءه ثلاث شعرات ، فعلیه کف من طعام . ( المحیط البرهانی : (۴۳۵/۳ ) کتاب المناسک ، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم بسبب الإحرام ، نوع منه فی حلق الشعر وقلم الأظفار ، ط: ادارة القرآن )

☜ التاتارخانیة : ( ۵۰۲/۲ ) کتاب الحج ، الفصل الخامس ، نوع منه فی حلق الشعر ، ط: ادارة القرآن .

(۳) ( ولو سقط من رأسه أو لحیته ثلاث شعرات عند الوضوء أو غیره ) أی حین مسه و حکه...... ( فعلیه کف من طعام ) . ( مناسک الملا علی قاری : (ص: ۱٦۷ ) باب الجنایات ، فصل فی سقوط الشعر ، ط: مطبعة الترقی الماجدیة بمکّة المحمیة ، الطبعة الأولیٰ )

☜ وانظر الحاشیة السابقة أیضًا.

صدقہ کردے۔(۱)

اگر تین بال سے زائد اکھاڑے تو ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔(۲)

☆ اگر احرام کی حالت میں دو تین بال منڈا لے یا کاٹے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔(۳)

اور تین بال سے زائد میں ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔(۴)

☆ اگر نوچنے، کھجلانے وغیرہ سے داڑھی یا سر کے بال تین تک گریں تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں صدقہ کریں۔(۵)

---

(۱،۳،۵) وإن نتف من رأسه أو من أنفه أو من لحيته شعرات ففی کل شعرة کف من الطعام. (التاتارخانية: (۲/۱ ۵۰) کتاب الحج، الفصل الخامس، نوع منه فی حلق الشعر، ط: ادارة القرآن)

☐ الهندية: (۱/۲۴۳) کتاب المناسک، الباب الثامن، الفصل الثالث فی حلق الشعر الخ، ط: رشيديه.

☐ الفتاوٰی الخانية علی هامش الهندية: (۱/۲۸۹) کتاب الحج، فصل فيما يجب بلبس المخيط وإزالة التفث، ط: رشيديه.

(۲،۴) وينبغی أن يراد بقولهم: وفی أقلّ من الربع صدقة أی بعد أن يکون خصلة لما فی الخانية...... وفی خصلة نصف صاع اهـ فتبين أن نصف الصاع إنّما هو فی الزائد علی الشعرات الثلاث. (غنية الناسک: (ص: ۲۵۶) باب الجنايات، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر، ط: ادارة القرآن)

☐ (ولو حلق أو نتف خصلة من رأسه) وهی بضم الخاء المعجمة شعر مجتمع أو قليل منه (فعليه صدقة) أی نصف صاع علی مافی الخزانة، الأکمل. (مناسک الملاعلی قاری: (ص:۱۶۷) باب الجنايات، فصل فی سقوط الشعر، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمکّة المحمية الطبعة الأولیٰ)

☐ وإن نتف الأقل منه أطعم لذٰلک نصف صاع، وفی کل موضع قلنا: بوجوبا لصدقة، فلاينقص عن طعام مسکين واحد نصف صاع، صاع من حنطة. (المحيط البرهانی: (۳/۴۳۵) کتاب المناسک، الفصل الخامس، نوع منه فی حلق الشعر، ط: ادارة القرآن)

☐ الصدقة: نصف صاع من البر، أو قيمة ذٰلک من الدراهم عند الحنفية. (الفقه الإسلامی وأدلّته: (۳/۲۳۲۷) الباب الخامس الحج والعمرة، الفصل الأوّل، المبحث الحادی عشر جزء الجنايات، ط: مکتبه رشيديه کوئٹه)

تین سے زائد بال پر پونے دو کلو گیہوں صدقہ کریں۔(۱)

☆ اگر بال کے متعلق اوپر لکھی ہوئی جنایت ایک سے زائد مرتبہ ہوئی ہے اور وہ ایک ہی مجلس کے اندر ہے تو ایک صدقہ کافی ہے، بشرطیکہ اول جنایت کا صدقہ نہ دیا ہو۔(۲)

☆ سینہ، پنڈلی وغیرہ کے بال اگر خود بخود گر جائیں تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔(۳)

## بال بیماری کی وجہ سے گریں

جو بال ہاتھ لگانے سے گرتے ہیں، ان کے گرنے پر کفارہ واجب ہے، ہر بال پر مٹھی بھر گندم ہے۔(۴)

اور جو بال ہاتھ لگانے کے بغیر بیماری کی وجہ سے گرتے ہیں ان پر کچھ واجب

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة رقم: ۲، فی الصفحة الماضية. (وینبغی أن یراد بقولهم)

(۲) ولو حلق رأسه ولحيته وابطيه وكل بدنه فی مجلس واحد، فعليه دم واحد لاتحاد المحل معنى باتحاد المقصود، وهو الارتفاق، إلا إذا كفر للأوّل، كما لو حلق رأسه وأراق دمًا ثم حلق لحيته لزمه دم آخر، وإن اختلفت المجالس، فكل مجلس موجب جناية عندهما لاختلاف المحل حقيقة، وعند محمد دم واحد مالم يكفر للأوّل الخ . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۶) الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر، ط: ادارة القرآن)

(۳) انظر إلى الحاشية رقم: ۱، على الصفحة: ؟؟؟؟. (لایخفی أن الشعر إذا سقط)

(۴) وإذا سقط بفعل المحرم بأن أحس به وأدركه، فحينئذٍ يلزمه الجزاء، أفاده الشارح . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۸) باب الجنايات، الفصل الرابع، تنبيه : ط: ادارة القرآن)

▭ مناسک الملاعلی قاری : (ص: ۱۶۷) باب الجنايات، فصل فی سقوط الشعر، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمكّة المحمية، الطبعة الأولىٰ .

▭ وإن نتف من رأسه أو من أنفه أو من لحيته شعرات ففی كل شعرة كف من الطعام . (التاتارخانية: (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج، الفصل الخامس، نوع منه فی حلق الشعر، ط: ادارة القرآن)

نہیں ہے۔(۱)

# بال جل گئے

## اگر احرام کی حالت میں روٹی پکاتے ہوئے کچھ بال جل گئے تو صدقہ دے۔(۲)

(۱) بخلاف ما إذا تناثره شعره بالمرض أو النّار فلاشيئ عليه ؛ لأنّه ليس للزينة وإنما هو شين كذا فی المحيط أيضًا . ( البحر : ( ۳/ ۹ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد )

☜ شامی: ( ۲/ ۵۴۹ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط:سعيد .

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۵۸ ) باب الجنايات ، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر ، تنبيه، ط: ادارة القرآن .

☜ مناسک ملا علی قاری : (ص: ۱۶۷ ) باب الجنايات ، فصل فی سقوط الشعر ، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمكّة المحميّة الطبعة الأولىٰ .

(۲) وإذا خبز فاحترق بعض شعره تصدق...... وفی المحيط: وإذا خبز العبد فاحترق بعض شعر يده فی التنور، فعليه إذا عتق صدقة، قال الشارح: وإذا كان شعر يده كاملا، فالواجب الدم اهـ. (غنية الناسک: (ص: ۲۵۸) باب الجنايات، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر، تنبيه، ط: ادارة القرآن)

☜ وإذا خبز المحرم فاحترق بعض شعره تصدّق له . ( الهندية :( ۱/ ۲۴۳ ) كتاب المناسک، الباب الثامن ، الفصل الثالث فی حلق الشعر الخ ، ط: رشيديه )

☜ (وإن خبز العبد) أی مثلاً (فاحترق شعر يده فعليه صدقة إذا عتق) وفيه أنّه إذا كان شعر يده كاملا فالقياس وجوب الدم ففی جوامع الفقه: وإن خبز عبد فاحترق بعض شعره يتصدّق، وفی المحيط: إذا خبز العبد المحرم فاحترق بعض شعر يده فی التنور فعليه إذا عتق صدقة. (المسلک المتقسط فی المسلک المتوسط المعروف بـ ”مناسک الملا علی قاری“: (ص:۱۶۷) باب الجنايات، فصل فی سقوط الشعر، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمكّة المحمية، الطبعة الأولىٰ)

☜ إذا خبز العبد المحرم فاحترق بعض شعر يده فعليه الدم إذا عتق. (التاتارخانية: (۲/ ۵۰۲) كتاب الحج، الفصل الخامس فيما يحرم علی المحرم، نوع منه فی حلق الشعر، ط: ادارة القرآن)

☜ إذا خبز العبد المحرم فاحترق بعض شعر يديه فی التنور فعليه الدم إذا عتق. (المحيط البرهانی: (۳/ ۴۳۵، ۴۳۶) كتاب المناسک، الفصل الخامس، نوع منه فی حلق الشعر، ط: ادارة القرآن)

☜ وأراد المصنف بالحلق الازالة سواء كان بالموسىٰ أوبغيره ...... فلو أزاله بالنورة أو نتف لحيته أو احترق شعره بخبزة أو مسه بيده فسقط فهو كالحلق كما فی المحيط . ( البحر الرائق : (۳/ ۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد )

☜ فلو أزاله بالنورة أو نتف لحيته ٭و احترق شعره بخبزة أو مسه بيده وسقط فهو كالحلق . (شامی : (۲/ ۵۴۹ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد) =

اور اگر مرض کی وجہ سے گر گئے یا سوتے ہوئے جل گئے تو کچھ واجب نہیں ہے۔(۱)

## بال دوا سے ختم کرنا

''دوا سے بال صاف کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۹۵)

## بالغ اولاد کا حج

☆اگر کسی نے اپنی بالغ لڑکی یا لڑکے کو حج کرنے کے لئے بطور ملکیت رقم دی، تو ان پر حج فرض ہوجائے گا اگر انہوں نے اس طرح والد سے رقم لے کر حج کرلیا تو حج ادا ہوجائے گا۔(۲) مالدار ہونے کے بعد دوبارہ ان پر حج فرض نہیں

---

= فأمّا في مناسک الفارسي من قوله : وماسقط من شعرات رأسه ولحيته عند الوضوء لزمه كف من طعام الا ان تزيد على ثلاث شعرات ، فان بلغ عشرا لزمه دم وكذا اذا اخبز فاحترق ، ذٰلک غير صحيح لما علمت من أن القدر الّذى يجب فيه الدم هو الربع من كل منهما ، نعم فى الثلاث كف من طعام . ( فتح القدير : (۲/۴۴۵) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: رشيديه)

(۱) بخلاف ما إذا تناثره شعره بالمرض أو النّار فلاشيئ عليه ( رد المحتار ) وقوله : أو النّار محمول على عدم المباشرة منه بأن كان نائما أو نحوه ( كبير ) . ( غنية الناسک : (ص: ۲۵۸) باب الجنايات ، الفصل الرابع فى الحلق وإزالة الشعر ، تنبيه ، ط: ادارة القرآن )

انظر إلى الحاشية السابقة رقم: ا ، على الصفحة السابقة رقم: ۱۷۱ ، ايضا.

(۲) ولو وهب الأب لابنه مالايحج به لم يجب قبوله؛ لأنّ شرائط الوجوب لايجب تحصيلها وهذا منها "قال فى الرد: (قوله ولو وهب الأب لابنه الخ) وكذا عكسه...... ومراده افادة أن القدرة على الزاد والراحلة لابد فيها من الملک دون الاباحة والعارية". (شامی: (۲/۴۶۱) كتاب الحج، ط: سعيد)

ولاتثبت الاستطاعة بالعارية والاباحة فلو بذل الابن لأبيه الطاعة وأباح له الزاد والراحلة لايجب عليه الحج وكذا لو وهب مال ليحج به لايجب عليه بقبوله ؛ لأنّ شرط الوجوب لايجب تحصيله ، فلو قبل وجب عليه الحج إجماعًا . ( غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، السادس الاستطاعة ، لاتثبت الاستطاعة بالعارية ، ط: ادارة القرآن )

الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسک، الباب الأوّل، وأمّا شرائط وجوبه الخ، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۳۱۳) كتاب الحج، ط: سعيد.

فتح القدير : (۲/۳۲۲) كتاب الحج ، ط: رشيديه.

ہوگا۔(۱) ہاں اگر مزید حج کریں گے تو ثواب ملے گا۔(۲)

اگر کسی لڑکے یا لڑکی نے بالغ ہونے کے بعد باپ کی زندگی میں باپ کے پیسے سے حج کیا، تو باپ کے انتقال کے بعد باپ کی وارثت پانے پر دوبارہ حج فرض نہیں ہوگا، پہلے حج سے فرض ادا ہوگیا۔(۳)

---

(۱) (السادس الاستطاعة) وهى شرط الوجوب لا شرط الجواز والوقوع عن الفرض حتى لو تكلف الفقير وحج ، ونوى حج الفرض أو أطلق جاز له و سقط عنه فرضه . (المسلک المتقسط فى منسک المتوسط المعروف بـ " مناسک الملا على قارى " : (ص: ۱۰۱) باب شرائط الحج ، مطبعة الترقى الماجدية بمكّة المحميّة ، الطبعة الأولىٰ )

▭ بدائع الصنائع : ( ۱۲۰/۲ ) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضيته الض ، ط: سعيد .

▭ الهندية : ( ۲۱۷/۱ ) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، وأمّا شرائط وجوبه ، ط: رشيديه.

(۲) وعن ابن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: تابعوا بين الحج والعمرة فإنّهما ينفيان الفقر والذنوب كماينفى الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحجة المبرورة ثواب الا الجنة. رواه الترمذى والنسائى. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۲) كتاب المناسک، الفصل الثانى، ط : قديمى)

▭ (......تابعوا بين الحج والعمرة ) أى قاربوا بينهما أما بالقران أو بفعل أحدهما بعد الآخر، قال الطيبى رحمه الله : إذا اعتمرتم فحجوا وإذا احتججتم فاعتمروا . ( مرقاة المفاتيح : (۲۷۵/۵) كتاب المناسک ، الفصل الثانى ،ط: مكتبه امداديه ملتان)

▭ شرح الطيبى على المشكاة: (۲۲۷/۵) كتاب المناسک، الفصل الثانى، ط:ادارة القرآن.

▭ عن أبى هريرة قال : خطبنا رسول الله ﷺ فقال : ياأيّها النّاس قد فرض عليكم الحج فحجوا، فقال رجل : أكل عام يا رسول الله ؟ فسكت حتى قالها ثلاث فقال لو قلتُ نعم لوجبت ولما استطعتم ، ثم قال : ذرونى ما تركتم فإنّما هلک من كان قبلكم بكثرة سوالهم واختلافهم على أنبيائهم ، فإذا أمرتكم بشيئ فاتوا منه مااستطعتم ، وإذا نهيتم عن شيئ فدعوه ، رواه مسلم. (مشكوة المصابيح : (۲۲۰ ، ۲۲۱ ) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

▭ (الحج فرض مرة بالإجماع على كل من استجمعت فيه الشرائط)...... وهو فرض عين بلااخلاف مرةً. قوله: (مرةً) ونقل ابن المنذر الإجماع على أنّ الحج لايجب فى العمر إلاّ مرةً واحدةً، كذا فى البحر العميق. (إرشاد السارى: (ص: ۳۴، ۳۶) باب شرائط الحج، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

(۳) (وأمّا فرضيته) فالحج فريضة محكمة...... وأن لايجب فى العمر الا مرة كذا فى محيط السرخسى. (الهندية: (۲۱۶/۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته الخ، ط: رشيديه) =

# بال کاٹنا

☆حاجی قربانی سے فارغ ہوکر اپنے بال خود بھی اتار سکتا ہے،اور کسی دوسرے ایسے محرم کے جو قربانی کر کے فارغ ہوا ہے اسکے بال بھی اتار سکتا ہے۔(۱)

☆اگر دو حاجی حلق سے پہلے تمام کاموں سے فارغ ہو چکے ہیں،اور اب صرف بال کاٹنے ہی کا کام باقی ہے تو اس وقت ایک محرم حاجی دوسرے محرم کے بال اتار سکتا ہے۔(۲)

☆احرام کھولنے کے لئے شوہر اپنی بیوی کے اور باپ اپنی بیٹی کے بال کاٹ سکتا ہے۔(۳)

☆عورتیں بال کاٹنے کا کام آپس میں خود بھی کر سکتی ہیں۔(۴)

---

= وسبب وجوب الحج ماأشار اللّٰہ تعالیٰ إلیه فی قول : " حج البیت " ...... ولهٰذا لایجب فی العمر الا مرّة واحدة...... والأصل فیه حدیث الاقرع بن حابس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه حیث قال یا رسول اللّٰہ ! الحج فی کل عام أم مرّة ؟ فقال ﷺ : بل مرّة ، فما زاد فتطوّع . ( کتاب المبسوط للسرخسی : (۲/۴) کتاب المناسک ، ط: دار المعرفة )

بدائع الصنائع : (۲/۱۱۹) کتاب الحج ، فصل وأمّا کیفیة فرضه ، ط: سعید .

(۱،۲،۳،۴) عن المِسْوَر و مروان فی حدیث عمرة الحدیبیة والصلح: أنّ النبیّ ﷺ لما فرغ من قضیة الکتاب قال لأصحابه: قوموا فانحروا ثم احلقوا، قال فواللّٰہ ما قام منهم رجل حتیٰ قال ذٰلک ثلاث مرّات فلما لم یقم منهم أحد دخل علی أمّ سلمة فذکرلها ما لقی من النّاس، فقالت أم سلمة: یانبیّ اللّٰہ أتحبّ ذٰلک؟ أخرج ثمّ لاتکلّم أحدًا منهم کلمة حتیٰ تنحر بدنک و تدعو حالقک فیحلقک، فخرج فلم یکلّم أحدًا منهم حتی فعل ذٰلک نحر بدنه، ودعا حالقه فحلقه، فلما رأوا ذٰلک قاموا فنحروا، وجعل بعضهم یحلق بعضًا حتی کاد بعضهم یقتل بعضًا غمًا. الحدیث أخرجه البخاری مطولاً...... (إعلاء السنن: (۱۰/۴۲۷) کتاب الحج، مسائل شتیٰ تتعلق بالحج، باب هل یجب علی المحصر الحلق إذا حل فی مکانه ولم یصل إلی البیت، ط: ادارة القرآن)

ولو حلق رأسه أو رأس غیره من حلالٍ أو محرم جاز له الحلق ، لم یلزمهما شیئ . (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۴) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منی، فصل: فی الحلق والتقصیر، ط: امدادیه مکة مکرّمة.

☆ حج سے فارغ ہونے کے بعد ایام نحر یعنی بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے حرم کی حدود میں مردوں کے لئے بال منڈوانا یا ایک پور کے برابر کاٹنا ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ایک پور کے برابر کاٹنا ضروری ہے۔(۱)

☆ حاجی کے لئے حرم کی حدود سے باہر یا ایام نحر کے بعد بال منڈوانے یا کاٹنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆ اگر کسی حاجی نے احرام سے نکلنے کے لئے ایام نحر کے بعد حرم کی حدود کے

---

(۱) ثمّ يحلق أو يقصر ، والحلق أفضل...... والتقصير: أن يأخذ الرجل والمرأة من رؤوس الشعر ربع الرأس مقدار الأنملة ، كذا في التبيين...... ثمّ الحلق موقّت بأيّام النحر هو الصحيح. (الهندية: (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

▭ وأمّا واجباته فخمسة : ...... الحلق أو التقصير الخ . (الهندية : ( ۱/ ۲۱۹ ) كتاب المناسك، الباب الأوّل ، ط: رشيديه )

▭ قال رضى الله عنه: الحلق أفضل من التقصير والتقصير يجزى، وهو أن يأخذ شيئًا من أطراف شعره، ورواه فى الكتاب عن ابن عمر رضى الله عنه أنّه سئل: كم تقصر المرأة؟ فقال: مثل هٰذه، يعنى مثل الأنملة...... قال: وأكره له أن يؤخر الحلق حتى تذهب أيّام النحر، والحاصل أن عند أبى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ: الحلق للتحلُّل فى الحج مؤقت بالزمان وهو أيّام النحر، وبالمكان وهو الحرم. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۴/ ۷۰) كتاب المناسك، باب الحلق، ط: دار المعرفة)

▭ وأمّا واجباته فستة : ...... والحلق أو التقصير فى أوانه و مكانه . ( غنية الناسك : (ص: ۴۵) فصل : واجباته فستة ، ط: ادارة القرآن )

▭ وأوّل وقت صحة الحلق فى الحج طلوع فجر يوم النحر...... وآخر وقت الوجوب غروب الشمس من آخر أيّام النحر. (المسلك المتقسط فى المنسك المتوسط لعلى القارى المعروف بـ "مناسك الملاعلى قارى": (ص: ۲۳۰، ۲۳۱) باب مناسك منى، فصل فى زمان الحلق ومكانه الخ، ط: ادارة القرآن)

(۲) ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، عند أبى حنيفة رحمه اللّٰه عنه ...... فالزمان أيّام النحر الثلاثة ، والمكان الحرم ...... فلو حلق أو اقتصر فى غير ما توقّت به لزمه الدم . ( غنية الناسك : ( ص: ۱۷۵ ) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب ، ط: ادارة القرآن )

▭ كتاب المبسوط للسرخسي: (۴/ ۷۰، ۷۱) كتاب المناسك، باب الحلق، ط: دار المعرفة.

▭ بدائع الصنائع : ( ۲/ ۱۴۱ ، ۱۴۲ ) كتاب الحج ، فصل وأمّا بيان زمانه ومكانه ، و فصل: وأمّا حكم تأخيره عن زمانه ، ط: سعيد.

باہر سر منڈوایا یا قصر کیا تو دو دم واجب ہوں گے، ایک حرم سے باہر سر منڈوانے یا قصر کروانے کا اور دوسرا ایام نحر سے تاخیر کا۔(۱)

## بال کتنے کاٹنا ضروری ہیں؟

☆حج اور عمرہ کا احرام کھولنے کے لئے چار صورتیں اختیار کی جاتی ہیں، اور ہر صورت کا حکم الگ الگ ہے:

۱۔حلق کرایا جائے یعنی استرے سے سر کے سارے بال اتار دیئے جائیں، یہ صورت سب سے افضل ہے۔(۲)

---

(۱) ولو أخّر القارن والمتمتّع الذبح عن أيّام النحر ، فعليه دم ...... وكذا لو حلق للحج فى الحلّ أيّام النحر ، فلو بعدها ، فعليه دمان عند أبى حنيفة منفردًا كان أو غيره . (غنية الناسک لمحمد حسن شاه المهاجر المكى : (ص: ۲۷۹ ) باب الجنايات ، الفصل السابع ، المطلب التاسع فى ترک الواجب فى الذبح والحلق ، ط: ادارة القرآن )

وإذا تعدد الجنايات تعدد الجزاء. (غنية الناسک: (ص: ۲۴۱) باب الجنايات، مقدمة، ط: ادارة القرآن)

من أخّر الحلق حتى مضت أيّام النحر فعليه دم ...... وتجب شاة بتأخير النسک عن مكانه ، كما إذا خرج من الحرم و حلق رأسه سواء كان الحلق للحج أو للعمرة . ( الهندية : ( ۱/ ۲۴۴ ، ۲۴۷ ) كتاب المناسک ، الباب الثامن ، الفصل الثالث ، الفصل الخامس ، ط :رشيديه )

(۲) أمّا الأوّل فالحلق أو التقصير واجب عندنا إذا كان على رأسه شعر لاتحلل بدونه...... فدلّ أن الحلق أو التقصير واجب لكن الحلق أفضل؛ لأنّه روى أنّ رسول الله ﷺ دعا للمحلقين ثلاثًا...... وأمّا مقدار الواجب: فاما الحلق فالأفضل حلق جميع الرأس لقوله عزّ وجلّ محلقين رؤوسكم والرأس اسم للجميع...... ولوحلق بعض الرأس فإن حلق أقلّ من الربع لم يجزه وإن حلق ربع الرأس أجزأه ويكره، أمّا الجواز فلأن ربع الرأس يقوم مقام كله...... وأمّا الكراهة فلأنّ المسنون هو حلق جميع الرأس لما ذكرنا، وترک المسنون مكروه. (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۴۰، ۱۴۱) كتاب الحج، فصل وأمّا الحلق أو التقصير، و: فصل وأمّا مقدار الواجب، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۱۷۳، ۱۷۴) باب مناسكل منى يوم النحر، فصل فى الحلف، ط: ادارة القرآن.

المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط المعروف بـ "مناسک الملاعلى قارى": (ص: ۲۲۶۔ ۲۲۹) باب مناسک منى، فصل فى الحلق والتقصير، ط: ادارة القرآن.

(قال) رضى اللّٰه عنه: الحلق أفضل من التقصير لما روينا من الاثر...... والتقصير يجزى وهو أى يأخذ شيئًا من أطراف شعره ورواه فى الكتاب عن ابن عمر رضى اللّٰه عنه أنه سئل: كم تقصر المرأة؟ =

اور حلق کرانے والوں کے لئے آنخضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے۔(۱)

جو شخص حج اور عمرہ جیسی کبھی کبھار نصیب ہونے والی عبادت کے لئے جانے کے بعد بھی آنخضرت ﷺ کی رحمت کی دعاؤں سے محروم رہے، تو اس کی محرومی پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے، اس لئے حج اور عمرہ پر جانے والے تمام حضرات کو چاہئے کہ پیارے نبی کی دعاء سے محروم نہ رہیں، اور حلق کرا کر احرام کھولیں۔

۲۔ قینچی یا مشین سے پورے سر کے بال کم سے کم ایک پور کے برابر کاٹ دیئے جائیں، یہ صورت بلا کراہت جائز ہے، لیکن افضل نہیں ہے۔(۲) اور حلق کرانے والوں کے لئے آنخضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے

۳۔ کم سے کم چوتھائی سر کے بال کاٹ دیئے جائیں، اس سے احرام سے تو نکل جائے گا، لیکن یہ صورت مکروہ تحریمی ہے اور ناجائز ہے۔(۳) اور حلق کرانے والوں کے لئے آنخضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے۔ کیونکہ ایک حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

جو شخص حج اور عمرہ جیسی مقدس عبادت کا خاتمہ ایک ناجائز فعل سے کرتا ہے

---

= فقال مثل هٰذه ، يعنى مثل الأنملة...... وكذٰلک ان فعله فى أقل من النصف وكان بقدر الثلث أو الربع فكذٰلک يجزئه...... ولكنه مسيئ فى الاكتفاء بهٰذا المقدار . (كتاب المبسوط للسرخسى: (۷۰/۴) كتاب المناسک، باب الحلق ، ط: دار المعرفة ، بيروت)

(۱) عن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه قال : قال رسول الله ﷺ : اللّٰهم اغفر للمحلّقين ، قالوا: وللمقصرين ، قال اللّٰهم اغفر للمحلّقين ، قالوا : وللمقصرين ، قالها ثلاثًا ، قال وللمقصرين ، رواه البخارى والجماعة ، وفى روايةٍ قال فى الرابعة : وللمقصرين . ( إعلاء السنن : (۱۰/ ۱۷۶) كتاب الحج ، باب وجوب الحج أو التقصير فى الحج والعمرة ، ط:ادارة القرآن)

🗁 صحيح البخارى: (۲۳۳/۱) كتاب المناسک، باب الحلق والتقصير عند الاحلال، ط: قديمى.

🗁 الصحيح لمسلم: (۴۲۰/۱، ۴۲۱) كتاب الحج، باب تفضيل الحلق على التقصير، ط: قديمى.

🗁 مشكاة المصابيح: (ص: ۲۳۲) كتاب المناسک، باب الحلق، الفصل الأوّل، ط: قديمى.

(۲،۳) راجع الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة: ۱۷۶ . (أمّا الأوّل فالحلق أو التقصير)

اس کا حج وعمرہ قبول ہوگا یا نہیں اس پر ٹھنڈے دماغ سے سوچنا چاہئے۔

۴۔ چند بال ادھر سے اور چند ادھر سے کاٹ دیئے جائیں، جو چوتھائی سر سے کم ہوں، اس صورت میں احرام نہیں کھلے گا۔(۱) اور حلق کرانے والوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے۔

بلکہ آدمی بدستور احرام میں رہے گا اور اس پر احرام کے ممنوعات کی پابندی بدستور برقرار رہے گی، سلا ہوا کپڑا پہننے اور دیگر ممنوعات کا ارتکاب کرنے کی صورت میں اس پر دم لازم ہوگا۔(۲)

آج کل بہت سے ناواقف لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی اسی چوتھی صورت پر عمل کرتے ہیں مسئلہ کی رو سے یہ لوگ ہمیشہ احرام میں رہتے ہیں، اسی احرام کی حالت میں تمام ممنوعات کا ارتکاب کرتے ہیں، وہ اپنی ناواقفی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہم نے چند بال کاٹ کر احرام کھول دیا، حالانکہ ان کا احرام نہیں کھلا اور احرام کی حالت میں احرام کے خلاف چیزوں کا ارتکاب کر کے اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب کو مول لیتے ہیں، اور بہت سارے دم بھی اپنے اوپر واجب کر لیتے ہیں۔(۳)

---

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة: ۱۷۶. (أمّا الأوّل فالحلق أو التقصير)

(۲) جزاء الجنايات اما دم حتما إذا ارتكب المحظور كاملا بلاعذر الخ . (غنية الناسك : (ص: ۲۳۸) باب الجنايات ، مقدمة فى ضوابط ينبغى حفظها لعموم نفعها ، ط: ادارة القرآن)

(باب الجنايات) أى إلى ارتكاب المحظورات الشاملة للمفسدات، و ترك الواجبات، (المحرم إذا جنى عمدًا بلا عذر، يجب عليه الجزاء) أى جزاء فعله وهو الكفارة. (المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط المعروف بـ "مناسک الملاعلى قارى": (ص:۲۹۸) باب الجنايات، ط: ادارة القرآن)

(۳) وإذا تعدد الجنايات تعدد الجزاء إلاّ إذا اتحد المجلس . (غنية الناسک : (ص: ۲۴۱) باب الجنايات ، مقدمّة فى ضوابط ينبغى حفظها لعموم نفعها فى الفصول الآتية ، ط: ادارة القرآن)

البحر العميق : (۸۱۳/۲ ، ۸۱۴ ، ۸۱۵) الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الأوّل ، حكم اللّبس ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

إرشاد السارى : (ص: ۴۳۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل فى اللّبس ، ط: الامدادية ، مكة المكرّمة .

اس لئے عوام کو چاہئے کہ حج وعمرہ کے مسائل اہل علم سے سیکھیں اور ان پر عمل کریں محض دیکھا دیکھی سے کام نہ چلائیں۔

## بال کٹوانے کی حکمت

☆ حج اور عمرہ کے بعد بال کٹوانے کی حکمت یہ ہے کہ احرام سے باہر آنے کا یہ خاص متعین طریقہ ہے، اگر یہ طریقہ مقرر نہ ہوتا تو ہر شخص اپنی اپنی خواہش کے مطابق احرام ختم کرتا، اور احرام سے باہر آنے کے لئے الگ الگ طریقے تجویز کرتا، اس سے امت میں ایک عظیم اختلاف برپا ہوتا۔(۱)

☆ حج اور عمرہ کے اعمال ختم ہونے پر سر منڈانا یا بال کتروانا بھی ایک عبادت ہے، گویا کہ یہ عمرہ اور حج سے فارغ ہونے کی نشانی ہے، جیسے نماز کے لئے فارغ ہونے کی نشانی سلام اور روزہ سے فارغ ہونے کی نشانی افطار ہے۔(۲)

☆ احرام کی حالت میں بال توڑنے پر پابندی تھی اب ان تمام یا بیشتر بالوں کو کاٹ کر اس حد بندی کے خاتمہ کی تعلیم خود حد لگانے والی شریعت ہی نے دی، عمرہ اور حج کے اعمال سے فارغ ہونے سے پہلے ان بالوں کو رکھنا عبادت تھا اور عمرہ اور حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد ان کو کاٹنا عبادت ہے۔(۳)

☆ سر کے بال رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں تین طرح کے مزاج کے لوگ ہیں:

(الف) بعض لوگوں کو اپنی صحت یا ذوق کے اعتبار سے بال رکھنا پسند نہیں ہوتا، اسلئے ان کو منڈوا دینے میں تکلیف نہیں ہوتی۔

(ب) بعض لوگوں کو بال رکھنا پسند ہوتا ہے مگر کبھی کبھی منڈوا دینا بھی ان کے

---

(۱، ۲، ۳) والسر فى الحلق أنّه تعيّن طريق للخروج من الإحرام بفعل لاينافى الوقار، فلو تركهم وأنفسهم لذهب كل مذهبًا، وأيضًا ففيه تحقيق انقضاء التشعث والتغبر بالوجه الأتمّ، ومثله كمثل سلام من الصلاة، وإنّما قدّم على طواف الإفاضة ليكون شبيهًا بحال الداخل على الملوك فى مواخذتهٖ نفسه بإزالة تشعثه و غباره. (حجة اللّٰه البالغة: (۲/۶۰) مبحث فى أبواب من الحج، ط: كتب خانه رشيديه دهلى)

لئے کچھ مشکل نہیں ہوتا۔

(د) بعض لوگ بال رکھنے کے ایسے شوقین ہوتے ہیں کہ بالوں کا منڈوانا ان کے لئے بہت بڑی دولت کے لٹ جانے کے مترادف ہے۔

شریعت کی نظر میں اصل پسندیدہ طریقہ تو یہی ہے کہ حج اور عمرہ سے فارغ ہوتے ہی سر استرے سے بالکل صاف کردیا جائے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے سر منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ رحمت کی دعائیں کیں، لیکن تیسرے مزاج والوں کی رعایت میں اس کی بھی اجازت دی کہ قینچی سے بالوں کے سرے اس طرح کاٹ لئے جائیں کہ تمام بال یا اکثر بال ایک پور کے بقدر کٹ جائیں۔(۱)

واضح رہے کہ بال منڈوانے کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے، عورتیں اپنی چوٹی کے آخر سے صرف ایک پور کے برابر کاٹ لیں۔(۲)

---

(۱) انظر الحاشية رقم : ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۱۷۶، والحاشية رقم: ۲ على الصفحة الآتية رقم: ۱۸۱ أيضًا.

ثبت في الصحيحين: أنّ النبيّ ﷺ حلق رأسه في حجة الوداع، وثبت فيهما، أنّ النّبيّ ﷺ قال: "رحم اللّٰه المحلقين" قالوا: والمقصرين يا رسول اللّٰه! قال: "ورحم اللّٰه المحلقين"، قالوا: والمقصرين يا رسول اللّٰه؟ قال: والمقصرين، فقال في الرابعة: "والمقصرين"، و في رواية: أنّه قال في الثالثة: والمقصرين فجعل للمقصرين الربع أو الثلث، لئلا يخيب أحدًا من أمته ﷺ. (البحر العميق: (۱/۲۳۴) الباب الأوّل، في الفضائل فضل في الحلق والتقصير، ط: مؤسّسة الريّان، مكّة المكرّمة)

إرشاد الساري : (ص: ۳۱۹) باب مناسك منى ، فصل في الحلق والتقصير ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

(۲) ولا حلق على المرأة لما روى عن ابن عبّاس رضى اللّٰه عنه عن النبيّ ﷺ أنّه قال : ليس على النّساء حلق ، وإنّما عليهنّ تقصير ...... ولأنّ الحلق في النّساء مثلة ولهٰذا لم تفعله واحدة من نساء رسول اللّٰه ﷺ ، ولكنها تقصر فتأخذ من أطراف شعرها قدر أنملة ...... الخ . ( بدائع الصنائع : (۲/ ۱۴۱) كتاب الحج ، فصل وأمّا الحلق أو التقصير ، ط: سعيد )

إعلاء السنن : ( ۱۰/۱۷۵ ) كتاب الحج ، باب وجوب الحلق أو التقصير في الحج و العمرة الخ ، ط: ادارة القرآن.

المسلك المتقسط في المنسك المتوسّط المعروف بـ " مناسك الملاعلى قارى " : (ص: ۲۲۹) باب مناسك منى ، فصل في الحلق والتقصير ، ط: ادارة القرآن .

## بال لمبے نہیں ہیں

اگر بال اتنے کم ہیں کہ ایک انگلی کے ایک پور کے برابر بال نہ کاٹے جا سکتے ہوں، تو عمرہ اور حج کے احرام سے نکلنے کیلئے منڈوانا ضروری ہے، منڈوانے کے بغیر احرام سے نہیں نکلے گا۔(۱)

## بال منڈوانا

حج اور عمرہ دونوں ہی میں بال منڈوانا افضل ہے، لیکن اگر عمرہ حج کے اعمال شروع ہونے سے کچھ ہی قبل کرے اور بال بھی لمبے ہیں تو بال کٹوانا افضل ہے، تاکہ حج میں بال منڈوا سکے، اس لئے کہ حج عمرہ سے بہتر ہے، تو بہتر کام بہتر وقت میں کرنا چاہئے، اور اگر عمرہ حج کے ایام سے بہت پہلے کرے تو ایسی صورت میں سر منڈوانا بہتر ہے، تاکہ حلق کرنے کی فضیلت حاصل کر سکے کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے بال منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ مغفرت اور رحمت کی دعا فرمائی جب کہ بال کٹوانے والوں کے لئے صرف ایک بار، اس لئے بال منڈوانا ہی افضل ہے۔(۲)

---

(۱) ویجب إجراء الموسٰی علی الأقرع...... ومتی تعذر أحدهما لعارض تعین الآخر، فلو لبده بصمغ بحیث تعذر التقصیر تعین الحلق، قال المحقق تحته فی الرد: (قوله: ومتی تعذر أحدهما) أی الحلق و التقصیر...... (قوله: فلو لبّده الخ) مثال لتعذر التقصیر و مثله مالو کان الشعر قصیرًا فیتعیّن الحلق. (شامی: (۲/۵۱۶) کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید)

فتح القدیر: (۲/۳۸۶) کتاب الحج، باب الإحرام، قبیل: وهٰذه الفروع تتعلق بالطواف، ط: رشیدیه.

الهندیة: (۱/۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

(۲) وإذا فرغ من الذبح حلق رأسه أو قصر والحلق أفضل للرجال ومکروه للنساء کراهة تحریم الا الضرورة. (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۳) باب مناسک منی یوم النحر، فصل فی الحلق، ط: ادارة القرآن)

وإنّما دعا للمحلّقین ثلاثًا وللمقصرین مرةً إبانة لفضل الحلق ...... (حجة الله البالغة: (۲/۶۵) مبحث فی أمور تتعلق بالحج، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی)

إرشاد الساری: (ص: ۳۱۹) باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ط: امدادیه مکّة المکرّمة.

# بال منڈوانا افضل ہونے کی وجہ

حج افراد میں رمی کے بعد اور حج تمتع اور قران میں قربانی کے بعد، اور عمرہ میں صفامروہ کی سعی کے بعد احرام کھولا جاتا ہے، اور احرام کھولنے کا افضل طریقہ سر منڈوانا ہے اور قصر کرانا یعنی سر کے بالوں کو چھوٹا کرانا دوسرا طریقہ ہے، اور یہاں افضل طریقہ یعنی سر منڈوانے کی حکمت بیان کی جارہی ہے، جس طرح نماز کی تحریمہ سے نکلنے کا طریقہ سلام پھیرنا ہے اسی طرح احرام سے نکلنے کا طریقہ سر منڈوانا ہے، اور یہ طریقہ دو وجہوں سے تجویز کیا گیا ہے۔

پہلی وجہ: احرام سے نکلنے کا یہ مناسب طریقہ ہے، وقار کے خلاف نہیں ہے، اس لئے یہ طریقہ متعین کیا گیا ہے، کیونکہ اگر لوگوں کو آزاد چھوڑ دیا جاتا کہ وہ جس طرح چاہیں احرام کے خلاف کسی بھی عمل کے ذریعہ احرام سے نکل سکتے ہیں تو معلوم نہیں لوگ کیا کیا حرکتیں کرتے، کوئی جماع کرتا، کوئی شکار کرتا، اور کوئی کچھ اور عمل کرتا جیسے اگر نماز سے نکلنے میں آزادی دیدی جاتی کہ لوگ کوئی بھی نماز کے منافی عمل کر کے نماز سے نکل سکتے ہیں تو معلوم نہیں لوگ کیا کیا مناسب اور نامناسب حرکتیں کر کے نماز سے نکلتے، اس لئے سلام کے ذریعہ نماز سے نکلنا واجب کیا گیا، کیونکہ یہ ایک باوقار طریقہ ہے اور اپنی ذات کے اعتبار سے بھی ''سلام'' ایک ذکر ہے اسی طرح احرام سے نکلنے کے لئے بھی ایسی راہ تجویز کی گئی جو وقار اور متانت کے خلاف نہیں ہے۔(۱)

دوسری وجہ: احرام میں سر مٹی سے بھر جاتا ہے، بالوں کی جڑوں میں میل جم جاتا ہے اور سر سے میل کچیل اسی وقت دور ہوسکتا ہے جب کہ سر منڈوا دیا جائے اس

---

(۱) والسر فی الحلق أنّه تعیّن طریق للخروج من الإحرام بفعل لاینافی الوقار فلو ترکهم وأنفسهم لذهب کل مذهبًا، وأیضًا ففیه تحقیق انقضاء التشعث والتغبر بالوجه الأتمّ ومثله کمثل السلام من الصلاة وإنّما قدّم علی طواف الإفاضة لیکون شبیهًا بحال الدّاخل علی الملوک فی مؤاخذته نفسه بإزالة تشعثه وغباره. (حجة اللّٰه البالغة: (۲/۶۰) مبحث فی أبواب من الحج، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی)

لئے یہ افضل ہے۔

نیز جب بادشاہوں کے دربار میں جاتے ہیں تو صفائی کا خوب اہتمام کرتے ہیں، حجاج احرام کھول کر طواف زیارت کے لئے اللہ کے دربار میں حاضری دیں گے، اس لئے ان کو بھی خوب صاف ہوکر حاضر ہونا چاہئے، اور سر منڈوانے سے سر کا میل کچیل اچھی طرح صاف ہوجاتا ہے اس لئے یہ افضل ہے۔(۱)

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سر منڈا کر احرام کھولنے کا اثر کئی دن تک باقی رہتا ہے، جب تک بال بڑھ نہیں جائیں گے ہر دیکھنے والا یہ محسوس کرے گا کہ اس نے حج کیا ہے، اس سے حج کی شان بلند ہوگی اس لئے قصر سے حلق افضل ہے۔(۲)

## بال منڈوانے کی جنایت

☆احرام کی حالت میں چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی یا اس سے زیادہ کے بال منڈوائے یا کتروائے یا کسی اور چیز کے ذریعہ دور کئے یا اکھاڑے خواہ اختیار سے ہو یا بلا اختیار ہر حال میں دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱،۲) وإنّما دعا للمحلّقين ثلاثًا وللمقصرين مرةً إبانة لفضل الحلق، وذٰلک لأنّه أقرب لزوال الشعث المناسب لهيئة الداخلين على الملوک، وأدنٰى أن يبقى أثر الطاعة ويرىٰ منه ذٰلک ليكون أنوه بطاعة اللّٰه. (حجة اللّٰه البالغة: (۶۵/۲) مبحث في أمور تتعلّق بالحج، ط: كتب خانه رشيديه دهلى)

(۳) ان حلق رأسه من غير ضرورة فعليه دم لايجزيه غيره ، كذا فى شرح الطحاوى ، ...... وكذا إذا حلق ربع رأسه أو ثلثه يجب عليه الدم ...... وإذا حلق ربع لحيته فصاعدًا فعليه دم . (الهندية : (۱/ ۲۴۳) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث ، ط:رشيديه )

▭ (النوع الثالث فى الحلق وإزالة الشعر ، وقلم الأظفار)، إزالة الشعر أعمّ من الحلق والتقصير ، فيشمل النتف والتنور والقطع والحرق ، ونحو ذٰلک، (إذا حلق رأسه كلّه أو ربعه) أى فصاعدًا (فعليه دم...... الخ ): (المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط المعروف بـ"مناسک الملاعلى قارى": (ص:۳۲۵) باب الجنايات، فصل: ، ط: ادارة القرآن)

▭ متى حلق عضوًا مقصودًا بالحلق من بدنهٖ قبل أوان التحلّل فعليه دم،...... ولا فرق فى الحلق بين أن يحلق لنفسهٖ أو يحلق له غيره بأمرهٖ أو بغير أمرهٖ، طائعاً أو مكروهًا...... فالواجب دم لو حلق ربع رأسه أو ربع لحيته فصاعدًا الخ. (غنية الناسک: (ص:۲۵۵، ۲۵۶) باب الجنايات، الفصل الرابع فى الحلق الخ، ط: ادارة القرآن)

☆اگر دو یا تین بال منڈوائے یا کاٹے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہے۔(۱) اور تین بال سے زائد میں پورے صدقۃ الفطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

## بال نہ ہوں

☆اگر بار بار عمرہ کرنے کی وجہ سے بال ایک پور کی مقدار سے کم ہو گئے تو حج یا عمرہ کے بعد احرام سے نکلنے کے لئے حلق (گنجا) کرنا واجب ہوگا، ایک پور سے کم مقدار بال کاٹنے کی صورت میں احرام سے نہیں نکلے گا۔(۳)

(۱) وإن نتف من رأسه أو من انفه أو لحيته شعرات ففى كل شعرة كف من طعام . (الهندية: (۱/ ۲۴۳) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث ، ط: رشيديه)

▭ خانية على هامش الهندية: (۱/ ۲۸۹) كتاب الحج، فصل فيما يجب لبس المخيط وإزاله التفث، ط: رشيديه.

▭ غنية الناسک: (ص: ۲۵۶) باب الجنايات، الفصل الرابع فى الحلق وإزالة الشعر، ط: ادارة القرآن.

(۲) ولو حلق دون الربع فعليه الصدقة ...... وإن كان أقل من الربع فصدقة. (الهندية: (۱/ ۲۴۳) كتاب المناسک، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث ، ط: رشيديه)

▭ وفى أقلّ من الربع صدقة. (غنية الناسک : (ص: ۲۵۶ ) باب الجنايات ، الفصل الرابع فى الحلق الخ، ط: ادارة القرآن)

▭ بدائع الصنائع: (۲/ ۱۹۲) كتاب الحج، فصل وأمّا ما يجرى مجرى الطيب، ط: سعيد.

(۳) ويجب إجراء الموسىٰ على الأقرع...... ومتى تعذر أحدهما لعارض تعين الآخر، فلو لبده بصمغ بحيث تعذر التقصير تعين الحلق، قال المحقق تحته فى الرد: (قوله: ومتى تعذر أحدهما) أى الحلق و التقصير ...... (قوله: فلو لبّده الخ) مثال لتعذر التقصير و مثله مالو كان الشعر قصيرًا فيتعيّن الحلق. (شامى: (۲/ ۵۱۶) كتاب الحج، مطلب فى رمى جمرة العقبة، ط: سعيد)

▭ شامى : ( ۲/ ۵۱۶ ) كتاب الحج ، مطلب فى رمى جمرة العقبة ، قبيل : مطلب فى طواف الزيارة ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۷۵) باب مناسک منى يوم النحر، فصل فى الحلق، مطلب: ، ط: ادارة القرآن.

▭ الهندية : ( ۱/ ۲۳۱ ) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية اداء الحج ، ط: رشيديه .

▭ المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط المعروف بـ" مناسک الملاعلى قارى " : (ص: ۲۳۰) باب مناسک منى، فصل فى الحلق والتقصير، ط: ادارة القرآن)

☆اور اگر حلق کرانے کی وجہ سے سر پر بال نہیں ہیں، تو عمرہ یا حج کے احرام سے نکلنے کے لئے استرہ یا اس کے قائم مقام مشین پھیرنا واجب ہے قصر کرانے سے احرام سے نہیں نکلے گا۔(۱)

## بال نہیں

اگر مرد کے سر پر بال نہیں یا گنجا ہے تو احرام سے نکلنے کے لئے صرف استرہ پھیر لینا کافی ہوگا۔(۲) اور اگر عورت کے سر پر بال نہیں ہے تو قینچی پھیر لینا کافی ہے۔

## بال نہیں عورت کے سر پر

''عورت کے سر پر بال نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۲۲۷)

## بام

☆اگر ''بام'' خوشبودار ہے، اور اس کی خوشبو تیز ہے، اگر احرام کی حالت میں سر کے درد یا سردی کی وجہ سے پوری پیشانی پر لگایا تو دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) وإذا جاء وقت الحلق ولم يكن على رأسه شعر بأن حلق قبل ذٰلک أو بسبب آخر ذكر في الأصل أنّه يجري الموسٰی علی رأسه...... ثمّ اختلف المشائخ في إجراء الموسٰی، أنّه واجب أو مستحب؟ و الأصح أنّه واجب. (الهندية: (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسک، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

▭ المحيط البرهاني: (۳/ ۴۷۲) كتاب المناسک، الفصل الرابع عشر في الحلق، والتقصير، ط: ادارة القرآن.

▭ المسلک المتقسط في المنسک المتوسط المعروف بـ" مانسک الملا علی قاری": (ص: ۲۳۰) باب مناسک منی، فصل في الحلق والتقصير، ط: ادارة القرآن.

(۲) (قال) وإذا جاء يوم النحر وليس على رأسه شعر أجرى الموسٰی على رأسه تشبُّهًا بمن يحلق لأنّه وسع مثله، و التكليف، بحسب الوسع الخ. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۴/ ۷۰) كتاب المناسک، باب الحلق، ط: دار المعرفة، بيروت)

▭ وانظر الحاشية السابقة أيضًا.

(۳) قال أصحابنا: الأشياء الّتي تستعمل في البدن على ثلاثة أنواع: نوع هو طيب محض معد للتطيب به كالمسک والكافور والعنبر وغير ذٰلک تجب به الكفارة على أي وجه استعمل حتٰى قالوا: لوداوى عينه =

= بطيب تجب عليه الكفارة...... فإذا استعمل الطيب فإن كان كثيرًا فاحشا ففيه الدم وإن كان قليلاً ففيه الصدقة...... واختلف المشائخ فى الحد الفاصل بين القليل والكثير...... والصحيح أن يوقف و يقال: ان كان الطيب قليلاً فالعبرة للعضو لاللطيب حتى لو طيب به عضوًا كاملاً يكون كثيرًا يلزمه دم و فيما دونه صدقة...... ويستوى فى وجوب الجزاء بالتطيب الذكر والنسيان والطوع و الكره والرجل والمرأة الخ.
(الهندية: (۱/۲۴۰، ۲۴۱) كتاب المناسك، الباب الثامن فى الجنايات، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

(ولو تداوى بالطيب) أى المحض الخالص (أو بدواء فيه طيب) أى غالب...... (فالتصق) أى الدواء (على جراحتهٖ تصدّق) أى إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضوًا، أو أكثر (الا أن يفعل ذٰلك مرارًا فيلزمه دم الخ). المسلك المتقسط فى المنسك المتوسط المعروف بـ "مناسك الملا على قارى": (ص: ۳۱۹) باب الجنايات، فصل فى التداوى بالطيب، ط: ادارة القرآن)

فإن تدوى المحرم بمالايؤكل من الطيب لمرض أو علة ...... فعليه أىّ الكفارات شاء ؛ لما ذكرنا ان مايحظره الإحرام إذا فعله المحرم لضرورة و عذر فعليه إحدٰى الكفارات الثلاث ، (بدائع الصنائع : (۲/۱۹۱) كتاب الحج ، فصل وأما الّذى يرجع إلى الطيب ، ط: سعيد )

(بخلاف المسك والعنبر والغالية والكافور ونحوها) مما هو طيب بنفسهٖ (فإنّه يلزمه الجزاء بالاستعمال) ولو (على وجه التداوى) قال فى الرد: (قوله: ولو على وجه التداوى) لكنه يتخير بين الدم والصوم والا طعام على ما سيأتى. (شامى: (۲/۵۴۶)، وفيه أيضًا: (وإن طيب أو حلق) أو لبس (بعذر) خير، إن شاء (ذبح) فى الحرم (أو تصدق بثلاثة أصوع طعام على ستة مساكين) أين شاء (أو صام ثلاثة أيّام) ولو متفرّقة، قال فى الرد: (قوله بعذر) قيد للثلاثة وليست الثلاثة قيدًا، فإنّ جميع محظورات الإحرام إذا كان بعذر ففيه الخيارات الثلاثة كما فى المحيط،...... ومن الأعذار: الحمٰى والبرد والجرح والقرح والصداع والشقيقة والقمل، ولا يشترط دوام العلّة ولا أداؤها إلى التلف بل وجودها مع تعب و مشقة يبيح ذٰلك...... وما فى الظهيرية من انه إن عجز عن الدم صام ثلاثة أيّام ضعيف كما فى البحر. (شامى: (۲/۵۵۷) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

(قال تحته فى تقريرات الرافعى): (قوله: وما فى الظهيرية من انه ان عجز عن الدم صام ثلاثة أيّام ضعيف الخ) ذكر السندى مانصه: قال الشيخ محمد سنبل اذا لم يجد الدم صام ثلاثة أيّام كما فى المحيط البرهانى و الظهيرية، ونقل الفارسى نحوه عن الذخيرية قال ونقل شيخنا نحوه عن الاسرار، ولاينافى فيه ما فى شرح الطحطاوى و غيره: أنّه يجب الدم لايجزيه غيره، وينبغى أن يحمل على ماإذا وجده، فما فى اللباب وشرحه تبعًا للكبير على خلافه وما فى البحر الرائق أيضًا ففيه ما فيه اهـ قلت: وفى هٰذا جواب عن قول صاحب البحر ولم أره لغيرها، وفى الفتوٰى بهٰذا رفق على الفقراء والمساكين. (تقريرات الرافعى على حاشية ابن عابدين: (۲/ ۱۶۵) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

فتح القدير : (۲/۴۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: رشيديه .

☆ اگر بام خوشبودار نہیں ہے، تو احرام کی حالت میں لگانے سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ عذر کی وجہ سے لگائے یا عذر کے بغیر دونوں کا حکم ایک ہے۔(۲)

## بانڈ کی رقم سے حج کرنا

پرائز بانڈ پر انعام کے نام پر جو زائد رقم ملتی ہے وہ جوا ہے اور سود بھی، جو اس طرح ہے کہ پرائز بانڈ خریدنے والوں میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس پرائز بانڈ کے بدلہ میں مثلاً دس روپیہ ہی ملیں گے، یا مثلاً پچاس ہزار، اور سود اس طرح کہ پرائز بانڈ خرید کر اس شخص نے حکومت کو مثلاً دس روپیہ قرض دیئے، اور حکومت نے اس دس روپیہ کے بدلے قرعہ اندازی میں نام نکلنے کی صورت میں مثلاً پچاس ہزار واپس کئے اب یہ انچاس ہزار نوسو نوے روپے جو انعام کے نام پر زائد رقم اس کو ملی ہے خالص سود ہے، اور خالص سود کی رقم سے عمرہ اور حج کرنا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ونوع ليس بطيب بنفسه ولا فيه معنى الطيب ولايصير طيبا بوجه ما كالشحم فسواء أكل أو ادهن أو جعل في شقاق الرجل لاتجب الكفارة. (الهندية: (۱/۲۴۰) كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، ط: رشيديه)

▭ بدائع الصنائع: (۲/۱۹۰) كتاب الحج، فصل وأمّا الّذي يرجع إلى الطيب، ط: سعيد.

(۲) ولا فرق فيه بينهما إذا ارتكب المحظور ذاكرًا أو ناسيًا، عالمًا أو جاهلًا، طائعًا أو مكرهًا، نائمًا أو منتبهًا سكران أو صاحيا، مغمى عليه أو مفيقًا، موسرًا أو معسرًا، مبتدئًا أو عائدًا بمباشرة غيره به بأمره أو بغير أمره الا أنّه إذا جنى عمدا بلاعذر، فعليه الجزاء والاثم، وإن جنى بغير عمد أو بعذر فعليه الجزاء دون الاثم. (غنية الناسک: (ص: ۲۴۲) باب الجنايات، مقدمة في ضوابط ينبغي، ط: ادارة القرآن)

(۳) وقد يتصف بالحرمة كالحج بمال حرام، قال في الرد: (قوله: كالحج بما ل حرام) كذا في البحر...... فقد يقال ان الحج نفسه الّذي هو زيارة مكان مخصوص الخ ليس حراما بل الحرام هو انفاق المال الحرام...... وهنا كذٰلك فإن الحج في النفس مأمور به، وإنّما يحرم من حيث الانفاق، وكأنّه أطلق عليه الحرمة لأن للمال دخلا فيه فإنّ الحج عبادة مركّبة من عمل البدن والمال...... ولذا قال في البحر: ويجتهد في تحصيل نفقة حلال فإنّه لايقبل بالنفقة الحرام كما ورد في الحديث الخ. (شامي: (۲/۴۵۶) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد) =

## بائیس سال تک حجر اسود بیت اللہ میں نہیں تھا

''حجر اسود کی مکہ مکرمہ سے منتقلی اور واپسی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۴۴)

## بائیں طرف سے طواف کیا

اگر کسی نے بائیں طرف سے بیت اللہ کا طواف کیا، یا چہرہ یا پیٹھ بیت اللہ کی طرف کر کے طواف کیا، یا حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کیا، تو ان صورتوں میں جب تک مکہ میں ہے طواف کا اعادہ کرنا چاہئے، اور اگر گھر واپس آ گیا اور طواف کا اعادہ نہیں کیا تو حرم کی حدود میں دم دینا واجب ہوگا۔ (۱)

## بچوں کا حج

☆ حج بالغ ہونے کے بعد فرض ہوتا ہے، بالغ ہونے سے پہلے حج فرض نہیں ہوتا لیکن جس طرح بچے کا روزہ اور نماز صحیح ہے، اسی طرح بچے کا حج بھی صحیح ہے، چاہے وہ بچہ بالکل چھوٹا ہو اور عقل و تمیز نہ رکھتا ہو یا اتنا بڑا ہو کہ عقل و تمیز والا ہو،

= البحر الرائق : (۲/۵۴۱) کتاب الحج ، ط: رشیدیه.

غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل ، تنبیه ، و : (ص: ۱۰) مقدمة فی تعریف الحج وما یتعلّقبفرضیته ، ط: ادارة القرآن .

(۱) الخامس: أی من الواجبات التیامن، صرّح بوجوبه الجمهور من الأصحاب...... وهو أخذ الطواف أی شروعه عن یمین نفسهٖ وجعل البیت عن یسارهٖ،...... وضده أخذه عن یساره و جعل البیت عن یمینه، وهو الطواف المنکوس الظاهر أنّه الطواف المقلوب والمعکوس...... والحاصل: أنّ وجوب التیامن یفید أن من أتٰی بخلافهٖ من الصور المذکورة المخالفة للتیامن فی الهیئة والکیفیة، یحرم علیه فعله، ویجب علیه الإعادة أو لزوم الجزاء...... (السادس) من الواجبات (قیل: الابتداء من الحجر الأسود) و قد تقدم أنّه المختار لابن همّام وغیره...... (إرشاد الساری: (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحکامها، فصل فی واجبات الطواف، ط: الامدادیة مکّة المکرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۱۲) باب فی ماهیة الطواف...... فصل: فی واجبات الطواف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۲/۴۶۸) کتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید.

دونوں صورتوں میں حج کرنے سے حج صحیح ہوجائے گا، اور ثواب بھی ملے گا البتہ بالغ ہونے کے بعد جو حج فرض ہوتا ہے وہ اس سے ساقط نہیں ہوگا بلکہ وہ حج دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

---

(۱) وأمّا شرائط الوجوب فسبعة ...... الثالث والرابع : البلوغ والعقل فلايجب على صبى و مجنون ، ولو حجا ففى البدائع : لايجوز اداء الحج من مجنون وصبى لايعقل ، كما لايجب عليهما ، ونقل ابن أمير حاج وغيره عن مشائخنا صحة حجهما ، والتوفيق بحمل الأوّل على ادائهما بأنفسهما ، والثانى على فعل الولى ، ويقع نفلا لهما ولأبويهما أجر التسبب أمّا الصبى يعقل الاداء فيصح أداء الحج منه بنفسه إجماعًا ...... فلو أحرم صبى عاقل بنفسهٖ ، أو غير عاقل بإحرام وليه عنه ...... فمضى لم يجز عن فرضهٖ لانعقادهٖ نفلاً . ( غنية الناسک : (ص: ۱۲ ، ۱۳ ) باب شرائط الحج ، ط: ادارة القرآن )

🗀 وفيه أيضًا : ينعقد إحرام الصبى المميز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسهٖ ، وكذا غير المميز إذا أحرم عنه وليه . ( غنية الناسک : (ص: ۸۳ ) باب الإحرام فصل فى إحرام الصبى والمجنون والعبد الخ ، ط:ا دارة القرآن )

🗀 ينعقد إحرام الصبى المميز للنفل لاللفرض إذ لاينعقد إحرامه عن حجة الإسلام إجماعًا ...... ثم قال صاحب الهداية : واختلف المتأخرون فمنع بعضهم انعقاده أصلاً ، وقيل : ينعقد ويكون حج تمرين واعتياد ، انتهٰى ، ويمكن الجمع ، بأنّه لاينعقد انعقادًا ملزمًا ، وينعقد نفلاً غير ملزم ؛ لأنّه غير مكلّف ، ففائدته التعود بعمل الخير ...... واختلفوا فى حج الصبى ، قال أبو حنيفة : لايصح منه ، قال يحيٰى بن محمّد : معنى قول أبى حنيفة لايصح منه على ما ذكره أصحابه أنّه لايصح صحة يتعلّق بها وجوب الكفارات عليه إذا فعل محظورات الإحرام زيادة فى الرفق ، لا أنّه يخرجه من ثواب الحج ، وكذا يؤيّد ما قلنا فى الغاية من ان اعتكاف الصبىّ ، وصومه و حجه صحيح شرعى بلاخلاف وأجره له دون أبويه اهـ . وانفقت الأئمة الأربعة على أن الصبى يثاب على طاعته ، وتكتب له حسنات ، سواء كان مميزا أو غير مميز الخ . ( المسلک المتقسط فى المنسک المتوسّط المعروف بـ" مناسک الملا على قارى " : ( ص: ۱۱۲ ) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: ادارة القرآن )

🗀 وفيه أيضًا : (ص: ۳۷ ) باب شرائط الحج ، ط: ادارة القرآن .

🗀 شامى : ( ۴۵۸/۲ ) ، و : ( ۴۶۶/۲ ) كتاب الحج ، ط: سعيد .

🗀 الهندية : ( ۲۱۷/۱ ) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه .

🗀 إعلاء السنن : ( ۱۰ / ۴۶۶ ، ۴۶۹ ) كتاب الحج ، أبواب الحج عن الغير ، باب حج الصبى ، ط: ادارة القرآن .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ’’ایک خاتون نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے بچوں کو لے کر آئی اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اس کا بھی حج ہے؟ ارشاد فرمایا جی ہاں، اور تمہیں اجر ملے گا۔‘‘ (مسلم شریف)(۱)

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ بچے کا حج صحیح ہے، اور بچے کا اجر وثواب ماں باپ اور ولی کو بھی ملتا ہے۔(۲)

حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری عمر سات سال کی تھی جب میرے باپ نے مجھے ساتھ لے کر نبی کریم ﷺ کی معیت میں حج ادا کیا۔(۳)

---

(۱) عن ابن عباس عن النبیّ ﷺ لقی رکبا بالروحاء فقال: من القوم؟ قالوا: المسلمون، فقالوا: من أنت؟ قال: رسول اللّٰہ، فرفعت إلیہ امرأۃ صبیًا، فقالت: الھٰذا حج؟ قال: نعم، ولک أجر. (الصحیح لمسلم: (۱/ ۴۳۱، ۴۳۲) کتاب الحج، باب صحۃ حج الصبی، ط: قدیمی)

سنن أبی داود: (۱/ ۲۵۰) کتاب المناسک، باب فی الصبی یحج، ط: مکتبہ حقانیہ.

سنن النسائی: (۲/ ۴) کتاب مناسک الحج. الحج بالصغیر، ط: قدیمی.

إعلاء السنن: (۱۰/ ۴۶۶) کتاب الحج، أبواب الحج عن الغیر، باب حج الصبی، رقم الحدیث: ۳۰۱۳، ط: ادارۃ القرآن.

(۲) قولہ: عن ابن عبّاس الخ. قال النووی: فیہ حجۃ للشافعی و مالک وأحمد وجماھیر العلماء أنّ حج الصغیر منعقد صحیح یثاب علیہ، وإن کان لایجزیہ عن حجۃ الإسلام بل یقع تطوّعًا، وھٰذا الحدیث صریح فیہ...... وفی الغایۃ: ان اعتکاف الصبی و صومہ وحجہ صحیح شرعی بلاخلاف، واجرہ لہ دون أبویہ اھ، أی لھما أجر التعلیم و الإرشاد إذا فعلا ذٰلک، وانعقدت الأئمۃ الأربعۃ (أی اجمعت) علی أنّ الصبی یثاب علی طاعاتہ، وتکتب لہ حسنات سواء کان ممیزا أو غیر ممیز، لکن اختلف اصحابنا ھل تکون حسناتہ لہ دون أبویہ، أو یکون الأجر لوالدیہ من غیر أن ینقص من أجر الولد شیئ؟ ثمّ رجّح القول الثانی بدلیل الأثر. (إعلاء السنن: (۱۰/ ۴۶۶، ۴۶۷) کتاب الحج، أبواب الحج عن الغیر، باب حج الصبی، ط: ادارۃ القرآن)

(۳) عن السائب ابن یزید قال: حج بی أبی مع رسول اللّٰہ ﷺ: فی حجہ الوداع وأنا ابن سبع سنین. (جامع الترمذی: (۱/ ۱۱۲) أبواب الحج عن رسول اللّٰہ ﷺ، باب ماجاء فی حج الصبی، ط: میر محمد کتب خانہ)

صحیح البخاری: (۱/ ۲۵۰) کتاب المناسک، أبواب العمرۃ، باب حج الصبیان، ط: قدیمی.

إعلاء السنن: (۱۰/ ۴۶۸) کتاب الحج، أبواب الحج عن الغیر، باب حج الصبی، ط: ادارۃ القرآن.

☆ بچے پر حج فرض نہیں ہے، اس لئے اس کا حج نفلی ہوگا، اور بالغ ہونے کے بعد اگر اس پر حج فرض ہو جائے گا، تو اس پر فرض حج کی نیت سے دوبارہ حج کرنا لازم ہوگا۔(۱)

## بچوں کو چھوڑ کر باپ حج کے لئے جا سکتا ہے

اگر بچے چھوٹے ہیں، ماں نہیں ہے، تو باپ چھوٹے بچوں کو تایا، چچا یا خالہ وغیرہ کے پاس چھوڑ کر فرض حج ادا کرنے کے لئے جا سکتا ہے، البتہ باپ پر بچوں کا خرچہ دینا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (ومنها البلوغ) فلايجب على الصبى كذا فى فتاوىٰ قاضيخان، ولو أنّ الصبى حج إذا قبل البلوغ فلايكون ذٰلك عن حجة الإسلام ويكون تطوعًا . (الهندية : (۱/۲۱۷) كتاب المناسك ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

☐ وشرائط وجوبه، منها: اعتدال الحال بالعقل والبلوغ فلايجب على الصبى، ولو حج الصبى كان عليه حجة الإسلام إذا بلغ. (الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية: (۱/۲۸۱) كتاب الحج، ط: رشيديه)

☐ قال الطحاوى فى " معانى الآثار " له : إن هٰذا الحديث إنّما فيه أنّ رسول الله ﷺ قال : " إنّ للصبى حجًا " وهٰذا ممّا قد أجمع النّاس جميعًا عليه ، ولم يختلفوا أنّ للصبى حجا كما أن له صلاة وليست تلك الصلاة بفريضه عليه ، فكذٰلك أيضًا قد يجوز أن يكون له حج وليس ذٰلك الحج بفريضة عليه ، ويدلّ على أنّ ذٰلك الحج لايجزيه عن حجة الإسلام قوله ﷺ " رفع القلم عن ثلاثة ، عن الصغير حتىٰ يكبر " فإنّ عليه أن يستأنف الحج بعد بلوغه ، وهو قول أبى حنيفة وأبى يوسف و محمد رحمهم الله اهـ ملخصًا . (إعلاء السنن : (۱۰/۴۶۹) كتاب الحج ، أبواب الحج عن الغير ، باب حج الصبى ، ط: ادارة القرآن )

(۲) ونفقة من عليه نفقته وكسوته أى ونفقة من يجب عليه من عياله كنسائه وأولاده الصغار والبنات البالغات إذا كانوا من أهل الافتقار. (إرشاد السارى: (ص: ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأوّل، شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسك: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: ادارة القرآن.

☐ (فرض)...... (مرة)...... (على مسلم)...... (حر مكلف)...... (ذى زاد)...... (وراحلة)...... (فضلا عما لابدّ منه)...... (و) فضلا عن (نفقة عياله) ممن تلزمه نفقته لتقدّم حق العبد (إلى) حين (عوده) قال فى الرد: (قوله فضلاً عن نفقة عياله)...... والنفقة تشمل الطعام والكسوة والسكنىٰ، ويعتبر فى نفقته و نفقة عياله الوسط. (الدر مع الرد: (۲/۴۵۵-۴۶۲) كتاب الحج، قبل مطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد)

## بچوں کی طرف سے رمی کرنا

''رمی دوسرے کی طرف سے کرنے کا طریقہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳۳۷/۲)

## بچہ پر دم واجب نہیں

اگر بچہ احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کے تمام افعال یا بعض افعال چھوڑ دے تو اس پر دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

## بچہ پر قضا واجب نہیں

اگر بچہ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد تمام افعال یا بعض افعال چھوڑ دے تو اس پر قضاء لازم نہیں۔(۲)

## بچہ حج کرنے کے بعد بالغ ہوا

اگر بچہ ماں باپ وغیرہ کے ساتھ حج سے واپس آنے کے بعد بالغ ہوا تو گزشتہ زمانہ میں بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا، ہاں اگر بچہ بالغ ہونے کے بعد مالدار ہوگیا، اور حکومت کے اعلان کے مطابق جتنی رقم حج کے

---

(۱، ۲) (قوله: بخلاف الصبی) لأنّ إحرامه غير لازم لعدم أهلية اللزوم عليه ، ولذا لو أحصر وتحلل لادم عليه ، ولا قضاء ولاجزاء عليه لارتكاب المحظورات . (شامی : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، قبيل مطلب فروض الحج وواجباته ، ط: سعيد )

(ولو أفسد نسكه)...... (أو ترك شيئًا منه) أی من أركانه أو واجباته (لاجزاء عليه) أی لترك الواجبات (ولاقضاء) أی بترك الأركان من المأمورات حيث شروعه ليس بملزم له ؛ لأنّه غير مكلّف فی فعله . (المسلک المتقسّط فی المنسک المتوسط المعروف بـ " مناسک الملاعلی قاری " : (ص: ۱۱۳) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: ادارة القرآن )

غنية الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی الخ ، ط: ادارة القرآن .

إعلاء السنن : (۴۶۷/۱۰) كتاب الحج ، أبواب الحج عن الغير ، باب حج الصبی ، ط: ادارة القرآن.

لئے ضرورت ہے اتنی رقم قرض وغیرہ کے علاوہ موجود ہے تو اس صورت میں استطاعت کی وجہ سے دوبارہ حج فرض ہوجائے گا، اور حج ادا کرنا بھی لازم ہوگا، (بیت اللہ کو دیکھنے کی وجہ سے نہیں ہوگا۔)(۱)

## بچہ رمی نہ کرے

اگر کوئی بچہ بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں۔(۲)

## بچہ کا احرام لازم نہیں

بچہ کا احرام لازم نہیں، احرام باندھنے کے بعد اگر بچہ تمام افعال یا بعض

---

(۱) الثالث: البلوغ: وهو شرط الوجوب والوقوع عن الفرض، لا عن الجواز والصحة فلايجب على صبى أى مميز أو غير مميز فلو حج أى مميز بنفسه أو غير مميز بإحرام وليه فهو نفل أى فحجّه نفل لا فرض؛ لكونه غير مكلّف. (إرشاد السارى: (ص: ۵۰) باب شرائط الحج، النوع الأوّل، شرائط الوجوب، الثالث: البلوغ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

وأيضًا: (ص: ۱۵۷، ۱۵۸) باب الإحرام، فصل: فى إحرام الصبى، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۱۳) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: ادارة القرآن.

ومنها: البلوغ، فلايجب الحج على الصبى المسلم حتّٰى لو حج ثمّ بلغ فعليه حجة الإسلام، ومافعله قبل البلوغ يكون تطوّعًا؛ لما روى عن ابن عبّاس رضى الله عنهما عن النّبىّ ﷺ أنّه قال: أيّما صبى حج ثمّ بلغ فعليه حجة أخرٰى. (البحر العميق: (۱/۳۶۲) الباب الثالث فى مناسک الحج، شرائط الحج، ط: مؤسسة الرّيان، المكتبة المكيّة.

(۲) الصبى لو أحرم بنفسه أو أُحرم عنه صار محرما...... ولو ترک الجمار والوقوف بالمزدلفة لايلزمه شيئ...... ولو ترک بعض أعمال الحج نحو الرمى وما أشبه ذٰلک لم يكن عليه شيئ.

(الهندية: (۱/۲۳۶) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية اداء الحج، فصل فى المتفرّقات، ط: رشيديه)

المحيط البرهانى: (۳/۴۷۹) كتاب المناسک، الفصل الخامس عشر فى الرجل يحج عن الغير، ومما يتّصل بهٰذ الفصل، رقم: ۳۴۲۲، ط: ادارة القرآن.

كتاب المبسوط للسرخسى: (۴/۶۹) كتاب المناسک، باب رمى الجمار، قبيل باب الحلق، ط: ادار المعرفة، بيروت.

افعال چھوڑ دے تو اس پر کوئی دم اور قضاء واجب نہیں۔(۱)

## بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کون کرے

سب سے قریب ولی جو بچہ کے ساتھ ہو، اس کے لئے بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کرنا بہتر ہے، مثلاً باپ اور بھائی دونوں بچہ کے ساتھ ہیں، تو باپ کے لئے بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کرنا بہتر ہے، اور اگر بھائی وغیرہ اس کی طرف سے احرام کی نیت کرلے تب بھی جائز ہے۔(۲)

## بچہ کے کپڑے

☆اگر بچہ بہت چھوٹا ہے تو اس کو احرام باندھنے کے وقت اس کے پورے کپڑے اتار دینا بھی منع نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، ۲، على الصفحة: ۱۹۲. (قوله: بخلاف الصبی)

(۲) ينعقد إحرام الصبی...... (ولا يصح من غيره) أی من غير الصبی المميز (الاداء)...... (ولا الاحرام)...... (بل يصحان من وليّه له) أی نيابة عنه (فيحرم عنه من كان أقرب إليه) أی فی النسب (فلو اجتمع والد و أخ يحرم له الوالد) علی ما فی فتاوٰی قاضيخان. والظاهر أنّه شرط الأولوية. (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسّط المعروف بـ "مناسک الملاعلی قاری": (۱۱۲) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: ادارة القرآن)

☐ الهندية: (۱/۲۳۶، ۲۳۷) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية اداء الحج، فصل فی المتفرّقات، ط: رشيديه.

☐ الفتاوٰی الخانية علی هامش الهندية: (۱/۲۹۹) كتاب الحج، فصل فی كيفية اداء الحج، الواجبات الّتی يجب بها الدم علی الحاج، ط: رشيديه.

☐ شامی: (۲/۴۶۶) كتاب الحج، قبيل مطلب فی فروض الحج، و واجباته، ط: سعيد.

☐ غنية الناسک: (ص: ۸۳، ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی والمجنون الخ، ط: ادارة القرآن.

(۳) وينبغی لمن أحرم عن الصبيان أن يجرده ويلبسه ثوبين ازاراً و رداءً ا ويجنبه ما يجتنبه المحرم فی إحرامه فإن فعل شيئًا من محظورات الإحرام لاشیئ عليه ولا علی وليه لأجله. (الهندية: (۱/۲۳۶) كتاب المناسک، الباب الخامس، فصل فی المتفرّقات، ط: رشيديه)

☐ البحر: (۲/۵۵۴) كتاب الحج، ط: مكتبه رشيديه.

☐ غنية الناسک: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: ادارة القرآن.

☆اگر بچے کے سلے ہوئے کپڑے احرام کے وقت نہ بھی اتارے جائیں تب بھی دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

## بچہ نے بیت اللہ شریف دیکھ لیا

اگر کسی بچے نے بیت اللہ شریف دیکھ لیا تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا، ہاں اگر بالغ ہونے کے بعد مالدار ہو جائے تو مالدار ہونے کی وجہ سے حج فرض ہوگا۔(۲)

## بچھو

''موذی جانور'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۱۱/٤)

## بچے پر دم نہیں

اگر بچے سے احرام کے خلاف کوئی بات سرزد ہو جائے تو کوئی دم بچے پر یا بچے کی طرف سے ولی پر نہیں ہوگا۔(۳)

## بچے پر طواف کے بعد دو رکعت کا حکم

''طواف کے بعد دو رکعت اور بچہ'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۱۹/۳)

---

(۱) انظر الحاشية رقم: ۳، علی الصفحة رقم: ۱۹۴. (وينبغي لمن أحرم عن الصبيان)

(۲) انظر الحاشية رقم: ۱، علی الصفحة رقم: ۱۸۹. (وأما شرط الوجوب فسبعة)

وأيضًا الحاشية، رقم: ۱، علی الصفحة رقم:۱۹۳. (الثالث: البلوغ: وهو شرط الوجوب)

(۳) فإن فعل شيئًا من محظورات الإحرام لاشيئ عليه ولا علی وليه لأجله. (الهندية: (۲۳٦/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس، فصل فی المتفرّقات، ط: رشيديه)

غنية الناسک: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: ادارة القرآن.

المحيط البرهاني: (۴۷۹/۳) كتاب المناسک، الفصل الخامس عشر فی الرجل يحج عن الغير، وممّا يتّصل بهذا الفصل، ط: ادارة القرآن.

مناسک ملا علی قاری: (ص: ۱۱۳) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: ادارة القرآن.

# بچے کا احرام

☆ حج کرنے والا بچہ یا بچی اگر بہت ہی چھوٹی عمر کے ہیں، اور عقل و تمیز نہیں رکھتے، تو ان کے ماں باپ یا ولی ان کی طرف سے احرام کی نیت کریں، مگر یہ احرام واجب نہیں ہے، اگر احرام کی نیت نہ کریں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

اگر ان کی طرف سے احرام کی نیت کرلی، تو ولی ہی ان کی طرف سے حج کے سارے افعال ادا کریں، اور اس بچے یا بچی کو ان تمام باتوں سے بچائیں جن سے ایک احرام والا مرد اور عورت بچے رہتے ہیں، اور طواف کے دوران ان کا جسم اور کپڑے پاک رکھنے کا اہتمام کریں، اگر احرام کے خلاف کوئی بات پیش آجائے تو بچے پر یا اس کی طرف سے ولی پر کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

اور اگر بچہ یا بچی ہوشیار ہو عقل و تمیز رکھتا ہو، تو پھر ماں باپ یا ولی کی اجازت سے احرام باندھے، وضو اور پاکی و ناپاکی کا خیال رکھے، اور ان تمام باتوں کا اہتمام کرے جس کا اہتمام ایک احرام والا مرد اور عورت کرتے ہیں۔(۳)

اور جو افعال بچہ نہیں کرسکتا جیسے رمی وغیرہ تو وہ ولی اس کی طرف سے ادا کردے البتہ وقوف عرفہ، منی اور مزدلفہ میں رات گزارنا، طواف اور سعی وغیرہ بچہ خود بھی کرے، اگر وہ نہیں کرسکتا ہے تو پھر ماں باپ یا ولی گود میں یا کندھے پر بٹھا کر طواف اور سعی کرائیں، طواف اور سعی کراتے وقت اپنی اور بچے کی بھی نیت کرلیں، تو دونوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔

☆ اگر بچے سے احرام کے خلاف کوئی بات سرزد ہو جائے تو کوئی دم بچے پر یا بچے کی طرف سے ماں باپ یا ولی پر لازم نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱،۲،۳،۴) ينعقد إحرام الصبي المميز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسه، وكذا غير المميز إذا أحرم عنه وليّه، فالمميز لايصلح النيابة عنه فى الإحرام، ولا فى أداء الأفعال الا فيما لم يقدر عليه، =

☆اگر بچہ بہت چھوٹا ہے تو ضرورت پر بالکل برہنہ کردینا بھی منع نہیں ہوگا اور اگر بچے کے سلے ہوئے کپڑے نہ بھی اتریں تب بھی کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

## بحری جہاز کے ملازم

☆اگر بحری جہاز کے ملازمین صرف جدہ تک جائیں گے اور پھر جدہ سے واپس آجائیں گے ان کو مکہ مکرمہ نہیں جانا تو وہ احرام نہیں باندھیں گے۔

☆اور اگر ان کا ارادہ مکہ مکرمہ جانے سے پہلے مدینہ طیبہ جانے کا ہے تب بھی ان کو احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

= فيحرم بنفسه، ويقضى المناسک كلها بنفسه، ويفعل كما يفعل البالغ، أمّا غير المميز فلايصح أن يحرم بنفسه؛ لأنّه لايعقل النيّة ولايقدر التلفظ بالتلبية، وهما شرطان في الإحرام...... وكذا لايصحّ طوافه لاشتراط النية له أيضًا، بل يحرم له وليّه، والاقرب أولىٰ، فالوالد أولىٰ من الأخ، والظاهر أنّه شرط الأولوية (شرح).

وينبغي للولي أن يجرده قبل الإحرام ويلبسه إزارًا ورداءً، وإذا أحرم له ينبغي أن يجنبه من محظورات الإحرام، ولو ارتكب محظورًا لاشيئ عليهما، ويقضى به المناسک كلها، وينوى عنه حين يحمله في الطواف، وجاز النيابة عنه في كلّ شيئ الاّ في ركعتي الطواف، فتسقط، وإحرام الصبي ينعقد غير لازم، فلايلزمه المضى فيه، فلو فسخه، أو ترک أركان الحج كلّها، أو بعضها، أو ترک واجباته كذٰلک لاجزاء عليه، ولاقضاء. (غنية الناسک: (ص: ۸۳، ۸۴) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي الخ، ط: ادارة القرآن)

▭ هٰكذا في المناسک لملا على قارى ـــ تمامًا، وزاد فيه: وأمّا الطواف فلابدّ أنّه يطوف بنفسه إن كان مميزًا، والا فيحمله وليّه، ويطوف به، وكذا حكم الوقوف وسائر المأمورات كالسعى ورمى الجمار. (المسلک المتقسط في المنسک المتوسط المعروف بـ "مناسک الملا على قارى": (ص: ۱۱۲، ۱۱۳) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي الخ، ط: ادارة القرآن)

▭ الهندية: (۱/۲۳٦، ۲۳۷) كتاب المناسک، الباب الخامس، فصل في المتفرّقات، ط: رشيديه.

▭ فتح القدير: (۲/۳۳۲، ۳۳۳) كتاب الحج، قبيل فصل في المواقيت، ط: رشيديه.

▭ شامي: (۲/۴٦٦) كتاب الحج، بيل: مطلب في فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

▭ التاتارخانية: (۲/۵۵۱، ۵۵۲) كتاب الحج، الفصل الخامس عشر في الرجل يحج عن الغير، وممّا يتّصل بهٰذ الفصل، ط: ادارة القرآن.

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة: ۱۹٦. (ينعقد إحرام الصبي المميز)

☆ اور اگر یہ لوگ حج کا ارادہ رکھتے ہیں اور جدہ پہنچتے ہی مکہ مکرمہ جانا ہے تو ان کو "یلملم" سے احرام باندھنا لازم ہے۔(۱)

☆ جو ملازمین ڈیوٹی پر ہوں اور ان کو ابھی تک مکہ مکرمہ جانے کی اجازت نہیں ملی تو وہ مکہ مکرمہ جانے کا قصد نہ کریں صرف جدہ جانے کا ارادہ کریں وہاں پہنچ کر جب ان کو مکہ مکرمہ جانے کی اجازت مل جائے تب وہ جدہ سے احرام باندھ لیں۔(۲)

## بدن پر خوشبو لگانے کی جنایت

☆ اگر محرم نے احرام کی حالت میں بلا عذر کسی بڑے عضو مثلاً سر یا داڑھی یا ہتھیلی یا ران یا پنڈلی پر پورے عضو پر خوشبو لگائی، چاہے ذرا دیر کے لئے لگائی اور فوراً

---

(۱) والآفاقي إذا انتهى إليها على قصد دخول مكّة أو الحرم ، عليه أن يحرم من آخرها ، قصد الحج أو العمرة أولا ، فأمّا إذا لم يقصد ذٰلک ، وإنّما قصد مكانًا من الحل ، بحيث لم يمر على الحرم حل له مجاوزته بلا إحرام ، فإذا حصل فيه ثم بدا له دخول مكّة لحاجة غير النسک يدخلها بلاإحرام ...... . (غنية الناسک : (ص: ۵۴) باب المواقيت ، فصل وأمّا مواقيت أهل الآفاق ، الحيلة لآفاقي يريد دخول مكّة لحاجة من غير إحرام ، ط: ادارة القرآن )

▭ التاتارخانية : ( ۳۵۷/۲ ) كتاب الحج ، الفصل الرابع في بيان مواقيت الإحرام ومايلزم لمجاوزتها بغير إحرام ، ط: قديمي .

▭ الدر مع الرد : ( ۴۷۷/۲ ) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، ط: سيعد .

(۲) وهم الّذين منازلهم في نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم ، فوقتهم الحل للحج والعمرة ، وهم في سعة مالم يدخلوا أرض الحرم ومن دويرة أهلهم أفضل ، ولهم دخول مكة بغير إحرام إذا لم يريدوا نُسكا وإلا فيجب . ( المسلک المتقسط في المنسک المتوسط المعروف بـ" مناسک الملاعلي قاري" : ( ص: ۱۱۶ ، ۱۱۷ ) باب المواقيت ، النوع الثاني : الميقات المكاني ، فصل : في ميقات أهل الحل ، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة )

▭ شامي : ( ۴۷۸/۲ ) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۵۵ ) باب المواقيت ، فصل وأمّا ميقات أهل الحل ، ط: ادارة القرآن.

ہی اس کو دھوڈالا یا دیر تک لگا کے رکھا ان تمام صورتوں میں دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

☆اور اگر عذر کی وجہ سے خوشبو لگائی تو اس میں تین باتوں کا اختیار ہے یا تو دم دیدے یا تین روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔(۲)

☆ اگر کسی چھوٹے عضو جیسے ناک، کان، آنکھ، مونچھ، انگلی کو خوشبو لگائی یا بڑے عضو کے کسی حصہ کو خوشبو لگائی پورے عضو کو نہیں تو دم واجب نہیں ہوگا البتہ صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا، عذر کی حالت میں تین روزے بھی قائم مقام ہوسکتے ہیں۔

☆ یہ فرق اس وقت ہے جب کہ خوشبو تھوڑی مقدار میں ہو، اور اگر خوشبو کی مقدار زیادہ ہے، تو پھر چھوٹے بڑے عضو، اور کامل اور ناقص عضو میں کوئی فرق نہیں ہوگا، ہر حال میں دم لازم ہوگا۔

---

(۱) والمحرم رجلاً كان أو امرأةً ممنوع من استعمال الطيب فى بدنهٖ وإزارهٖ وردائهٖ وجميع ثيابهٖ و فراشهٖ ومسهٖ أى ولمسهٖ وشمّهٖ أى بقصدهٖ فإذا طيب عضوًا كاملاً أى فما زاد فعليه دم وفى أقلّه صدقة...... والعضو كالرأس واللّحية والشارب واليد والفخذ والساق والعضد ونحو ذٰلک ثمّ إن كان الطيب قليلاً فالعبرة بالعضو، أى لابالطيب وإن كان أى الطيب كثيرًا فالعبرة بالطيب ، أى لا بالعضو . ( إرشاد السارى : (ص: ۴۴۱ ، ۴۴۲ ) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : ف الطيب ، معنى الطيب المحرم الموجب للجزاء ،ط : المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة )

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۴) باب الجنايات، الفصل الأوّل فى الطيب، ط: ادارة القرآن.

☜ شامى: (۲/ ۵۴۴ ، ۵۴۵) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(۲) وإن طيب أو حلق أو لبس بعذر خير إن شاء ذبح فى الحرم أو تصدق بثلاثة أصوع طعام على ستة مساكين أين شاء أو صام ثلاثة أيّام ولو متفرّقة . ( الدر مع الرد : ۲/ ۵۵۷ ، ۵۵۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد )

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۶۱ ) باب الجنايات ، فصل فيما إذا ارتكب المحظورات الأربعة بعذر، ط: ادارة القرآن.

☜ إرشاد السارى : (ص: ۴۷۳ ) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى فى الطيب ، فصل فى ارتكاب المحظورات الثلاثة السابقة بعذر ، ط: امداديه مكّة المكرّمة.

اور تھوڑا زیادہ ہونا ہر خوشبو کا الگ الگ ہوتا ہے، جس کو عرفی طور پر زیادہ سمجھا جائے وہ زیادہ شمار ہوگا جیسا کہ ''مشک'' کی معمولی مقدار کو بھی عرف میں زیادہ سمجھا جاتا ہے، اور جس کو عرف میں کم سمجھا جاتا ہے وہ کم ہوگا مثلاً خوشبو کی دوسری چیزیں۔(۱)

## بدن کو ڈھانکنا

احرام کی حالت میں سر اور چہرہ کے علاوہ پورے بدن کو ڈھانپنا جائز ہے، نیز کان، گردن اور پیروں کو رومال و چادر سے ڈھانپنا بھی جائز ہے۔(۲)

## بدن ناپاک ہے

''پاک ہونا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۳۷/۱)

---

(۱) وفی أقلّه ولو أكثره صدقة ، كذا فی المتون ، وفی حكم أقلّه العضو الصغير كالأنف والأذن والعين والأصبع والشارب ...... الشارب عضو صغير وهو بعض اللحية ، ولايبلغ ربعها كما صرحوا به فی مسئلة أخذ الشارب ، فعده فی الأعضاء الكبيرة هنا كما وقع فی اللباب ، لايظهر له وجهه ، والطيب الكثير ما يستكثره الناظر ككفين من ماء الورد ، وكف من الغالية وقدر فی المسک يستكثره الناظر وإن كان قليلاً فی نفسه ، والقليل مايستقلّه الناظر ككف من ماء الورد وقدر فی المسک يستقلّه النّاس ، وإن كان كثيرًا فی نفسه . ( غنية الناسک : (ص: ۲۴۴ ) باب الجنايات ، الفصل الأوّل فی الطيب ، مطلب فی تطييب البدن ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۴۳ ) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطيب ، معنی الطيب المحرم الموجب للجزاء ، ط: امداديه مكّة المكرّمة.

شامی : ( ۲/۵۴۴ ، ۵۴۵ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد.

(۲) فجاز تغطية اللّحية مادون الذقن وأذنيه وقفاه وهو وراء العنق وكذا تغطية كفيه و قدميه ما فوق معقد الشراک بما لايكون لُبسًا كتغطيتهما بمنديل أو نحوه بخلاف تغطيتهما بالقفازين والجوربين فإنّها لبس. (غنية الناسک: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۷۴ ، ۱۷۵ ) باب الإحرام، فصل فی مباحاته، ط: امداديه مكّة المكرّمة.

شامی: (۲/۴۸۸) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد.

## بَدَنَہ

''بَدَنَہ'' خاص گائے یا اونٹ کو ہی کہتے ہیں، بکری، بھیڑ یا دنبہ کو ''بَدَنَہ'' نہیں کہتے۔(۱)

## بدنہ صرف دو جنایات میں واجب ہوتا ہے

پورے ایک اونٹ یا پوری ایک گائے کو بدنہ کہتے ہیں، اور یہ بدنہ صرف دو جنایات کے علاوہ کسی اور جنایات میں واجب نہیں ہوتا۔

ایک یہ ہے کہ جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کرنا، دوسرا وقوف عرفہ کے بعد حلق یا قصر کرنے سے پہلے جماع کرنا۔(۲)

## ''بدنہ'' عمرہ میں واجب نہیں ہوتا

''عمرہ میں ''بدنہ'' واجب نہیں ہوتا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲۱۸)

## بریانی

''پلاؤ'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۴۲)

---

(۱) (والبدن) جمع بدنة (من إبل و بقر ، والهدى منهما ومن الغنم). (الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل : باب القران ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳۵۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

فتح القدير مع الهداية : ( ۴۰۷/۲ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل : فإن لم يدخل المحرم مكة الخ ، قبيل : باب القران ، ط: رشيديه .

(۲) وكل دم يجب في الحج والعمرة فأدناه شاة أى وأعلاه بدنة من الإبل أو البقر ...... إلاً الجماع في الحج بعد الوقوف بعرفة وطواف الزيارة جنبًا ، فإنّه لايجوز فيها إلا البدنة...... وحكم البقر حكم الإبل في هٰذا الباب أى باب الهدايا. (إرشاد السارى: (ص: ۲۶۴) باب الهدايا، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : ( ۶۱۵/۲ ) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

البحر الرائق : ( ۷۱/۳ ) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

## بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد اونٹ، گائے، بیل اور بھینس ہیں، ان جانوروں میں قربانی کے شرائط موجود ہونے کی صورت میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں، البتہ تمام شرکاء کی نیت قربت اور عبادت ہو، چاہے قربات مختلف ہوں اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، مثلاً کوئی قران کا حصہ لے لے، کوئی تمتّع کا لے لے، کوئی قربانی کا لے لے، کوئی نذر کا لے لے تو یہ جائز ہے، اور اگر کوئی شخص گوشت کھانے کی نیت سے حصہ لے گا تو کسی کی بھی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

## بستر میں خوشبو لگائی ہوئی ہو

جس بستر پر خوشبو لگائی ہوئی ہو، احرام والے کے لئے اس پر لیٹنا، آرام کرنا جائز نہیں ہے، اگر ایسے بستر پر ایک دن یا ایک رات آرام کرلے گا تو دم دینا لازم ہوگا اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم آرام کرے گا تو صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

(۱) (قوله: و ما جاز في الضحايا جاز في الهدايا) يعني فيجوز الثنى من الإبل والبقر والغنم...... وأفادأنّه لا يجوز الاشتراک فی بدنة كما في الأضحية بشرط إرادة الكل القربة وإن اختلفت أجناسهم من دم متعة وإحصار وجزاء صيد وغير ذٰلک، ولو كان الكل من جنس واحد كان أحبّ...... وإذا كان أحد الشركاء كافرًا أو مريدًا اللحم دون الهدى لم يجزهم. (البحر الرائق: (۳/ ۷۱) كتاب الحج، باب الهدى، ط: سعيد)

الدر مع الرد : ( ۲/۶۱۴ ، ۶۱۵ ) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۲۶۶ ) باب الهدايا ، ط : الإمدادية مكّة المكرّمة .

مزید تخریج "بدنہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) ولولبس مصبوغًا بعصفر أو ورس ، أو زعفران مشبعًا يومًا فعليه دم وفي أقلّه صدقة ...... و قال أبو يوسف : في الإملاء : لاينبغي للمحرم أن يتوسّد ثوبًا مصبوغًا بالزعفران ، ولا الورس ، ولاينام عليه ؛ لأنّه يصير مستعملاً للطيب فكان كاللبس . ( غنية الناسک: (ص: ۲۴۶) باب الجنايات، الفصل الأوّل في الطيب، مطلب في تطييب الثوب، ويدخل فيه الفراش، ط:۱ دارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۵۴) باب الجنايات و أنواعها ، النوع الثانى فى الطيب ، فصل فى تطييب الثوب ، ط: امداديه مكّة المكرّمة. =

## بغل منڈوائی

احرام کی حالت میں بغل کے مکمل بال منڈوانے سے دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

## بقرہ عید کی قربانی

☆بقرہ عید کی عام قربانی دو شرطوں کے ساتھ واجب ہے، ایک یہ کہ آدمی مقیم ہو، مسافر نہ ہو، دوم یہ کہ حج کے ضروری اخراجات ادا کرنے کے بعد نصاب کے برابر فاضل اور زائد رقم موجود ہو، اگر مقیم نہیں تو قربانی واجب نہیں، اور اگر حج کے ضروری اخراجات کے بعد نصاب کے برابر رقم نہیں تب بھی اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں۔

☆حاجی پر سفر کی وجہ سے عید کی قربانی واجب نہیں، البتہ اگر کوئی حاجی مکہ مکرمہ میں ۷/ذی الحجہ تک کم از کم پندرہ دن رہا ہوتو وہ مقیم ہوجائے گا اس پر قربانی کے دنوں میں اگر وہ صاحب نصاب ہوتو اس پر ''دم شکر'' کے علاوہ عید کی قربانی بھی واجب ہوگی، خواہ منیٰ میں ذبح کرے یا اپنے وطن میں کرائے۔(۲)

---

= الهندية: ( ۲۴۱/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الأول : فيما يجب بالتطييب والتدهّن ، ط: رشيديه.

(۱) ولو حلق الإبطين أو أحدهما أو نتف أو طلى بنورة ، فعليه دم ، وفى أقل من الإبط صدقة.......

(مناسك الملا على قارى مع إرشاد السارى : (ص: ۴۶۳ ) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث : فى الحلق وإزالة الشعر و قلم الأظفار ، فصل فى الشارب والرقبة ومواضع المعاجم والإبط وغيرها ، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۵۷) باب الجنايات، الفصل الرابع فى الحلق وإزالة الشعر،ط: ادارة القرآن.

الهندية: ( ۲۴۳/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث فى حلق الشعر و قلم الأظفار ، ط: رشيديه.

(۲) فتجب......(على حر مسلم مقيم) بمصر أو قرية أو بادية عينى، فلا تجب على حاج مسافر...... (موسر) يسار الفطرة (عن نفسه). (شامى: (۳۱۵/۶) كتاب الأضحية، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : ( ۶۳/۵ ) كتاب الأضحية ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: سعيد.

الهندية: ( ۲۹۲/۵ ) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل فى تفسيرها ، ط: رشيديه.

# بکری

احرام کی حالت میں بکری ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔(۱)

# بلند آواز

طواف کے دوران ذکر یا دعاء یا قرآن شریف کی تلاوت بلند آواز سے کرنا یا کسی اور وجہ سے آواز کو بلند کرنا جس سے طواف کرنے والوں کو اور نمازیوں کو تشویش ہو، مکروہ ہے۔(۲)

# بنیان

احرام کی حالت میں ''بنیان'' پہننا منع ہے، اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو اس کا پہننا مردوں کے لئے احرام کی حالت میں منع ہے، اگر ایک دن یا ایک رات

---

(۱) ویجوز له أی للمحرم وكذا لمن هو فی الحرم ذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج ، والبط الأهلی الّذی لایطیر أی لاستئناسهٖ بأهله . ( إرشاد الساری : (ص: ۵۳۶ ) باب الجنایات وأنواعها ، النوع السادس : فی الصید ومایتعلّق بهٖ ، فصل : فی مالایجب شیئ بقتلهٖ فی الحرام والحرم ، ط: مکتبه امدادیه مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۸۹ ) باب الجنایات ، الفصل الثامن فی صید البر ومایتعلّق به ، مطلب فیما لایجب الجزاء بقتله فی الإحرام والحرم ، ط: ادارة القرآن .

الهندیة: ( ۱/۲۵۲ ) کتاب المناسک ، الباب التاسع فی الصید ، ط: رشیدیه .

(۲) ورفع الصوت ولو بالقرآن والذکر والدعاء أی بحیث یشوّش علی الطائفین والمصلین. (إرشاد الساری: (ص: ۲۳۴ ) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل فی مکروهات الطواف ، ط: امدادیه مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : ( ص: ۱۲۶ ) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه ...... فصل : وأمّا مکروهاته ، ط:ادارة القرآن.

البحر العمیق : ( ۲/۱۲۱۵ ) الباب العاشر فی دخول مکة وفی الطواف والسعی ، فصل فی أنواع الأطوفة، ط: مؤسسة الریان ، المکتبة المکّیة.

بنیان پہنے رہا تو دم دینا لازم ہوگا، اور اگر اس سے کم ہے تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۱)

## بوتل

اگر بوتل میں خوشبو نہیں ملائی گئی ہے تو احرام کی حالت میں پینا جائز ہے اور اگر بوتل میں خوشبو ملائی گئی ہے اگرچہ برائے نام ہے، تو احرام کی حالت میں پینے سے صدقہ واجب ہوگا، لیکن اگر ایک ہی مجلس میں متعدد بار پیئے گا تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر خوشبو غالب ہوگی تو ایک ہی بار پینے سے دم واجب ہوجائے گا۔ اور لیمن، سوڈا اور شربت کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

## بوٹ

مردوں کے لئے احرام کی حالت میں بوٹ پہننا منع ہے، اگر بوٹ ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو دم واجب ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ فطر کی مقدار گندم یا

---

(۱) إذا لبس المحرم المخیط علی وجه المعتاد فعلیه الجزاء...... فإذ البس مخیطا یومًا کاملاً أو لیلة کاملة فعلیه دم، وفی أقلّه من یوم أو لیلة صدقة. (مناسک الملا علی قاری مع إرشاد الساری: (ص: ۴۲۴، ۴۲۵) باب الجنایات وأنواعها، النوع الأوّل فی حکم اللبس، ط: امدادیه مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۲۵۰، ۲۵۱) باب الجنایات، الفصل الثامن فی لبس المخیط، ط: ادارة القرآن.

الهندیة: (۱/۲۴۲) کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثانی فی اللبس، ط: رشیدیه.

(۲) ولو خلطه بمشروب کخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة فإن کان الطیب غالبًا أی باعتبار أجزائه ففیه الدم وإن کان مغلوبًا ففیه الصدقة الا أن یشرب مرارًا فعلیه الدم. (إرشاد الساری: (ص: ۴۵۰) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثانی فی الطیب، فصل فی أکل الطیب وشربه، ط: امدادیه مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۲۴۷) باب الجنایات، الفصل الأوّل فی الطیب، مطلب فی أکل الطیب و شربه، ط: ادارة القرآن.

عالمگیری: (۱/۲۴۱) کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأوّل فیما یجب بالتطییب والتدهّن، ط: رشیدیه.

اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

## بوڑھی عورت محرم کے بغیر حج نہ کرے

☆عورت کتنی بھی بوڑھی ہوجائے اس کے لئے محرم کے بغیر حج اور عمرہ کا سفر کرنا ناجائز ہے اگرچہ اس کے ساتھ دوسری عورتیں اپنے محارم کے ساتھ ہوں تو بھی جائز نہیں ہے، اگر مرتے دم تک محرم میسر نہ ہوتو اس پر حج بدل کی وصیت کرنا فرض ہے۔

☆اگر کسی بوڑھی عورت نے محرم کے بغیر حج کرلیا تو حج ہوجائے گا لیکن سفر اور حج میں محرم ہمراہ نہ ہونے کی وجہ سے گناہ گار ہوگی، اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا۔

☆ جب تک عورت کو حج کرنے کے لئے محرم نہیں ملتا تب تک عورت پر حج ادا کرنا فرض نہیں ہوتا، اگر زندگی میں محرم مل گیا تو بہتر ورنہ حج بدل کے لئے وصیت کرنا فرض ہوگا اور وارثوں پر اس کے ایک تہائی ترکہ سے اس کا حج بدل کرانا لازم ہوگا۔

☆اور اگر حج کا بہت شوق ہے محرم نہیں ملتا اور شوہر بھی نہیں ہے تو نکاح کرلے اور شوہر کے ہمراہ حج کا سفر کرے۔(۲)

---

(۱) ولبس الخفين والجوربين وكل مايوارى الكعب الّذى عند معقد شراك النعل . (مناسك الملا على قارى : ( ص: ۱۲۶ ) باب الإحرام ، فصل فى محرّمات الإحرام ، وأيضًا فيه: إذا لبسهما قبل القطع فدام يومًا فعليه دم و فى أقلّ من يوم صدقة ...... باب الجنايات وأنواعها، النوع الأول فى حكم اللبس ، فصل فى لبس الخفين ، ط: امداديه مكّة المكرّمة )

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۵۴ ) باب الجنايات ، الفصل الثانى فى لبس المخيط ، مطلب فى لبس الخفين ، ط: ادارة القرآن .

🗀 التاتارخانية : (ص: ۴۷۰ ) كتاب الحج ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه فى لبس المخيط، ط: قديمى.

(۲) وأمّا الّذى يخصّ النساء فشرطان: أحدهما: أن تكون مع زوجها، أو محرم لها عجوزًا كانت أو شابةً أو صبيةً بلغت حد الشهوة إذا كان بينها و بين مكّة ثلاثة أيّام فصاعدًا فإن لم يوجد المحرم أو الزوج لايجب عليها الحج لايجوز لها المسافرة بغيرهما، سواء كان فى حج الفرض أو التطوّع وإن كان معها نسوةٌ ثقات...... واعلم أنّ المرأة لو خالفت وحجّت بغير محرم أو زوج جاز =

# بوسہ

## صرف ''حجر اسود'' کا بوسہ لینا سنت ہے اس کے علاوہ بیت اللہ شریف کی دیوار وغیرہ یا کسی اور جگہ کا چومنا ادب کے خلاف ہے۔(۱)

= حجها بالاتفاق كما لو تكلّف رجل مسئلة النّاس و حج ، لكنّها تكون عاصيةً ...... و قالوا فى المرأة إذا لم يكن لها محرم ولازوج ، لايجب عليها أن تتزوّج بمن يحج بها ؛ لأنّ الشرط ليس بموجود ، فلايلزمها تحصيله كما لايجب على الفقير اكتساب المال لأجل الحج ...... ( البحر العميق : (۱/۴۰۰ ، ۴۰۵ ، ۴۰۷ ) الباب الثالث فى مناسک الحج ، شرائط الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة )

☜ إرشاد السارى : (ص: ۷۶ ، ۷۷ ، ۷۸ ) باب شرائط الحج ، النوع الثانى ، شرائط الأداء ، ط: امداديه مكة المكرّمة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۶ ) باب شرائط الحج ، فصل وأمّا شرائط وجوبط الاداء ، الرابع المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ، ط: ادارة القرآن .

(۱) واستلام الحجر فى أوّله وآخره...... وفى شرح النقاية: وتفسير الاستلام عند الفقهاء وضع الكفين على الحجر وتقبيله أو مسحه بالكف وتقبيله...... (غنية الناسک: (ص:۱۱۹) باب ماهية الطواف، فصل : وأمّا سنن الطواف، ط: ادارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : ( ص: ۲۲۶ ) باب أنواع الطواف وأحكامها ، فصل فى مستحبات الطواف، ط: امداديه مكّة المكرّمة .

☜ البحر العميق : ( ۲/۱۱۷۱ ، ۱۱۷۲ ) الباب العاشر فى دخول مكة و فى الطواف والسعى، فصل فى بيان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

☜ قال ابن الملقن رحمه اللّٰه تعالىٰ فى شرح العمدة: لايشرع التقبيل الا للحجر الأسود والمصحف، ولأيدى الصالحين من العلماء و غيرهم، وللقادمين من السفر بشرط أن لايكون أمرد، ولا امرأة محرمة، ولوجوه الموتٰى الصالحين ومن نطق بعلم أو حكمة ينتفع بها، وكل ذٰلک قد ثبت فى الأحاديث الصحيحة، وفعل السلف، فأمّا تقبيل الأحجار والقبور والجدار والستور، وأيدى الظلمة والفسقة واستلام ذٰلک جميعه فلايجوز، ولو كانت أحجار الكعبة أو القبر الشريف وأجدار حجرته أو ستورهما أو صخرة بيت المقدس، فإن التقبيل والاستلام ونحوهما تعظيم والتعظيم خاص باللّٰه تعالىٰ، فلايجوز الا فيما أذن فيه. (غنية الناسک: (ص:۱۲۷) باب ماهية الطواف وأنواعه، فصل: وأمّا مكروهاته، ط: ادارة القرآن)

☜ البحر العميق: (۲/۱۱۸۹، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵) الباب العاشر فى دخول مكّة و فى الطواف والسعى، فصل فى أنواع الأطوفة، سنن الطواف، ط: مؤسسة الريّان، المكتبة المكيّة.

# بوسہ کے لئے انتظار کرنا

"حجر اسود کا بوسہ لینا" کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/ ۱۳۱)

# بوسہ لیا

حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں بیوی کا بوسہ لیا، یا شہوت سے ہاتھ لگالیا یا مباشرت فاحشہ کی، یا فرج کے علاوہ کسی اور جگہ پر جماع کیا، ان تمام صورتوں میں انزال ہو یا نہ ہو دم واجب ہوگا۔ (۱)

# بونے پر رمی کرنا لازم ہے یا نہیں؟

اگر بونا آدمی قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہجوم میں دب جاتا ہے، اور رمی نہیں کرسکتا، تو اس کی طرف سے کسی اور کے لئے نائب بن کر رمی کرنا جائز ہوگا۔ اور اگر خود رمی کرسکتا ہے تو کسی اور آدمی کے ذریعے رمی کرانا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

# بھانجا

بھانجا محرم ہے اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے۔

---

(۱) تخریج کے لئے "شہوت کیساتھ بیوی کو ہاتھ لگالیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) أن یرمی بنفسہٖ ، فلاتجوز النیابة عند القدرة وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مریض بأمرہٖ أو مغمی علیہ ولو بغیر أمرہٖ أو صبیّ أو مجنون جاز ...... . (مناسک الملا علی قاری مع إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحکامہ ، فصل : فی شرائط الرمی و واجباتہ ، الخامس : أن یرمی بنفسہٖ ، ط: إمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، الخامس : أن یرمی بنفسہٖ ، ط: ادارة القرآن .

الفقہ الإسلامی وأدلّتہ : (۳/ ۲۲۵۴) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانی : رمی الجمار فی منی و حکم المبیت فیہا ، ثانیًا : وجوب الرمی والإنابة فیہ ، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

بھانجے کی اولاد جہاں تک نیچے کے درجہ کی ہو سب کے سب محرم ہیں۔
لیکن شوہر کے بھانجے کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں کیونکہ عورت کے لئے شوہر کا بھانجا محرم نہیں ہے۔(۱)

## بھائی

بھائی محرم ہے اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے۔(۲)

## بھتیجا

بھتیجا محرم ہے اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے اور بھتیجے کی اولاد جہاں تک نیچے کے درجہ کی ہو سب کے سب محرم ہیں لیکن شوہر کے بھتیجے کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ عورت کے لئے شوہر کا بھتیجا محرم نہیں ہے۔(۳)

## بھڑ

''موذی جانور'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۱۱/٤)

---

(۱) قال تعالیٰ: ﴿حرّمت عليكم أمّهٰتكم و بنٰتكم و أخواتكم و عمّٰتكم و خٰلٰتكم وبنات الأخ وبنات الأخت...... الآية﴾ (سورة النساء : ۲۳)

وخصّ تعالیٰ العمّات والخالات بالتحريم دون أولادهن ولاخلاف فی جواز نكاح بنت العمّة وبنت الخالة...... (أحكام القرآن للجصاص: (۲/۱۲۳) سورة النساء، باب مايحرم من النساء، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

حرم على المتزوّج ذكرا كان أو أنثٰى نكاح أصله و فروعه علا أو نزل وبنت أخيه وأخته وبنتها ولو من زنی وعمته وخالته. (شامی: (۳/۲۸، ۲۹) كتاب النكاح، فصل فی المحرمات، ط: سعيد)

(۲) صفحه نمبر: ؟؟؟؟؟، کا حاشیه نمبر: ؟؟؟، ملاحظه هو.

(۳) صفحه نمبر: ؟؟؟؟؟، کا حاشیه نمبر: ؟؟؟، ملاحظه هو.

## بہن کا دیور

بہن کا دیور محرم نہیں ہے، اس کے ساتھ حج اور عمرہ پر جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

## بہنوئی کے ساتھ حج کرنا

بہنوئی محرم نہیں ہے، اگر بہن کا انتقال ہوجائے یا بہنوئی اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور عدت گزر جائے تو بہنوئی کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے، اور جس کے ساتھ کبھی بھی نکاح جائز ہوتا ہے وہ محرم نہیں ہوتا، اس لئے بہنوئی کے ساتھ حج وغیرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

## بھیک مانگ کر حج کرنا

بھیک مانگ کر حج کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اس طرح حج کرنے سے حج ادا ہوجائے گا مگر سوال کرنے کا گناہ بھی ہوگا۔(۳)

---

(۱،۲) قال تعالیٰ: ﴿وأحلّ لکم ما وراء ذٰلک أن تبتغوا بأموالکم محصنین غیر مسافحین......الآیة﴾ (سورة النساء: ۲۴)

ما وراء ذٰلک : المراد به ماوراء من تقدم ذکر تحریمهن ...... (أحکام القرآن للجصاصؒ: (۲/ ۱۳۵) سورة النساء : باب مایحرم من النساء ، فصل ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

شامی : (۳/ ۳۰) کتاب النکاح ، فصل فی المحرمات ، ط: سعید .

والمحرم من لایجوز له مناکحتها علی التابید بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنکاح فاسد أو سفاح علی الأصح...... (غنیة الناسک : (ص: ۲۷) با بشرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الاداء ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمین للمرأة ، ط: امدادیه مکّة المکرّمة .

(۳) ولو أنّ فقیرًا لایجب علیه الحج ، حجّ ماشیًا بالتکدی والسؤال ، فإنّه یجزیه عن حجة الإسلام حتٰی لو استغنی لایلزمه الحج بعد ذٰلک ثانیًا ...... (البحر العمیق : (۱/ ۳۷۲) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

ولایحلّ أن یسأل شیئًا من القوت من له قوت یوم بالفعل أو بالقوّة کالصحیح المکتسب =

## بھینس

احرام کی حالت میں بھینس ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔(۱)

## بیت اللہ تعمیر کرنے کا حکم

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے فرمایا ''میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں'' فرشتوں نے اس پر عرض کیا: ''کیا آپ اس کو اپنا خلیفہ بنا رہے ہیں جو زمین پر فساد پھیلائے گا'' فرشتوں کی مراد اس سے جنات تھے، جنہوں نے زمین میں فساد پھیلایا تھا اور خون بہایا تھا (فرشتوں کے اس جواب پر) اللہ تعالیٰ کا غضب اور غصّہ ظاہر ہوا۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ فرشتوں نے اس بات کو سمجھ لیا کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے فرمان پر جو جواب دیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ظاہر ہوا ہے، اس پر فرشتے عرش کو پکڑ کر گڑگڑانے اور معافی مانگنے لگے اور اپنے پروردگار کو راضی کرنے کے لئے انہوں نے عرش کے گرد سات مرتبہ طواف کیا، اس پر اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گئے۔

---

= ویأثم معطیه إن علم بحاله لإعانته علی المحرّم . (الدر المختار مع الرد : (۲/۳۵۴، ۳۵۵) کتاب الزکاة، باب المصرف، ط : سعید)

وأیضًا فیه : وما جمع السائل من المال فهو خبیث . (رد المحتار علی الرد : (۲/۳۸۵) کتاب الحظر والإباحة ، فصل فی البیع ، ط: سعید)

(۱) وله ذبح حیوان أهلی ...... (غنیة الناسک : (ص : ۲۸۹) باب الجنایات ، الفصل الثامن فی صید البرّ ومایتعلّق به ، مطلب فیما لایجب الجزاء بقتله فی الإحرام والحرم ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۵۳۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع السادس فی الصید ومایتعلّق به ، فصل فیما لایجب شیئ بقتله فی الإحرام والحرم ، ط: المکتبة الامدادیة مکّة المکرّمة.

عالمگیری : (۱/۲۵۲) کتاب المناسک ، الباب التاسع فی الصید ، ط: رشیدیه.

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر نظر کرم فرمائی اور فرشتوں پر رحمت نازل ہوئی (اللہ تعالی کو فرشتوں کے عرش کا طواف کرنے کی ادا ایسی پسند آئی کہ) اس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ ''زمین پر میرے نام کا ایک گھر بناؤ تاکہ آدم کی اولاد میں سے جن پر میں ناراض ہوں وہ اس گھر کے ذریعہ میری پناہ مانگیں، اوراسی طرح اس گھر کے گرد گھومیں یعنی طواف کریں جس طرح تم نے عرش کے گرد طواف کیا ہے، تاکہ میں ان سے بھی راضی ہو جاؤں۔

چنانچہ فرشتوں نے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نام کا ایک گھر بنایا (جو بیت اللہ شریف ہے)۔(۱)

## بیت اللہ شریف کو دیکھنا

☆ جو شخص محبت اور شوق سے بیٹھ کر صرف کعبہ شریف کو دیکھتا ہے، اس کو بھی اللہ تعالی کی رحمت میں سے حصہ ملتا ہے، کیونکہ اللہ تعالی کی محبت کی وجہ سے اللہ کے گھر کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے، کسی چیز کو محبت کی نظر سے جتنی مرتبہ بار بار دیکھا جاتا ہے اسی قدر اس کی محبت دل میں گھر کر لیتی ہے، اور دل اس کی طرف کھنچتا ہے، چونکہ کعبۃ اللہ کو اللہ کا گھر ہونے کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے اس لئے اس کو دیکھنا گویا کہ اللہ تعالی ہی کی تجلیات کا مشاہدہ کرنا ہے۔

---

(۱) ......ولما قال اللّٰہ تعالیٰ للملائكة ﴿إنّي جاعل في الأرض خليفة﴾ (البقرة: ۳۰) و ﴿قالوا أتجعل فيها من يفسد فيها و يسفک الدّماء﴾ (البقرة: ۳۰) يعنون الجن الّذين أفسدوا فيها وسفكوا الدّماء، غضب عليهم، و في لفظ: ظنت الملائكة: أى علمت ان ما قالوا: ردا على ربّهم وأنّه قد غضب عليهم من فوقهم، فلاذوا بالعرش و طافوا به سبعة أطواف يسترضون ربّهم، فرضى عليهم.

وفي لفظ : فنظر اللّٰه إليهم ، ونزلت الرحمة عليهم ، فعند ذٰلک قال لهم ابنوا لى بيتا في الأرض يعوذبه من سخطت عليه من بنى آدم : أى الّذى هو الخليفة ، فيطوفون حوله كما فعلتم بعرشى فأرضى عنهم ، فبنوا الكعبة . (السيرة الحلبية : (۱/۲۱۵) ، باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالیٰ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

☆ بیت اللہ شریف کو دیکھنا عبادت ہے اس لئے نماز اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد، فارغ اوقات میں زیادہ سے زیادہ بیت اللہ کو دیکھتا رہے۔(۱)

## بیت اللہ شریف کو دیکھنے سے حج فرض ہوتا ہے؟

☆ اگر اشہر حج یعنی شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ میں بیت اللہ شریف کو دیکھا ہے اور حج کے ایام تک رہنے کا ''ویزا'' اور خرچہ بھی ہے، اور پہلے اپنا حج ادا بھی نہیں کیا ہے تو اس صورت میں بیت اللہ شریف کو دیکھنے والے پر حج فرض ہوجاتا ہے اور اگر ''ویزا'' یا خرچہ نہیں ہے، یا ''ویزا'' ہے خرچہ نہیں، یا خرچہ ہے ''ویزا'' نہیں تو ان صورتوں میں حج فرض نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) وروى عن النبى ﷺ أنه قال: النظر إلى البيت الحرام عبادة...... وعن ابن السائب المدنى قال: من نظر إلى الكعبة إيمانًا و تصديقًا تحاتت عنه الذّنوب كما يتحات الورق من الشجرة.
أخرجه ابن الجوزى: (البحر العميق: (۱/۱۹۵، ۱۹۶) الباب الأوّل فى الفضائل، فضل النظر إلى الكعبة، ط: مؤسّة الريّان، المكتبة المكيّة)

وليكثر من النظر إلى الكعبة إيمانًا واحتسابًا، فإن النظر إلى الكعبة عبادة، فقد جاء ت آثار كثيرة فى فضل النظر إليها...... (غنية الناسک: (ص: ۱۳۸) باب السعى بين الصفا والمروة، فصل فيما ينبغى له الاعتناء به بعد الفراغ من السعى أيّام مقامه بكة ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۷۲۴) باب زيارة سيد المرسلين ، فصل فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، و : (ص: ۷۵۱ ، ۷۵۲) فصل : استحباب الإكثار من الأعمال البرّ بالحرمين ، ط: المكتبة الامدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) والفقير الآفاقى إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكى أى حيث لايشترط فى حقّه الا الزاد دون الراحلة إن لم يكن عاجزًا عن المشى، وينبغى أن يكون الغنى الآفاقى كذٰلک إذا عدم المركوب بعد وصوله إلى أحد المواقيت فالتقيد بالفقير لظهور عجزه عن المركب، وليفيد أنّه يتعين عليه أن ينوى حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام، ولاينوى نفلاً على زعم أنّه فقير لايجب عليه الحج لأنّه ماكان واجبًا عليه وهو آفاقى، فلما صار كالمكى وجب عليه. ولو حج نفلا يجب عليه أن يحجّ ثانيًا ولو أطلق يصرف إلى الفرض...... (إرشاد السارى: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: امداديه مكّة المكرّمة) =

☆ حج بدل کرنے والے کا بیت اللہ شریف کو دیکھنے سے حج فرض نہیں ہوگا کیونکہ وہ دوسرے کی طرف سے احرام باندھ کر جاتا ہے اپنی طرف سے نہیں اس لئے ایسے آدمی پر کعبۃ اللہ کو دیکھنے کے بعد بھی حج فرض نہ ہوگا۔(۱)

## بیت اللہ کی سفارش

جو لوگ حج یا عمرہ کے لئے جاتے ہیں، اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، یا علاقے کے جو لوگ طواف کے لئے آتے ہیں، قیامت کے دن بیت اللہ ان سب کے لئے سفارش کرے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو کعبہ شریف کو میری قبر کے قریب لایا جائے گا تو وہ کہے گا: اے محمد! آپ کو سلام ہو، تو میں کہوں گا: تجھے بھی سلام ہو، اے بیت اللہ تیرے ساتھ میری امت نے کیا کیا، وہ کہے گا: اے محمد! جو میرے پاس آیا میں اس کے لئے کافی ہوں، اور اس کی سفارش کروں گا، اور جو میرے پاس نہیں آیا آپ اس کو کافی ہیں، اور آپ اس کی سفارش

---

= فتح القدير مع الكفاية: (ص: ۳۲۲/۲) كتاب الحج، ط: رشيديه.

غنية الناسک: (ص: ۱۸) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: ادارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۴ ۰ ۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى حج الصرورة، ط: سعيد.

(۱) وظاهره يفيد أن الصرورة الفقير لايجب عليه الحج بدخول مكة ...... (شامى: (۲/۴ ۰ ۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى حج الصرورة، ط: سعيد)

حاشية إرشاد السارى: (ص: ۶۳۸، ۶۳۹) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الاحجاج، حكم حج الصرورة، ط: امداديه مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۳۳۸) باب الحج عن الغير، فصل فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج، ط: ادارة القرآن.

کریں گے۔(الترغیب والترھیب للاصبہانی)(۱)

اس لئے بیت اللہ کے پاس جا کر ادب واحترام سے رہنا چاہیے، اور زیادہ سے زیادہ عبادت، طواف، تلاوت اور ذکر واذکار کرنا چاہیے، اور ادب واحترام کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہیے، تاکہ سفارش سے محروم نہ ہو جائے۔

## بیت اللہ کے پاس انبیاء کی قبریں

☆......ایک حدیث میں آتا ہے کہ مقام ابراہیم، حجر اسود اور زمزم کے کنویں کے درمیانی حصے میں ننانوے نبیوں کی قبریں ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو نبیوں کی قبریں ہیں اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیانی حصے میں ستّر نبیوں کی قبریں ہیں، ہر وہ نبی جس کو اس کی قوم نے جھٹلایا، اپنی قوم کے درمیان سے نکل کر مکّہ آتا تھا، جہاں وہ اللہ تعالی کی عبادت کرتا رہتا تھا یہاں تک کہ اس کی وفات ہو جاتی۔

---

(۱) أخبرنا أبو الخير محمد بن احمد بن هارون، أنبأ أبو بكر بن مردويه، ثنا عبد الحميد بن موسى القناد الواسطي، ثنا محمد بن سعيد بن محمد بن عمرو الدورقي، ثنا عبد الله بن موسى بن زياد المدني، ثنا عبيد الله بن موسى عن سفيان الثوري، عن محمد بن المنكدر، عن جابر ـ رضي الله عنه ـ قال: قال رسول الله ﷺ: إذا كان يوم القيامة زفّت الكعبة بيت الله الحرام إلى قبرى فيقول: السّلام عليک يا محمد! فأقول: وعليک السلام يا بيت الله! ماصنع بک امّتى بعدى؟ فيقول: يا محمد! من أتانى فأنا أكفيه، وأكون له شفيعًا ومن لم يأتنى فأنت تكفيه له شفيعاً. (الترغيب والترهيب لاسماعيل بن محمد التيمى الأصبهانى الملقب بقوم السنة: (۵۳۵ت): (۸/۲) رقم الحديث: ۱۰۳۹، المحقق ايمن بن صالح بن شعبان، ط: دار الحديث القاهرة ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳م)

🗀 عن جابر بن عبد الله ـ رضى الله تعالىٰ عنه ـ قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : زفّت الكعبة للبيت الحرام إلى قبرى فتقول : السّلام عليک يا محمد! فأقول : وعليک السلام يا بيت الله ! ماصنع بک امّتى بعدى ؟ فتقول : من أتانى فأنا أكفيه ، وأكون له شفيعًا ومن لم يأتنى فأنت تكفيه وتكون له شفيعاً . ( الفردوس بمأثور الخطاب ، لأبى شجاع شيرويه بن شهر داد الديلمى الهمذانى (۴۴۵ـ ۵۰۹ھـ) : (۲۹۵/۲ ) رقم الحديث : ۳۳۴۶ ، المحقق : السعيد بن بسيونى زغلول ، ط: دار الكتب العلمية ( ۱۴۰۶ھـ / ۱۹۸۶م)

ایک حدیث میں ہے رکن یمانی اور حجر اسود کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور یہ کہ حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قبریں اسی مبارک حصے میں ہیں۔(۱)

## بیت اللہ کے خدمت گاروں کو پیسہ دینا

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ بعض اہل مناقب نے لکھا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ نے جب آخری حج کیا تو آپ نے اپنا آدھا مال بیت اللہ شریف کے خدمت گاروں کو دیا تاکہ ان کو بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھنے کا موقع مل جائے، چنانچہ آپ کو موقع ملا، اور آپ نے قرآن مجید کا آدھا حصہ (شروع کے پندرہ پارے) ایک ٹانگ پہ اور آخری آدھا حصہ (آخری پندرہ پارے) دوسری ٹانگ پر کھڑے ہوکر پڑھے، اور پھر آپ نے یہ دعا کی:

يَا رَبِّ عَرَفْتُكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ ، وَمَا عَبَدْتُكَ حَقَّ الْعِبَادَةِ ، فَهَبْ لِيْ نُقْصَانَ الْخِدْمَةِ لِكَمَالِ الْمَعْرِفَةِ.

فنودى من زاوية البيت، عرفت فأحسنت واخلصت الخدمة غفر لك ولمن كان على مذهبك إلى قيام الساعة.

ترجمہ: اے میرے پروردگار میں نے تجھ کو اچھی طرح پہچانا، اور میں تیری بندگی جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کرسکا میری بندگی کی کوتاہی کو کمال معرفت کی وجہ سے معاف فرما۔

---

(۱) وجاء "أن بين المقام والركن و زمزم قبر تسعة و تسعين نبيا" و جاء "أن حول الكعبة لقبور ثلاثمائة نبى ، وأنّ ما بين الركن اليمانى إلى الركن الأسود لقبور سبعين نبيًا ، وكل نبى من الأنبياء إذا كذّبه قومه خرج من بين أظهرهم وإلى مكّة يعبد الله عزّ و جلّ بها حتٰى يموت" و جاء "مابين الركن اليمانى و الحجر الأسود روضة من رياض الجنّة ، وأن قبر هود و صالح و شعيب و إسماعيل فى تلك البقعة . (السيرة الحلبية : (۲۲۳/۱) باب بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالى ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

اس وقت بیت اللہ شریف کے کونے سے یہ آواز آئی کہ تو نے پہچانا، اچھی طرح پہچانا، اور تو نے میری بندگی اور عبادت اخلاص سے کی، لہٰذا تیری کوتاہیاں بخشی گئیں، اروان سب کی جو تیرے طریقہ پر ہوں گے قیامت تک۔(۱)

## بیت اللہ کے سوا کسی چیز کا طواف کرنا

بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی اور چیز یا کسی اور مقام کا طواف کرنا جائز نہیں

---

(۱) وذکر بعض أصحاب المناقب : انه لما حج حجة الوداع : اعطى السَّدَنَة نصف ماله ، ليمكّنوه من الصلاة داخل الكعبة ، فقرأ نصف القرآن قائما على رجل ، ثم نصفه الآخر قائما على الأخرىٰ وقال : يا رب ! عرفتک حق معرفتک ، وماعبدتک حق العبادة ، فهب لى نقصان الخدمة لكمال المعرفة ، فنودى من زاوية البيت عرفتَ فأحسنت ، واخلصت الخدمة ، غفرنا لک ولمن كان على مذهبک إلى قيام الساعة.

تنبيه : لاينافي في ما نقل عنه ـ ان صح ـ من قوله ( عرفتک حق معرفتک ) ما قاله غيره : (سبحانک : ما عرفناک حق معرفتک ) لأنّ مراد الإمام عرفتک حق معرفتک اللائقة بي ، والّتي انتهى إليها علمي ، ففيه تجوز ، ومراد غيره ان حقيقة المعرفة اللائقة بالحق لايمكن لأحد أن يصل إليها ، وهٰذه هي الحقيقة ، كيف لا وسيد المرسلين والاولين والآخرين يقول : لا احصى ثناء عليک انت كما أثنيت على نفسک ، وفى حديث الشفاعة العظمىٰ ، فى فصل القضاء : انّه صلى الله عليه وسلم يلهم عند سواله فيها محامد لم يكن ألهمها قبل ؟! فهٰذه معارف متجددة ، وهٰكذا إلى مالانهاية له .

ووقوفه على رِجل فى الصلاة مكروه عند غيره ، لصحة الحديث فى النهى عنه ، فنفرض أنه راىٰ كراهته ، ويجاب عنه : بأنّه إنّما فعل ذلک مجاهدة لنفسه ، وليس ببعيد ان غرض مجاهدة النفس فى ذلک ممن لم يختل منه خشوعه مانع للكراهة .

وختمه القرآن فى ركعة لاينافى خبر : ان من قرأه فى أقلّ من ثلاث ، لم يتفقه ؛ لأنّ محله فيمن لم تخرق له العادة فى الحفظ والسهولة واتساع الزمن ، ومن ثمّ جاء عن كثير من الصحابة والتابعين انّهم كانوا يختمونه فى ركعة ، بل ختمه بعضهم أربع مرات فيما بين المغرب والعشاء ، وكل ذلک من باب الكرامات ، فلا يعترض به .( الخيرات الحسان فى مناقب الإمام الاعظم أبأ حنيفة النعمان : (ص: ۹۴ ، ۹۵ ) الفصل الرابع عشر فى شدة اجتهاده فى العبادة ، ط: دار الهدىٰ والرشاد ، دمشق ، سوريا )

ہے۔(۱)

## بیت اللہ میں حاضری

☆ بیت اللہ شریف پر نظر پڑتے ہی خوب دلجمعی اور گریہ زاری کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر کھڑا ہو کر دعا کرے، یہ قبولیت کا موقع ہے۔(۲)

☆ اگر حاجی صاحب نے حج افراد کا احرام باندھا ہے، تو بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد طواف قدوم کرے اور اس کے بعد دس تاریخ کو بڑے شیطان کی

---

(۱) ولا يطوف أى لايدور حول البقعة الشريفة ؛ لأنّ الطّواف من مختصات الكعبة المنيفة ، فيحرم حول قبور الأنبياء والأولياء ، ولا عبرة بما يفعله العامة الجهلة ولو كان فى صورة المشائخ والعلماء . (إرشاد السارى : (ص: ٧٢٥ ) باب زيارة المرسلين ﷺ ، فصل : فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٣٨٢ ) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

قال النووى فى صدر ذٰلک بقوله: "لايجوز أن يطاف بقبر النبىّ ﷺ...... وهو الّذى قاله العلماء وأطبقوا عليه، وينبغى أن لايغتر بكثير من العوام مخالفتهم ذٰلک، بل الاقتداء والعمل إنّما يكون بأقوال العلماء ولايلتفت إلى محدثات العوام وجهالاتهم. (البحر العميق مع هامشه: (٥/٢٩٠٠) الباب العاشرون: فى تاريخ المدينة ومايتعلق بمسجدها النبوى، كيفية زيارته ﷺ و زيارة ضجيعيه، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

(۲) فإذا شاهد مكّة لبّى و دعا، فيقول: اللّٰهمّ ربّ السّمٰوات السبع وما أظللن ورب الأرضين وما أقللن ورب الشياطين وماأضللن وربّ الرياح وماذرين فإنّا نسئلک خير هٰذه القرية وخير أهلها، ونعوذبک من شرّها و شرّ أهلها وشرّ ما فيها...... ويستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد من باب بنى شيبة، ولو دخل من أسفل مكّة، فهو مستحب لكل قادم من أىّ جهة قدم ليكون مستقبلا فى دخوله باب البيت تعظيمًا مقدمًا رجله اليمنٰى حافيًا الا أن يستضرّ ملبياً مكبرًا مهلّلا متواضعًا ملاحظًا جلالة البقعة داعيًا بقوله: بسم اللّٰه والصلاة والسلام على رسول اللّٰه...... ثمّ يرفع يديه كما قيل ويقول: اللّٰه زد هٰذا البيت تشريفًا وتعظيمًا وتكريمًا ومهابةً...... وإنّما يرفع القادم يديه عند رؤية البيت للدعا لأنّه ثبت عنه ﷺ أنّه كان إذا رأى البيت رفع يديه...... (غنية الناسک: (ص: ٩٦، ٩٧، ٩٨) باب دخول مكّة وحرمها، فصل، ط: ادارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ١٨١ ) باب دخول مكّة ، فصل : فى آداب دخول المسجد الحرام ، ط:المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر العميق: (٢/١٠٨٥ ، ١٠٨٦ ) الباب العاشر : فى دخول مكّة وفى الطواف والسعى، فصل: السنّة للحج أن يدخل مكة قبل الوقوف بعرفة ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

رمی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے۔

اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد ہی حج والی سعی کرنا چاہے تو اسے بھی طواف قدوم میں رمل اور اضطباع کرنا پڑے گا، واضح رہے کہ رمل اور اضطباع مردوں کے لئے ہر اس طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی کا ارادہ ہو۔

اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد حج والی سعی کرنا نہیں چاہتا ہے بلکہ سعی طواف زیارت کے بعد کرنا چاہے تو اس صورت میں طواف قدوم میں اضطباع اور رمل نہ کرے۔(۱)

☆اور اگر حاجی صاحب نے قران کا احرام باندھا ہے تو بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد عمرہ کرے یعنی طواف اور صفا مروہ کی سعی کرے اور حلق اور قصر نہ کرے اور اس کے بعد طواف قدوم کرے اور دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر (قربانی کے جانور) کو ذبح کر کے حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے اس دوران احرام کا کپڑا بدلنا جائز ہے لیکن احرام سے نکلنا

---

(۱) طواف القدوم...... وهو سنة...... للآفاقی (أی دون المیقاتی والمکی) المفرد بالحج والقارن...... بخلاف المعتمر...... والمتمتع ولو آفاقیًا والمکی...... ومن بمعناه...... وأوّل وقته أی وقت أدائه حین دخوله مکّة...... ولا اضطباع و لا رمل ولا سعی أی بالإصالة لأجل هٰذا الطواف وإنّما یفعل فیه أی فی طوافه ذٰلک...... إذا أراد أی المفرد أو القارن تقدیم سعی الحج علی وقته الأصلی، وهو أی وقته الأصلی عقیب طواف الزیارة؛ لأنّ السعی واجب، والأصل فیه أن یتبع الفریضة...... لکن رخص لمخالفة الزحمة تقدیمه علی وقته إذا فعله عقیب طواف ولو نفلاً. (إرشاد الساری: (ص: ۱۹۹، ۲۰۰) باب أنواع الأطوفة وأحکامها، الأوّل: طواف القدوم، ط: الإمدایة مکّة المکرّمة)

🗁 وشرط الخروج منه أی من إحرام العمرة والحج فی الجملة: الحلق أو التقصیر) أی قدر ربع شعر الرأس فی وقته وهو باعتبار صحته بعد طلوع الفجر فی الحج ...... وأمّا باعتبار وجوبه فوقته بعد الرمی فی الحج وبعد السعی فی العمرة. (إرشاد الساری: (ص: ۱۳۱) باب الإحرام، فصل: فی حکم الإحرام، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

🗁 غنیة الناسک: (ص: ۶۲) باب الإحرام، فصل: فی حکم الإحرام، ط: إدارة القرآن.

🗁 الدر مع الرد: (۲/۴۸۰) کتاب الحج، فصل: فی الإحرام، ط: سعید.

منع ہے۔(۱)

☆اور اگر حاجی صاحب نے حج تمتع کا احرام باندھا ہے،تو بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد عمرہ کرے یعنی بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے نکل جائے پھر آٹھ ذی الحجہ کو منی جانے سے پہلے حرم میں حج کا ارادہ باندھے اور یہ احرام دس تاریخ کو دم شکر یعنی قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے تک باقی رکھے۔

☆حج تمتع کرنے والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔

☆تمتع کرنے والا عمرہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل اور ساتوں چکروں میں اضطباع کرے گا۔(۲)

---

(۱) ويضطبع في جميع طوافها ، ويرمل في ثلاثة أشواطه الأوّل ، ثمّ يصلّى ركعتيه ويسعىٰ بين الصفا والمروة بلاحلق ، فلو حلق لايحلُّ من عمرته ، ولزمه دمان لجنايته على إحرامين ...... ثم يطوف للقدوم ويضطبع فيه أيضًا ، ويرمل كالأوّل ؛ لأنّ كل طواف بعده سعى فالرمل فيه سنّة ثمّ يصلّى ركعتين ، ثمّ يسعىٰ إن أراده بعد طواف القدوم كما هو الأفضل للقارن ، أو يسن ، وإن أخّره إلى ما بعد طواف الزيارة يؤخّر الرمل إليه أيضًا ، وسقط الاضطباع كما مرّ ثمّ يقيم حرامًا ، وحج كالمفرد ...... وإذا رمى يوم النحر ذبح للقران شاة أو بدنة أو سبع بدنة بشرط الأضحية . (غنية الناسك : (ص: ۲۰۴ ، ۲۰۵ ، ۲۰۶ ) باب القران ، فصل : فى صفة القران المسنون ، و فصل : فى دهى القارن والمتمتع ، ط: إدارة القرآن)

☞ إرشاد الساري : (ص: ۳۶۷ ، ۳۶۸ ) باب القران ، فصل : فى بيان أداء القران ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☞ الدر مع الرد : ( ۲/ ۵۳۱ ، ۵۳۲ ) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۲) ( هو ) ...... ( أن يفعل العمرة أو أكثر أشواطها فى أشهر الحج ...... ( ويطوف ويسعىٰ كما مرّ ( ويحلق أو يقصر ) إن شاء ( ويقطع التلبية فى أوّل طوافه ) للعمرة وأقام بمكّة حلالاً ، ( ثم يحرم للحج ) فى سفر واحد حقيقة أو حكما ...... ( يوم التروية وقبله أفضل ، ويحج كالمفرد ) لكنه يرمل فى طواف الزيارة ويسعىٰ بعده إن لم يكن قدمهما بعد الإحرام ، وذبح كالقارن . (الدر مع الرد : ( ۲/ ۵۳۷ ، ۵۳۸ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد )

☞ وأمّا المتمتّع الّذى لم يسبق الهدى إذا دخل مكة طاف أى فرضًا لعمرته أى فى أشهر الحج، =

☆عورتوں کے لئے رمل اور اضطباع کا حکم بالکل نہیں، اس لئے عورتیں رمل اور اضطباع نہ کریں۔(۱)

## بیٹا نے والدین کو حج کے لئے رقم دی

اگر والدین کے پاس حج کے لئے رقم نہیں ہے اور بیٹے نے ان کو حج کرنے کے لئے رقم دے دی، اور ان پر کوئی قرض بھی نہیں ہے، تو اس رقم کے مالک بنتے ہی ان پر حج فرض ہو جائے گا۔(۲)

## بیٹی کا سسر

بیٹی کا سسر محرم نہیں ہے، اس کے ساتھ سفر کرنا اور حج اور عمرہ پر جانا جائز نہیں

---

= وسعیٰ أی وجوبًا وحلق ...... ولیس علیه أی علی المتمتّع طواف القدوم ...... وإذا کان یوم الترویة أحرم أی التمتّع بنوعیه بالحج وقبله أفضل ...... ( إرشاد الساری : (ص: ۴۰۶ ، ۴۰۷ ، ۴۰۸ ) باب التمتّع ، فصل : التمتّع علی نوعین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة )

▭ غنیة الناسک : (ص: ۲۱۵ ) باب التمتّع ، فصل : فی کیفیة أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

(۱) ولا ترمل أی فی الطواف ولا تسعیٰ بین المیلین . ( إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة )

▭ غنیة الناسک : (ص: ۹۴ ) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : ( ۵۲۸/۲ ) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

(۲) ولاتثبت الاستطاعة بالعاریة والإباحة ، فلو بذل الإبن لأبیه الطاعة ، وأباح له الزاد والراحلة ، لایجب علیه الحج ، وکذا لو وهب مال لیحجّ به لایجب علی قبوله ؛ لأنّ الوجوب لایجب تحصیله ، ولو قبل وجب علیه الحج إجماعًا ...... ( غنیة الناسک : (ص: ۲۱ ) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن )

▭ إرشاد الساری : (ص: ۶۱ ، ۶۲ ) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

▭ البحر العمیق : ( ۳۸۵/۱ ) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

ہے۔(۱)

## بیٹی کی کمائی سے حج کرنا

اگر بیٹی اپنی جائز کمائی سے ماں باپ کو حج کرانا چاہے تو ماں باپ حج کے لئے جاسکتے ہیں شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ بیٹی کو بہت ہی زیادہ ثواب ملے گا اس کو بھی ایک ایک حج کے برابر ثواب ملے گا۔(۲)

البتہ اگر صرف ماں حج پر جارہی ہے تو اس کے ساتھ کوئی محرم ہونا ضروری ہے عورتوں کے لیے محرم کے بغیر حج کے لئے جانا جائز نہیں۔(۳)

## بیٹی کے بال باپ کاٹ سکتا ہے

احرام سے نکلنے کے لئے باپ اپنی بیٹی کے بال ایک پور کے برابر کاٹ سکتا ہے۔(۴)

---

(۱،۳) فليراجع إلى الحاشية رقم: ۱، ۲. على الصفحة رقم: ۲۱۰.

(۲) والأصل أن كل من أتىٰ بعبادة ما له جعل ثوابها لغيره وإن نواها عند الفعل لفنسه لظاهر الأدلّة. (قوله: بعبادة ما)...... الأفضل لمن يتصدّق نفلا أن ينوى لجميع المؤمنين والمؤمنات؛ لأنّها تصل إليهم ولاينقص من أجره شيئ. (الدر مع الرد: (۲/۵۹۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

☜ عن زيد بن ارقم قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا حج الرجل عن والديه تقبل منه ومنهما واستبشرت أرواحهما، وكتب عند اللّٰه برا" أخرجهما الدارقطني. (البحر العميق: (۶/۹۶) الباب الأوّل: فى الفضائل، فصل: فى فضل من حج أعن أبويه، أو عن ميت، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

☜ من زيد بن خالد الجهنى قال: قال رسول الله ﷺ: " من فطر صائمًا أطعمه وسقاه كان له مثل أجره من غير أن ينقص من أجره شيئ. (مصنف عبد الرزاق: (۴/۳۱۱) رقم الحديث: ۷۹۰۵، كتاب الصيام، باب من فطّر صائما، ط: المكتب الإسلامى بيروت)

(۳) أيضا.

(۴) وإذا حلق أى المحرم رأسه أى رأس نفسه أو رأس غيره أى ولو كان محرما عند جواز التحلل أى الخروج من الإحرام بأداء أفعال النسك لم يلزمه شيئ: الأولىٰ: لم يلزمهما شيئ. (إرشاد السارى: (۳۲۴) باب مناسک منى، فصل: فى الحلق والتقصير، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسك: (ص: ۱۷۴) باب مناسک منى يوم النحر، فصل فى الحلق، ط: إدارة القرآن.

## بیرون ملک سے جدہ پہنچنے والے

''غیر ممالک سے جدہ پہنچنے والے'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۵٤)

## بیلٹ

☆......احرام کی حالت میں روپیہ پیسے، پاسپورٹ اور دیگر ضروری کاغذات کی حفاضت کے لئے بیلٹ باندھنا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ بیلٹ لباس کا حصہ نہیں ہے۔(۱)

☆......جہاز کی سیٹ بیلٹ باندھنا بھی جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

## بیمار آدمی میدان عرفات سے کب واپس آئے

''عرفات سے بیمار آدمی کب واپس آئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ١٦٢)

## بیماری کی وجہ سے بال گریں

''بال بیماری کی وجہ سے گریں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱۷۰)

## بینک کے ذریعہ قربانی کروانا

''قربانی بینک کے ذریعہ کروانا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۷٦)

## بے وضو طواف زیارت کیا

''طواف زیارت بے وضو کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ٥٩)

## بے وضو طواف کیا

''وضو کے بغیر طواف کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤/ ۲۹۸)

---

(۱) وشد الهميان بكسر فسكون، أى ربطه فى وسطه، سواء كان فيه نفقته أو نفقة غيره . (إرشاد السارى : (ص: ١٧٢) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرمة )

🗀 غنية الناسک : (ص: ٩٢ ) باب الإحرام ، فصل : فى مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الهندية: (١/ ٢٤) كتاب المناسک، الباب الرابع فى يفعله المحرم بعد الإحرام ،ط: رشيديه.

## بیوہ

☆ بیوہ کی عدت ایک سو تیس دن ہے، بیوہ کے لئے عدت ختم ہونے سے پہلے حج کے لئے روانہ ہونا جائز نہیں ہے، اس لئے اگر شوہر کا انتقال ایسے وقت پر ہوا کہ حج کے لئے روانگی کے وقت اس کی عدت پوری نہیں ہوتی، تو وہ بیوہ عدت پوری ہونے سے پہلے حج کا سفر نہ کرے، ورنہ گنہگار ہوگی۔ (۱)

☆ اگر بیوہ عورت کو عدت گزرنے کے بعد دوبارہ محرم کے ساتھ حج کے لئے جانے کا موقع مل جائے تو محرم کے ساتھ حج کر لے، ورنہ حج بدل کے لئے وصیت کرے، تاکہ ورثاء اس کے ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے اس بیوہ کے لئے حج بدل

---

(۱) والعدة للموت (أی موت زوج الحرة) أربعة أشهر بالأهلة لو فی الغرّة كما مر و عشر من الأيّام بشرط بقاء النكاح صحيحًا إلى الموت مطلقًا وطئت أو لا ولو صغيرة أو كتابية تحت مسلم ولو عبدًا فلم يخرج عنها إلّا الحامل. (الدر مع الرد: (۳/۰۱ ۵) كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فی عدة الموت، ط: سعيد)

☐ الخامس من شرائط الأداء و قيل من شرائط الوجوب فی حق النّساء : عدم العدة ، أی من طلاق بائن أو رجعی أو وفاة أو فسخ فلو كانت معتدة عند خروج أهل بلدها لايجب عليها أی الحج . ( إرشاد الساری : (ص: ۸۰ ) باب شرائط الحج ، النوع الثانی ، الشرط الخامس : عدم العدة فی حق النساء ،ط : الإمدادية مكّة المكرّمة )

☐ والخامس عدم عدة عليها مطلقًا...... فإن حجّت وهی فی العدة جازت بالاتفاق وكانت عاصية. (غنية الناسک: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

☐ الهندية: (۱/۹ ۲۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل فی تفسير الحج و فرضيته ووقته وشرائطه وأركانه و واجباته وسننه وآدابه ومحظوراته، أمّا شرائط وجوبه، منها عدم قيام العدة فی حق المرأة، ط: رشيديه.

☐ البحر العميق : ( ۱/۰ ۴۱ ) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، وأمّا الّذی يخصّ النّساء فشرطان ، والثانی : أن لاتكون معتدة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية.

کرادیں۔(۱)

☆اگر بیوہ عورت عدت کے دوران حج کرے گی تو حج ہوجائے گا لیکن عدت کی حالت میں حج کے لئے سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی، اور اللہ سے توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا، اس لئے عدت کے دوران حج کے لئے نہ جائے۔(۲)

---

(۱) فإن استجمع فيه شرائط الوجوب دون الأداء وجب عليه الحج ولكن لايجب عليه أدائه ببدنه؛ لأنّه لم يقدر على شرائط الأداء كلها أو بعضها رخّص له فی الأداء بماله، فوجب عليه الإحجاج فإذا لم يفعله مدة حياته وجب عليه الإيصاء. (غنية الناسک: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

☜ وهو كل من قدر على شرائط الوجوب ، الأولىٰ أن يقال : وهو من وجد فی حقه شرائط الوجوب ولم يحج أی بنفسه فعليه الإيصاء به ، سواء قدر على شرائط الأداء أم لا . ( إرشاد السارى : (ص: ۸۹ ) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل: فيمن يجب عليه الوصيّة بالحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ واختلفوا فی أن المحرم شرط الوجوب أو شرط الأداء، كما اختلفوا فی أمن الطريق وصحّح السغناقی فی شرح الهداية: أنّه من شرائط الأداء، وصحّح صاحب البدائع أنّه من شرائط الوجوب، وثمرة الخلاف تظهر فی وجوب الوصيّة، فمن قال: إنّه شرط وجوب الأداء، يقول: بوجوب الوصيّة إذا خافت الموت، ومن قال إنّه شرط الوجوب، يقول: لاتجب الوصيّة. وفی سراج الوهّاج قال الخجندی: إذا لم تجد المرأة زوجًا، ولا محرمًا تحجّ معها، لم يلزمها الخروج عندنا و يجب فی مالها...... (البحر العميق: (۱/ ۴۰۹، ۴۱۰) الباب الثالث فی مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكية)

☜ التاتارخانية : ( ۲/ ۳۲۹ ) كتاب الحج ، الفصل الأوّل : فی بيان شرائط الوجوب ، ط: قديمی كتب خانه.

☜ فتح القدير مع الكفاية : ( ۲/ ۳۲۲ ) كتاب الحج ، ط: رشيديه .

☜ الهندية : ( ۱/ ۲۱۹ ) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج ...... ، ط: رشيديه .

(۲) والعدة للموت ( أی موت زوج الحرة ) أربعة أشهر بالأهلة لو فی الغرّة كما مر و عشر من الأيّام بشرط بقاء النكاح صحيحًا إلى الموت مطلقًا وطئت أو لا ولو صغيرة أو كتابية تحت مسلم ولو عبدًا فلم يخرج عنها إلّا الحامل . (ا لدر مع الرد : ( ۳/ ۵۱۰ ) كتاب الطلاق ، باب العدة ، مطلب فی عدة الموت ، ط: سعيد )

☜ الخامس من شرائط الأداء و قيل من شرائط الوجوب فی حق النّساء : عدم العدة ، أی من طلاق بائن أو رجعی أو وفاة أو فسخ فلو كانت معتدة عند خروج أهل بلدها لايجب عليها =

## بیوی دوسرے کی ظاہر کر کے حج کرنا

''دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۹۸)

## بیوی سے اجازت لینا

مرد کے لئے حج پر جانے کے لئے بیوی سے اجازت لینا ضروری نہیں، البتہ واپس آنے تک بیوی کے لئے نان ونفقہ کا انتظام کرنا ضروری ہے۔(۱)

## بیوی کو حج کے لئے ساتھ لے جانا کب ضروری ہے؟

اگر میاں بیوی دونوں پر حج فرض ہے اور شوہر حج کے لئے جارہا ہے تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک بیوی کو بھی ساتھ لے کر جانا لازم ہے، اور اگر بیوی پر حج فرض نہیں تو اس کو ساتھ لے کر جانا لازم نہیں، اگر شوہر خوشی سے لے جائے گا تو بیوی پر احسان

---

= أی الحج. (إرشاد الساری: (ص: ۸۰) باب شرائط الحج، النوع الثانی، الشرط الخامس: عدم العدة فی حق النساء، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

والخامس عدم عدة عليها مطلقًا...... فإن حجّت وهی فی العدة جازت بالاتفاق وكانت عاصية. (غنية الناسک: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۱/۲۱۹) كتاب المناسک، الباب الأوّل فی تفسير الحج و فرضيته ووقته وشرائطه وأركانه و واجباته وسننه وآدابه ومحظوراته، أمّا شرائط وجوبه، منها عدم قيام العدة فی حق المرأة، ط: رشيديه.

البحر العميق: (۱/۴۱۰) الباب الثالث فی مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء، وأمّا الّذی يخصّ النّساء فشرطان، والثانی: أن لاتكون معتدة، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكية.

(۱) وكذا إن كرهت خروجه زوجته وأولاده ومن سواهم ممن تلزمه نفقته، فيكره له الخروج إذا لم يكن له مايدفعهم للنفقة، فإن كان لايخالف الضيعة عليهم، فلا بأس به. (غنية الناسک: (ص: ۳۵) باب ماينبغی لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

التاتارخانية: (۲/۴۲۹) كتاب الحج، الفصل العشرون فی المتفرقات، ط: قديمی.

الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل: فی تفسير الحج ......، ط: رشيديه.

المحيط البرهانی: (۳/۵۰۰) كتاب المناسک، الفصل العشرون: المتفرقات، ط: إدارة القرآن / المجلس العلمی.

ہوگا اور شوہر کو ثواب ملے گا۔(۱)

## بیوی کو راضی کرنا

اگر حج فرض ہے تو حج پر جانے کے لئے بیوی کو راضی کرنا یا اس کا راضی ہونا شرط نہیں ہے، البتہ اس کی رہائش اور نان ونفقہ کا انتظام کر کے جانا ضروری ہے۔(۲)

## بیوی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگالیا

''شہوت کے ساتھ بیوی کو ہاتھ لگالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۳/۳)

## بیوی کے بال شوہر کاٹ سکتا ہے

احرام سے نکلنے کے لئے شوہر اپنی بیوی کے بال ایک پور کے برابر کاٹ سکتا

---

(۱) إرضاء الوالدين والزوج ، يجتهد في إرضاء والديه ، وكل من يبره ، و تسترضي المرأة زوجها وأقاربها ، ويستحب أن يحجّ مع امرأته . ( الفقه الإسلامي وأدلّته : (۳۴۶/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث : آداب السفر للحجّ و غيره وآداب الحاج العائد ، المبحث الأوّل : آداب السفر للحج وغيره ، ط: دار الفكر ، بيروت)

(ولو حجت معه فلها نفقة الحضر لا السفر) فما زاد على نفقة الحضر يكون في مالها لأنّه بإزاء منفعة لها (ولا الكراء) وعند الثاني ان حجت مع محرم فلها النفقة خلافا لمحمد وهٰذا لو بنى بها وفيه إشارة إلى أنه لا نفقة لمدّة الذهاب والمجيئ لكن يعطيها نفقة شهر؛ لأنّ الواجب عليه نفقة الحضر وهي تفرض لها شهرًا فشهرًا. وعن الثاني لو أرادت حجة الإسلام يوم الزوج بالخروج معها، وبالإنفاق عليها كما في المحيط، وينبغي ان لا نفقة في حج النفل بالطريق الأولىٰ ذكره القهستاني. (در المنتقى شرح الملتقى على هامش مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر: (ص: ۴۹۸) باب النفقة، ط: در سعادت)

(۲) وكذا إن كرهت خروجه زوجته وأولاده ومن سواهم ممن تلزمه نفقته ، فيكره له الخروج إذا لم يكن له مايدفعهم للنفقة ، فإن كان لايخالف الضيعة عليهم ، فلا بأس به . (غنية الناسک : (ص: ۳۵) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن )

التاتارخانية : ( ۴۲۹/۲ ) كتاب الحج ، الفصل العشرون في المتفرقات ، ط: قديمي .

الهندية : ( ۲۲۱/۱ ) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : في تفسير الحج ...... ، ط: رشيديه .

المحيط البرهاني : ( ۵۰۰/۳ ) كتاب المناسک ، الفصل العشرون : المتفرقات ، ط: إدارة القرآن / المجلس العلمي .

ہے۔(۱)

## بیوی کے لئے شوہر سے اجازت لینا

☆فرض حج ادا کرنے کے لئے بیوی کو شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے بشرطیکہ عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو۔(۲)

☆نفلی حج کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے، شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۳)

## بے ہوش

☆اگر کوئی شخص احرام باندھتے وقت بے ہوش ہو جائے تو ساتھی کو چاہئے کہ اپنا احرام باندھنے سے پہلے یا بعد میں بے ہوش کی طرف سے بھی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، جب ساتھی نے بے ہوش کی طرف سے بھی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تو بے ہوش کا احرام بھی ہو گیا۔(۴)

---

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۴، على الصفحة رقم : ۲۲۲.

(۲،۳) وليس للزوج منعها عن حجة الإسلام إذا كان معها محرم، وإلا فله منعها كما يمنعها من غير حجة الإسلام. (غنية الناسک: (ص: ۲۸) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، تنبيه:، ط: إدارة القرآن)

▭ رد المحتار على الرد : ( ۴۶۵/۲ ) كتاب الحج ، مطلب فی قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

▭ وأشار بعدم اشتراط رضا الزوج إلىٰ أنّه ليس له منعها عن حجة الإسلام إذا وجدت محرما؛ لأنّ حقه لايظهر فی الفرائض بخلاف حج التطوع والمنذور. (البحر: (۳۱۵/۲) كتاب الحج، ط: سعيد)

(۴) من خرج يريد حجة الإسلام فأغمى عليه قبل الإحرام أو كان مريضًا فنام قبله ، فنوى و لبّى عنه رفيقه أو غيره بأمره نصا أو لا من الميقات، أو بمكّة بعد إحرام نفسه، أو قبله جاز عندنا، ويجزئه عن حجة الإسلام ، ويصير محرما بذٰلک، لا الّذی باشر الإحرام عنه، لانتقال إحرامه إليه شرعًا؛ لأنّه يتوقّع إفاقته، فيؤدی باقی الأفعال بنفسه لعدم العجز...... ثم إن كان بأمرہٖ بأن أمره أن يحرم عنه إذا أغمی عليه...... فلا خلاف فی جوازه عندنا، فينوی عنه، ويقول: اللّٰهم أنّه يريد الحج فيسّره له وتقبّله منه، ثمّ يلبّی عنه (كبير) وان لا بأمرہٖ نصا، ففی المغمی عليه يجوز عند =

☆ بے ہوش کی طرف سے احرام باندھنے کے لئے اس کے حکم یا اجازت کی ضرورت نہیں، اس نے اپنی طرف سے احرام باندھنے کا حکم کیا ہو یا نہ کیا ہو، ہر صورت میں اگر ساتھی اس کی طرف سے اس کے احرام کی نیت کرے گا تو بے ہوش کا احرام صحیح ہو جائے گا۔(۱)

☆ جس وقت بے ہوش کو ہوش آ جائے تو حج کے احرام کا تعین کر کے باقی حج کے افعال خود ادا کرے، اور احرام کے ممنوعات سے بچے، اور اگر ہوش نہ آئے تو جس شخص نے اس کی طرف سے احرام کی نیت کی ہے وہ یا کوئی دوسرا شخص اگر وقوف عرفہ اور طواف وغیرہ اس کی طرف سے نیت کر کے ادا کرے گا تو حج ہو جائے گا، بے ہوش کو ساتھ لے جانا ضروری نہیں ہے، مگر ساتھ لے جانا بہتر ہے۔(۲)

☆ اور جو حاجی ایسے بے ہوش کی طرف سے طواف اور سعی کرے گا، اس کو اپنا

---

= أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ ان کان رفیقًا؛ لأنّ عقد الرفاقة تکون أمرا به دلالة عند العجز...... واختلف المشائخ علی قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ، والراجح الجواز أیضًا؛ لأنّ هٰذا من باب الإعانة لا الولایة، ولا دلالة الإعانة قائمة عند کل من علم قصده رفیقا کان أو لا، کذا فی الفتح. (غنیة الناسک: (ص: ۸۱، ۸۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المغمی علیه والمعتوه الخ، ط: إدارة القرآن)

☐ ومن أغمی علیه فأهل عنه رفقاؤه جاز عند أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ...... ولو أمر إنسانا بأن یحرم عنه إذا أغمی علیه أو نام فأحرم المأمور عنه صحّ بالإجماع حتّٰی لو أفاق أو استیقظ وأتٰی بأفعال الحج جاز کذا فی الهدایة...... واختلفوا فیما لو استمرّ مغمی علیه إلی وقت أداء الأفعال هل یجب أن یشهدوا به المشاهد فیطاف به ویسعٰی ویوقف، أولا، بل مباشرة الرفقة لذٰلک عنه تجزیه فاختار طائفة الأوّل، واختار آخرون الثانی وجعله فی المبسوط الاصح، کذا فی فتح القدیر. (الهندیة: (۱/۲۳۵، ۲۳۶) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، فصل فی المتفرقات، ط: رشیدیه)

☐ البحر: (۲/۳۵۳، ۳۵۴) کتاب الحج، باب الإحرام، فصل: ومن لم یدخل مکّة، ط: سعید.

☐ شامی: (۲/۵۲۵، ۵۲۶) کتاب الحج، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمکّة، قبیل باب القران، ط: سعید.

☐ فتح القدیر: (۲/۴۰۲، ۴۰۳) کتاب الحج، باب الإحرام، فصل: فإن لم یدخل المحرم مکّة، قبل: باب القران، ط: رشیدیه.

(۱، ۲) راجع الحاشیة رقم: ۴، فی الصفحة رقم: ۲۲۸. (من خرج یرید حجة الإسلام)

طواف اور سعی علیحدہ کرنی ہوگی، ایک طواف اور سعی دونوں کی طرف سے کافی نہیں ہوگی، جبکہ بے ہوش طواف اور سعی میں ساتھ نہ ہو۔(۱)

☆ بے ہوش کو بھی طواف اور سعی میں ساتھ لے جانے کی صورت میں ایک طواف اور سعی دونوں کی طرف سے ہو جائے گا، کیونکہ بے ہوش خود طواف اور سعی میں موجود ہے، البتہ بے ہوش کی طرف سے نیت الگ کرنی ہوگی۔(۲)

☆ اگر ''وہیل چیئر'' وغیرہ پر بے ہوش کو ساتھ لے کر طواف وسعی کر رہے ہیں یا کرا رہے ہیں تو اس کی نیت بھی خود کرانے والا کرلے تو طواف اور سعی دونوں کی طرف سے ہو جائے گا۔(۳)

☆ اگر بے ہوش سے احرام کے ممنوعات میں سے کوئی فعل صادر ہوگیا، چاہے بلا ارادہ کیوں نہ ہو اس کی جزاء بے ہوش ہی پر ہوگی، جس نے اس کی طرف

---

(۱، ۲) وإذا لم يشهدوا به لا بد من نية وقوف و إنشاء طواف و سعی غير ما يفعله المباشر عن نفسه، بخلاف ما إذا شهدوا به الموقف ؛ لأنّه الواقف . ( غنية الناسک : (ص: ۸۲ ) باب الإحرام، فصل فی إحرام المغمی عليه ، ط: إدارة القرآن)

▭ وإن أحرموا عنه اكتفٰى بمباشرتهم . ( قال تحته فی الرد ) ( قوله : اكتفٰى بمباشرتهم ) أی من غير أن يشهدوا به المشاهد من الطواف والسعی والوقوف وهو الاصح ، نعم ذٰلک أولیٰ ، نهر ، وانظر هل يكتفی المباشر بطواف واحد عنه وعن المغمی عليه كما لو حمله وطاف به اولا ؟ لم أره ، أبو السعود قلت : الظاهر الثانی ؛ لأنّه إذا أحضر الموقف كان هو الواقف ، وإذا طيف به كان بمنزلة الطائف راكبا كما صرحوا به فلايقاس عليه ما إذ الم يحضر فلا بد من نية وقوف عنه وإنشاء طواف و سعی عنه غير ما يفعله المباشر عن نفسه ، تأمّل . ( رد المحتار علی الدر : (۲/ ۵۲۶، ۵۲۷) كتاب الحج ، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكّة ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد )

(۳) وإذا اغمی عليه بعد الإحرام ، أو نام المريض بعده تعين حمله اتفاقا ، ويشترط نيتهم الطواف إذا حملوه فيه كما يشترط نيته . ( غنية الناسک (ص: ۸۲ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المغمی عليه الخ ، ط: إدارة القرآن )

▭ رد المحتار علی الدر : ( ۲/ ۵۲۶ ) كتاب الحج ، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكّة ، قبيل: باب القران ، ط: سعيد .

▭ البحر : (۲/ ۳۵۴) كتاب الحج، باب الإحرام، فصل : ومن لم يدخل مكّة ، ط: سعيد.

سے احرام کی نیت کی ہے اس پر واجب نہیں ہوگی۔(۱)

☆ اگر کوئی شخص خود بھی احرام باندھے اور بے ہوش کی طرف سے بھی احرام باندھے تو اگر وہ احرام کے ممنوعات میں سے کوئی فعل کرے گا تو صرف ایک ہی جزاء واجب ہوگی۔(۲)

☆ اگر کوئی شخص احرام کے بعد بے ہوش ہوگیا تو اس کو عرفات اور طواف وغیرہ میں ساتھ لے جانا واجب ہے، دوسرے شخص کی نیابت کافی نہیں ہوگی، اور جب ایسے بے ہوش کو کوئی دوسرا شخص طواف کرائے تو کرانے والے کے لئے طواف کی نیت کرنا شرط ہے۔(۳)

☆ اگر بے ہوش کو خود اٹھا کر طواف کرایا، اور اپنی طرف سے طواف کی نیت بھی کر لی تو دونوں کے لئے ایک طواف کافی ہوجائے گا، بشرطیکہ بے ہوش کی طرف

---

(۱) وأمّا النائم والمغمى عليه فيجب عليهما الجزاء بارتكاب المحظورات ، فلو انقلب النائم على صيد فقتله ، أو على طيب فتلطخ به ...... فعليه الجزاء ، وكذ المغمى عليه . ( غنية الناسك : ( ص: ٢٤١ ) باب الجنايات ، مقدمة : في ضوابط ينبغي حفظها الخ ، ط: إدارة القرآن )

( ثم لا فرق في وجوب الجزاء فيما إذا جنٰى عامدًا أو خاطئًا ...... مغمى عليه أو مفيقًا معذورًا أو غيره...... ففي هٰذه الصور ( أجمعها يجب الجزاء ) أي بلا خلاف عند أئمتنا ( وهٰذا ) أي الّذي ذكرناه ( هو الأصل ) أي القاعدة الكلية ( عندنا ) . ( مناسک ملا علی قاری : (ص: ٢٩٩ ) باب الجنايات ، ط: إدارة القرآن )

رد المحتار على الدر : ( ٢/ ٥٤٩ ، ٥٥٠ ) باب الجنايات ، ط: سعيد .

(٢) ولو أحرم عن نفسهٖ وعن رفيقه وارتكب محظور إحرامه لزمه جزاء واحد . ( البحر الرائق : (٢/ ٣٥٣ ) باب الإحرام ، فصل : ومن لم يدخل مكّة ، ط: سعيد )

مناسک ملا علی القاری : ( ص: ١١٠ ) باب الإحرام ، فصل في الإحرام المغمى عليه ، ط: إدارة القرآن.

رد المحتار على الدر المختار : ( ٢/ ٥٢٦ ) كتاب الحج ، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكّة، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

(٣) راجع الحاشية رقم: ٣، على الصفحة رقم: ٢٣٠ . (وإذا اغمی علیه بعد الإحرام)

سے بھی طواف کی نیت کی ہو۔(۱)

☆اگر بے ہوش آدمی بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں۔(۲)

## بے ہوش رمی نہ کرے تو

اگر بے ہوش بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں ہوگا۔(۳)

## بے ہوش کو اٹھا کر طواف کرایا

☆اگر کسی حاجی نے بے ہوش حاجی کو خود اٹھا کر طواف کرایا، اور اپنے اور بے ہوش کی طرف سے طواف کرنے کی نیت کی تو دونوں کو ایک طواف کافی ہو جائے

---

(۱) (ولو طافوا) أی الرّفقة (بالمغمی علیه محمولاً أجزأ ذٰلک) أی الطواف الواحد المشتمل علی فعل الفاعل والمفعول (عن الحامل) أی إصالة (والمحمول) أی وعنه نیابة (ان نوی) أی الحامل (عن نفسه وعن المحمول) أی معًا أو واحدًا بعد واحد قبل الشروع. (مناسک الملا علی القاری: (ص: ۱۴۸) باب أنواع الأطوفة وأحکامها، فصل فی طواف المغمٰی علیه، ط: إدارة القرآن)

غنیة الناسک : (ص: ۱۱۱) باب ماهیه الطواف الخ ، فروع فی طواف المغمٰی علیه الخ ، ط: إدارة القرآن.

رد المحتار علی الدر المختار : (۲/۵۲۶ ، ۵۲۷) کتاب الحج ، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمکّة ، ط: سعید .

(۲،۳) ثم المریض والمعتوه والمغمٰی علیه والصبی توضع الحصاة فی أکفهم ، فیرمونها أو یرمون بأکفهم، أو یرمٰی عنهم ویجزیهم ذٰلک ولایعاد ولا فدیة علیهم وإن لم یرموا ، الا المریض الخ . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل فی شرائط الرمی، الخامس ، ط: إدارة القرآن )

ولو ترک رمی الجما رأو الوقوف بالمزدلفة لایلزمه شیئ کذا فی المحیط . (البحر الرائق: (۲/ ۳۵۴) کتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل : ومن لم یدخل مکّة الخ ، تحت قوله : (ولو أهل عنه رفیقه بإغمائه جاز ) ط: سعید )

غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، السادس ، ط: إدارة القرآن .

گا۔(۱)

☆اگر بے ہوش کو اٹھا کر طواف کرنے والا حج کا طواف کرتا ہے، اور بے ہوش کو عمرہ وغیرہ کا طواف کراتا ہے تب بھی جائز ہے، نیت مختلف ہونے سے کچھ مضائقہ نہیں لیکن بے ہوش کی طرف سے طواف کی نیت کرنا ضروری ہے۔(۲)

## بے ہوش کی طرف سے رمی کرنا

اگر معذور کی طرف سے دوسرا آدمی رمی کرنا چاہے تو اس کو اپنا نائب بنا کر بھیجنا شرط ہے ورنہ اجازت کے بغیر دوسرے آدمی کی طرف سے رمی کرنے سے رمی معتبر نہیں ہوگی البتہ بے ہوش آدمی کی طرف سے اس کے اولیاء خود اجازت کے بغیر رمی کردیں تو یہ جائز ہے۔(۳)

---

(۱) انظر إلى الحاشية رقم : ۱ ، فی الصفحة السابقة رقم : ۲۳۲ .

(۲) ولوا طافوا بالمغمی علیه محمولا أجزاه ذٰلک عن الحامل ، والمحمول إن نوی عن نفسه وعن المحمول ...... وکذا وإن اختلف طوافهما بأن کان لأحدهما طواف العمرة ، وللآخر طواف الحج ، فیکون طواف المحمول عما اوجبه إحرامه ، وطواف الحامل کذٰلک . (غنیة الناسک : (ص: ۱۱۱) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه الخ ، فصل فی أرکان الطواف الخ ، فروع فی طواف المغمی علیه الخ ، ط: إدارة القرآن)

🗀 مناسک الملا علی قاری : (ص: ۱۴۸) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل فی طواف المغمی علیه ، ط: إدارة القرآن .

🗀 شامی : (۵۲۶/۲) کتاب الحج ، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمکّة ، ط: سعید .

(۳) (الخامس : أن یرمی بنفسه فلاتجوز النیابة عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مریض ) أی لایستطیع الرمی ( بأمره أو مغمی علیه ولو بغیر أمره أو صبی ) أی غیر ممیّز ( أو مجنون جاز ، والا فضل أن توضع الحصی فی أکفّهم فیرمونها ) أی رفقاؤهم عنهم ...... وفی الغایة: ثم المریض والمعتوه والمغمی علیه والصبی توضع الحصاة فی أکفّهم ، فیرمونها أو یرمون بأکفّهم ، أو یرمی عنهم ویجزیهم ذٰلک ولایعاد الخ . ( مناسک ملاعلی قاری : (ص: ۲۴۷) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، الخامس ، ط: إدارة القرآن )

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، السادس ، ط: إدارة القرآن. =

## بے ہوش ہو جائے طواف زیارت کے ایام میں

''طواف زیارت بے ہوشی کی وجہ سے بارہ ذی الحجہ تک نہ کرسکا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/ ۶۰)

## بے ہوشی کی وجہ سے حج کی قربانی نہ کرسکا

اگر تمتّع یا قران کرنے والا حاجی بے ہوشی کی وجہ سے دس سے بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے قربانی نہیں کرسکا تو اس پر دم واجب ہوگا۔ (۱)

---

= وعن محمد رحمه الله فی المحرم إذا اغمی علیه ییمّم إذا طیف به تشبیهًا بالمتوضئین، وعنه أیضًا: ولو رمی عنه الاحجار ولم یحمل إلیٰ موضع الرمی جاز، والافضل أن یرمی بالجمار بیده. (الفتاوٰی الخانیة: علی هامش الهندیة: (۱/ ۲۹۹) کتاب الحج، فصل فی کیفیة أداء الحج، الواجبات الّتی یجب بها الدم، ط: رشیدیه)

(۱) وأمّا الخطاء والنسیان والإغماء والإکراه والنوم والرق، وعدم القدرة علی الکفارة فلیست بأعذار فی حق التخییر ...... ولو أخّر القارن والمتمتّع الذبح عن أیّام النحر فعلیه دم. (غنیة الناسک: (ص: ۲۷۹) باب الجنایات، فصل: فیما إذا ارتکب المحظورات الأربعة بعذر، و الفصل السابع: فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب التاسع فی ترک الواجب فی الذبح والحلق، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۵۰۶) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل فی الجنایة فی الذبح، و الحلق، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

الدر مع الرد: (۲/ ۵۱۸، ۵۱۹) کتاب الحج، مطلب فی طواف الزیارة، ط: سعید.

# پابندی

اگر کسی حکومت نے مثلاً ۶۵ سال سے زائد عمر والوں پر حج پر جانے پہ پابندی لگادی اور ایک آدمی کی عمر ۷۰ سال ہے اور حکومت کی جانب سے ۶۵ سال کے بعد پابندی ہے تو ایسی صورت میں اگر ستّر سالہ آدمی میں حج کے ارکان ادا کرنے کی قدرت ہے تو پابندی کی وجہ سے حج بدل کرانا جائز نہیں ہوگا، بلکہ ایسی صورت میں حج بدل کے لئے وصیت کرنا لازم ہوگا، اور اگر ستّر سالہ آدمی میں حج کے ارکان ادا کرنے کی قدرت نہیں تو پھر حج بدل کرانا جائز ہوگا۔(۱)

(۱) تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز إلى الموت لأنّه فرض العمر، تعليل لاشتراط دوام العجز إلى الموت أى فيعتبر فيه عجز مستوعب لبقية العمر ليقع به اليأس عن الأداء بالبدن،...... محل وجوب الاحجاج على العاجز إذا قدر عليه ثم عجز بعد ذٰلک عند الإمام. (الدر مع الرد: (۵۹۸/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد)

منها أن يكون المحجوج عنه عاجزًا عن الأداء وله مال ، فإن كان قادرًا على الأداء بنفسهٖ بأن كان صحيح البدن وله مال ، أو كان فقيرًا صحيح البدن لايجوز حج غيره عنه . ( الهندية : (۲۵۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيديه )

إرشاد السارى : (ص: ۶۱۲ ، ۶۱۳ ) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام ، ط: امداديه مكه مكرمه.

وفيه أيضًا: وهو كل من قدر على شرائط الوجوب، الأولىٰ أن يقال: وهو من وجد فى حقّه شرائط الوجوب ولم يحجّ أى بنفسهٖ فعليه الإيصاء به سواء قدر على شرائط الأداء أم لا، أى أم لم يقدر على شرائط الأداء لكن إذا وجد فيه شرائط الوجوب ولم يوجد شرائط الأداء، فعليه الإحجاج فى الحال أو الإيصاء فى المال، بخلاف من وجد فيه شرائط الأداء أيضًا ولم يحج فإنّه يتعيّن فى حقه الإيصاء...... (إرشاد السارى: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: فيمن يجب عليه الوصية بالحج ، ط: امدادية مكة المكرّمة)

عدم الحبس والمنع والخوف من السلطان الّذى يمنع النّاس من الخروج إلى الحج، والخلاف فيه الخلاف فى صحة البدن فالمحبوس والخائف من السلطان كالمريض لايجب عليهما أداء الحج بأنفسهما، ولكن يجب عليهما الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت عندهما...... (غنية الناسک: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، الثانى: عدم الحبس والمنع، ط: ادارة القرآن)

# پاجامہ

☆مرد کے لئے احرام کی حالت میں پاجامہ پہننا منع ہے اور عورتوں کے لئے جائز ہے۔(۱)

☆ جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو مرد کے لئے احرام کی حالت میں ایسے کپڑے پہننا منع ہے عورتوں کے لئے منع نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وإذا أحرم يتّقى ما نهى اللّٰه تعالىٰ عنه ...... ولا يلبس مخيطا قميصًا أو قباء أو سراويل أو عمامة الخ . (الهندية : (۱/۲۲۴) الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام ، ط: رشيديه)

مناسک الملا على قارى : (ص: ۱۱۷) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن.

۳۳۰۷۔قال محمد رحمه اللّٰه تعالىٰ فى الأصل : لايلبس المحرم قميصا ولا قباء ولا سراويل الخ . (المحيط البرهانى : (۳/۴۲۸) كتاب المناسک ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم الخ ، نوع فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن)

وليس على المرأة بلبس المخيط شيئ . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۴) باب الجنايات ، الفصل الثانى فى لبس المخيط ، قبيل : مطلب فى لبس الخفين ، ط: إدارة القرآن)

(وبعده) أى الإحرام (يتقى الرفث) ......ولبس قميص و سراويل) ...... (وخفين الخ) ، قال فى الرد : (قوله : وخفين) أى للرجال فإنّ المرأة تلبس المخيط والخفين الخ . (شامى : (۲/۴۸۶ ، ۴۹۰) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ، ط: سعيد)

(۲) فإذا أحرم ...... فليتق الرفث ...... ولبس المخيط ، قال الحلبى رحمه اللّٰه تعالىٰ : ان ضابطه لبس كل شيئ معمول على قدر البدن ، أو بعضه بحيث يحيط به بخياطته ، أو تلزيق بعضه ببعض، أو غيرهما ، ويستمسک عليه بنفس لبس مثله الخ . (غنية الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق : (۲/۳۲۴) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

شامى: (۲/۴۸۹) كتاب الحج، فصل فى الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ،ط : سعيد.

وليس على المرأه بلبس المخيط شيئ . (غنية الناسک : (ص : ۲۵۴) باب الجنايات ، الفصل الثانى فى لبس المخيط ، قبيل : مطلب فى لبس الخفين ، ط: إدارة القرآن)

شامى: (۲/۴۹۰) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام الخ ، ط: سعيد.

☆اگر مرد نے احرام کی حالت میں ایک دن یا ایک رات پاجامہ پہن کے رکھا درمیان میں اتارا نہیں تو دم دینا لازم ہوگا اور اگر اس سے کم ہے تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۱)

## پاک ہونا

طواف کے لئے، لباس، بدن اور جگہ نجاست سے پاک ہونا سنت موکدہ ہے اگر کسی نے طواف کیا اور اس کا پورا لباس ناپاک تھا تو سنت ترک ہوئی، لیکن اس پر کوئی تاوان اور دم نہیں ہے۔(۲)

## پاگل

دیوانے اور پاگل کا حج صحیح نہیں ہے، ہاں اگر حج واجب ہونے کے بعد جنون

---

(۱) فإذا لبس مخيطًا أى على وجه المعتاد يومًا كاملاً أى نهارًا شرعيًا وهو من الصبح إلى الغروب أو ليلة كاملة فعليه دم أى اتفاقًا ...... و فى أقلّ من يوم أى مقدار نهار ولو ينقص ساعة أو ليلة صدقة و هى نصف صاع من بر . ( إرشاد السارى : ( ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵ ) باب الجنايات و أنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، ط: إمدادية مكّة المكرمة )

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۵۱ ) باب الجنايات ، الفصل الثانى فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن.

☐ شامى : (۲/۵۴۷ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) والطهارة عن النجاسة الحقيقية أى فى الثياب والأعضاء البدنية وكذا فى الأجزاء المكانية . ( إرشاد السارى : ( ص: ۲۲۶ ) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فى سنن الطواف )

☐ وحكم السنن أى المؤكدة الإساء ة بتركها أى لو تركها عمدًا وعدم لزوم شيئ أى من دم أو صدقة على فاعلها . ( إرشاد السارى : (ص: ۱۰۵ ) باب فرائض الحج ، فصل فى سننه ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة )

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۲۰ ) باب فى ماهية الطواف وأنواعه وأركانه و شرائطه وسائر أحكامه، فصل فى سنن الطواف ، ( ص: ۴۷ ) باب فرائض الحج ، و واجباته و سننه و مستحباته، ومكروهاته ، فصل فى سننه ، ط: إدارة القرآن .

لاحق ہوا تو اس کی طرف سے کسی آدمی کو حج بدل کے لئے بھیجنا جائز ہے۔(۱)

# پان

☆احرام کی حالت میں پان میں خوشبودار تمبا کو یا الائچی ڈال کر کھانا بالاتفاق مکروہ ہے اور فقہاء کرام کی بعض عبارات سے دم لازم ہونے کی طرف اشارہ ملتا ہے، لہذا اس سے احتیاط کرنا ضروری ہے۔

☆اور اگر پان خوشبودار نہیں ہے اور اس میں کوئی خوشبودار چیز ڈالی ہوئی نہیں ہے تو وہ کھانا جائز ہے۔

☆خوشبودار پان کے بارے میں تفصیل ہے کہ اگر خوشبودار پان میں خوشبودار چیز زیادہ اور پان کم ہے تو ایسا پان کھانے سے دم دینا لازم ہوگا، اور اگر خوشبودار چیز کم اور پان زیادہ ہے تو دم لازم نہیں ہوگا البتہ ایسا کرنا مکروہ ہوگا اس لئے احرام کے

(۱) الرابع : العقل ، فلایلزم المجنون والمعتوه ، فلو حج فهو نفل وإن أفاق قبل الوقوف فجدّد الإحرام سقط عنه الفرض وإلا فلا ...... ( مناسک الملا علی قاری مع إرشاد الساری : (ص: ۵۰، ۵۱، ۵۲) باب شرائط الحج، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، ط : الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۳ ) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

▭ بدائع الصنائع : ( ۱۲۰/۲ ) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد .

▭ ( والخلاف ) أى المذكور ( فيمن وجد الاستطاعة وهو معذور ) أى بالنوع المذكور ( وأمّا إن وجدها وهو صحيح ) أى سالم ( ثم طرأ عليه العذر فالاتفاق ) أى اتفاق الروايات أو اتفاق العلماء ( على الوجوب ) أى وجوب الحج ( عليه ) أى فى ماله ( فيجب عليه الإحجاج ) أى فى الحال أو الإيصاء فى المآل . ( إرشاد الساری : (ص: ۴۲ ) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الأوّ ل : سلامة البدن من الأمراض والعلل ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة )

▭ غنية الناسک : ( ص: ۲۴ ) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الأوّل الصحة ، ط: إدارة القرآن.

▭ الشامی : (۴۵۹/۲ ) كتاب الحج ، ط: سعيد .

دوران خوشبودار پان نہ کھائے۔(۱)

## پانچ سال کی پابندی

موجودہ دور میں ایک مرتبہ حج کرنے کے بعد پانچ سال تک حج کے لئے نہیں جاسکتے، ایسی پابندی لگانے کا شرعاً کوئی حق نہیں ہے، یہ حکومت کی طرف سے زیادتی ہے، اس وجہ سے بہت سارے لوگ غلط بیانی کر کے گنہگار ہوتے ہیں۔(۲)

## پچھنے لگانا

اگر احرام کی حالت میں پچھنے لگوانے پڑیں اور بال نہ مونڈنے پڑیں تو پچھنے

(۱) لو أكل طيبًا كثيرًا وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم وإن كان قليلًا بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة (أى عنده وأمّا عند أبى يوسف ومحمد: لايجب شيئ بأكل الطيب قل أو كثر كذا فى الكافى والمجمع وغيرهما) هٰذا إذا أكله كما هو، أمّا إذا خلطه بطعام قد طبخ فلا شيئ عليه سواء مسته النّار أو لا و سواء يوجد ريحه أو لا، إلّا أنّه يكره إن وجد ريحه، وإن خلطه بما يؤكل بلاطبخ كالزعفران بالملح فالعبرة بالغلبة، فإن كان الغالب الملح فلاشيئ عليه غير أنّه إذا كان رائحته موجودة كره أكله وإن كان الغالب الطيب ففيه الدم. (مناسک الملا على قارى مع إرشاد السارى: (ص: ۴۴۴، ۴۵۰) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثانى فى الطيب، فصل فى أكل الطيب و شربه، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۴۶، ۲۴۷) باب الجنايات، الفصل الأوّل فى الطيب، مطلب فى أكل الطيب و شربه، ط: إدارة القرآن.

التاتارخانية: (۲/۳۷۹) كتاب الحج، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم، نوع منه فى الدهن والتطييب والخضاب، ط: قديمى.

شامى: (۲/۵۴۷) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(۲) قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿ومن أظلم ممن منع مساجد اللّٰه أن يذكر فيها اسمه وسعٰى فى خرابها أولئک ماكان لهم أن يدخلوها إلّا خائفين﴾ (سورة البقرة: ۱۱۴)

وظاهر الآية العموم فى كل مانع وفى كل مسجد، وخصوص السبب لايمنعه...... "أولئک" الظالمون المانعون الساعون فى خرابها، "ماكان لهم أن يدخلوها إلاّ خائفين". (روح المعانى للآلوسى: (۱/۳۶۳، ۳۶۴) سورة البقرة الآية: ۱۱۴، ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت)

أحكام القرآن للجصاص: (۱/۸۷) سورة البقرة، باب فى نسخ القرآن بالسنة و ذكر وجوه النسخ، ط: قديمى.

لگوانا درست ہیں اور دم لازم نہیں ہوگا، اور اگر پچھنے لگوانے کے لئے بال مونڈنے پڑیں تو دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

## پردہ

☆ حج اور عمرہ کے مبارک سفر میں احرام کی حالت میں عورت کو یہ حکم ہے کہ کپڑا اس کے چہرہ کو نہ لگے لیکن اس حالت میں جہاں تک اپنے بس میں ہو نامحرموں سے پردہ کرنا ضروری ہے، اور جب احرام نہ ہو تو چہرہ کا ڈھانکنا لازم ہے اور بعض عورتوں کا یہ کہنا کہ حج اور عمرہ کے مبارک سفر اور مکہ مکرمہ میں پردہ کی ضرورت نہیں ہے، اور مجبوری بھی ہے، یہ بات غلط ہے، یاد رہے اس مبارک سفر اور مقدس جگہ میں جس طرح نیک کام کرنے کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح نافرمانی کا عذاب اور سزا بھی زیادہ ہے، اس لئے خواتین پر ضروری ہے کہ شریعت کے حکم کے مطابق پردہ کریں۔(۲)

(۱) ( والفصد ) أی الافتصاد ( والحجامة ) أی الاحتجام ( بلا إزالة شعر ) أی فی موضعیهما).
(إرشاد الساری : (ص: ۱۷۳ ) باب الإحرام ، فصل فی مباحاته ، ط : الإمدادیة مکّة المکرّمة )
☐ ( الواجب دم علی محرم بالغ ) ...... ( ولو ناسیًا ) أو جاهلًا أو مکرهًا ...... ( أو حلق ) أی أزال ( ربع رأسه) أو ربع لحیته ( أو ) حلق محاجمه یعنی واحتجم ، وإلاّ فصدقة کما فی البحر . (قوله: محاجمه) یعنی موضع الحجامة من العنق کما فی البحر. ( الدر مع الرد : ( ۵۴۹/۲ ) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعید)
☐ غنیة الناسک : (ص: ۹۲ ) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .
☐ أیضًا: (ص: ۲۵۶) باب الجنایات، الفصل الرابع: فی الحلق و إزالة الشعر، ط: ادارة القرآن.
(۲) وتغطی رأسها أی لا وجهها، إلا أن غطت وجهها بشیئ متجاف جاز ، وفی " النهایة " إن سدل الشیئ علی وجهها واجب علیها ، ودلت المسألة علی أنّ المرأة منهیة عن إظهار وجهها للأجانب بلاضرورة ، کذا فی المحیط ، وفی الفتح : قالوا : والمستحب أن تسدل علی وجهها شیئًا وتجافیه . ( إرشاد الساری إلی مناسک الملا علی قاری : (ص: ۱۶۲ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: المکتبه الإمدادیة مکّة المکرّمة )
☐ غنیة الناسک : (ص: ۹۴ ) باب الإحرام ، فصل فی أحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن.
☐ البحر العمیق : (۲/۲۱۷ ، ۲۱۳ ) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الثامن : إحرام المرأة والخنثٰی المشکل ، ط: المکتبة المکیّة ، مؤسّسة الریّان.=

☆ بعض خواتین اپنے ملک میں پردہ نہیں کرتیں بلکہ بعض تو مستقل طور پر بے پردہ رہتی ہیں، یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے، اور ایک فرض حکم کی خلاف ورزی ہے اور ایسی خواتین پر اللہ کی لعنت ہے، ایسی خواتین پر ضروری ہے کہ حج بیت اللہ کے عظیم الشان سفر میں اس قسم کے عظیم گناہوں سے بچیں تا کہ یہ فریضہ تو صحیح طریقہ سے ادا ہو جائے۔

☆ حج کمیٹی کی طرف سے لازمی رہائش اسکیم کے تحت عمارتوں میں جو کمرے الاٹ کئے جاتے ہیں، ان میں کئی فیملیوں کو محرم وغیرہ کا لحاظ کئے بغیر ٹھہرایا جا رہا ہے یہ شرعاً صحیح نہیں ہے، اس لئے حاجیوں کو پہلے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ عورتوں اور مردوں کے کمرے الگ الگ ہو جائیں، اگر حاجی حضرات آپس میں رضامندی سے اس طرح کی بات طے کرلیں تو اس میں کوئی مشکل بھی نہیں ہے، اس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہو جائے گا اور ایسے لوگوں پر مقدس جگہ میں اللہ کی رحمت نازل ہوگی۔

لیکن اگر یہ صورت نہ ہو سکے تو کم از کم ایک ہی کمرہ میں رہ کر چادر وغیرہ سے پردہ ڈال لینا چاہئے تا کہ حج کے مبارک سفر میں بدنظری اور بے حیائی سے حفاظت ہو سکے، ورنہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جس طرح نیک کام کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح برے کام کا گناہ اور سزا بھی زیادہ ہے۔

منیٰ اور عرفات کے خیموں میں بھی پردہ کا خاص خیال رکھیں ورنہ نیکیوں کے ساتھ ساتھ گناہوں کا اکاؤنٹ بھی کھلا رہے گا۔(۱)

---

= شامی: (۲/۶۲۴) کتاب الحج، مطلب فی حکم المجاورة بمكّة والمدينة، ط: سعيد.

إرشاد الساری: (ص: ۷۵۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل: فی حکم المجاورة بالحرمين وآدابها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

وقد قال بعض العلماء: إن السيئات تضاعف بها كما تضاعف الحسنات. (البحر العميق: (۱/۱۳۵) الباب الأوّل: فی الفضائل، حكم المجاورة بمكّة، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّه)

مرقات المفاتيح: (۲/۱۸۹) کتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأوّل، ط: امدادیه ملتان.

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۲، فی الصفحة رقم: ۲۴۰. (وتغطی رأسها أی لا وجهها)

## پسو

''موذی جانور'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۴/ ۲۱۱)

## پلاؤ

اگر پلاؤ میں زعفران، الائچی، دارچینی وغیرہ خوشبودار چیز ڈالی ہوتو احرام کی حالت میں ایسی پکی ہوئی چیز کھانا جائز ہے، چاہے پکاتے وقت جتنی مقدار میں خوشبودار چیز ڈالی گئی ہو، اس کے کھانے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔ بریانی اور زردہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

## پن

احرام کی چادر اور تہہ بند میں ''پن'' لگانا مکروہ ہے۔(۲)

---

(۱) فإن جعله فی طعام قد طبخ کالزعفران والأفاویه من الزنجبیل والدارصینی، یجعل فی الطعام فلا شيئ علیه. (غنیة الناسک: (ص: ۲۴۶) باب الجنایات، الفصل الأوّل فی الطیب، مطلب فی أکل الطیب وشربه، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری إلی مناسک الملاعلی قاری: (ص: ۴۴۴ إلی ۴۵۰) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثانی: فی الطیب، فصل فی أکل الطیب و شربه، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

التاتارخانیة: (۲/ ۴۷۹) کتاب الحج، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالایحرم، نوع منه فی الدهن والتطییب والخضاب، ط: قدیمی.

(۲) والأفضل أن لایکون فیه خیاطة أصلًا، وإن زر أحدهما، أو خلله بخلال، أو میله أو عقده بأن ربط طرفه بطرفه الآخر. (غنیة الناسک: (ص: ۷۱) باب الإحرام، فصل فیما ینبغی لمرید الإحرام، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۹، ۱۷۰) باب الإحرام، فصل فی مکروهاته، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

البحر العمیق: (۲/ ۶۳۵) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الأوّل: مقدمات الإحرام، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.

# پوتی کا شوہر

پوتی کے شوہر کے ساتھ حج پر جانا جائز ہے۔(۱)

# پھٹن

''زخم'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۳۷۳)

# پہلے دن بڑے شیطان کی رمی کا وقت

---

# پہلے طواف میں طواف قدوم کی نیت کی

''طواف اول میں طوف قدوم کی نیت کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/)

# پھوپھا

پھوپھا محرم نہیں ہے، عورتوں کے لئے اس کے ساتھ سفر کرنا، حج اور عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) القسم الثانی المحرمات بالصهرية ، وهی أربعة فرق ، الأولىٰ : أمّهات الزوجات ، وجداتهنّ من قبل الأب والأم وإن علون ...... . (الهندية : ( ۱/۲۷۴ ) كتاب النكاح ، الباب الثالث : فی بيان المحرمات ، القسم الثانی : المحرمات بالصهرية ، ط: رشيديه )

الدر مع الرد :( ۳۰/۲ ) كتاب النكاح ، فصل : فی المحرّمات ، ط: سعيد .

فتح القدير مع الكفاية: (۱۱۸/۳) كتاب النكاح، فصل: فی بيان المحرّمات، ط: رشيديه.

النتف فی الفتاوىٰ : ( ص: ۱۶۴ ) كتاب النكاح ، مايحرم بالصهرية ، ط: سعيد.

(۲) ﴿ وأحلّ لكم ما وراء ذٰلكم ﴾ ( سورة النّساء : ۲۴ )

ومنها المحرم للمرأة شابة كانت أو عجوزًا إذا كانت بينها وبين مكّة مسيرة ثلاثة أيّام ...... والمحرم الزوج ومن لايجوز مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة ، كذا فی الخلاصة . ( الهندية : ( ۲۱۸/۱ ، ۲۱۹ ) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج ، ومنها المحرم للمرأة ، ط: رشيديه)=

## پھوپھی زاد بھائی کے ساتھ حج پر جانا

پھوپھی زاد بھائی محرم نہیں ہے، اس لئے اس کے ساتھ حج پر جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

## پھول

احرام باندھنے کے بعد گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے، عام طور پر لوگ اس کا خیال نہیں کرتے ہیں، نیز خوشبودار پھول قصداً سونگنا بھی مکروہ ہے، مگر اس سے دم یا صدقہ کچھ لازم نہیں آتا۔(۲)

## پیاری دعا

مکہ مکرمہ میں مطاف، ملتزم، مقام ابراہیم، صفا مروہ، میدان عرفات، مزدلفہ وغیرہ وہ مقامات ہیں جہاں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد ﷺ اور ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کتنے سو اور کتنے ہزار پیغمبروں اور کتنے کروڑ اولیاء کرام نے اپنے اپنے ذوق اور ظرف کے مطابق کیسے کیسے سوز و گداز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں اور کتنے تڑپتے ہوئے دلوں کے

---

= ☜ إرشاد الساري : (ص: ٧٦) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمداية مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسک : (ص: ٢٦ ، ٢٧) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامي: (٢/٤٦٤) كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

(١) انظر الحاشية السابقة آنفًا (''پھوپھا'' عنوان کے تحت) (﴿وأحلّ لكم ما وراء ذٰلكم﴾)

(٢) وشمّ الطّيب ومسّه إن لم يلتزق وشم الريحان والثمار الطيبة وكل نبات له رائحة طيبة، والجلوس في دكان عطار لاشتمام الرائحة والتزيّن. (مناسک الملاعلی قاری مع إرشاد الساري: (ص: ١٧٠ ، ١٧١) باب الإحرام، فصل في مكروهاته، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ٩١) باب الإحرام ، فصل في مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن.

☜ التاتارخانية : (٢/٣٧٩) كتاب الحج ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه في الدهن والتطييب والخضاب ، ط: قديمي.

ساتھ اس کو یاد کیا ہے۔(۱)

لہذا ان جگہوں میں دوسری دعاوں کے ساتھ یہ دعا بھی کریں۔

''اے اللہ! تیرے برگزیدہ اور مقبول بندوں نے اس مقام پر تجھ سے جو دعائیں کبھی کی ہیں، اور جن جن چیزوں کا تجھ سے سوال کیا ہے اے میرے نہایت رحیم وکریم پروردگار! میں اپنی نااہلیت اور نالائقی اور سیاہ کاری کے اقرار کے ساتھ صرف تیری شان کریمی کے بھروسہ پر ان سب چیزوں کا اسی جگہ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور جن جن چیزوں سے انہوں نے اس مقام پر تجھ سے پناہ مانگی ہے، اسی جگہ ان سب چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے اللہ! اس خاص مقام کے جو انوار و برکات ہیں، مجھے ان سے محروم نہ رکھ، اور یہاں حاضر ہونے والے اپنے اچھے بندوں کو تو نے جو کچھ عطا فرمایا ہو یا جو کچھ تو ان کو عطا فرمانے والا ہو، مجھے اس میں شریک فرمادے، اور اس کا کوئی ذرہ مجھے بھی نصیب فرمادے، تیرے خزانہ میں کوئی کمی نہیں۔

**اگر یاد رہے تو اس بندہ کو بھی اس دعا میں شریک فرمالیں۔**

## پیٹھ

''سینہ'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۴۷۹)

---

(۱) (ودعا جهرًا) بجهد: (قوله: بجهد) متعلق بدعا أى باجتهاد وإلحاح فى المسألة وقد ورد " خير الدعاء دعاء كم يوم عرفة " ...... " وهو من مواضع الإجابة وهى بمكّة خمسة عشر نظمها صاحب النهر فقال: دعاء البرايا يستجاب بكعبة، وملتزم والموفقين كذا الحجر، طواف و سعى مروتين وزمزم، مقام و ميزاب جمارک تعتبر، زاد فى اللباب: وعند رؤية الكعبة وعند السدرة والركن اليمانى، وفى الحجر وفى منٰى فى نصف ليلة البدر. (الد رمع الرد: (۲/۵۰۷، ۵۰۸) كتاب الحج، مطلب فى إجابة الدعاء، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۱۵۴، ۱۵۵) باب مناسک عرفات، فصل: فى صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

# پیٹی باندھنا

''آنت اترنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۸۱)

# پیدل حج کرنا

☆حج فرض ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ سواری پر سوار ہوکر مکہ معظّمہ تک پہنچنے کے لئے پیسے ہوں، اور سفر کے ضروری اخراجات اور واپسی تک اہل وعیال کے خرچہ کی رقم بھی رکھتا ہو جس کے پاس ہوائی جہاز یا پانی کے جہاز سے جانے کے لئے کرایہ نہیں ہے اس پر پیدل جا کر حج کرنا فرض نہیں ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے پیدل حج نہیں کیا، اور پیدل حج کرنے کے لئے ترغیب بھی نہیں دی، بلکہ ایک عورت نے پیدل حج کرنے کی منت مانی تھی، تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ ''اس سے کہو سواری پر حج کے لئے جائے''۔(۱)

---

(۱) ونصاب الوجوب أی مقدار ما یتعلق به وجوب الحج من الغنٰی لیس له حد من نصاب شرعی علی ما فی الزکاة بل هو ملک مال یبلّغه بالتشدید أو التخفیف أی یوصله إلی مکّة بل إلی عرفة ذاهبًا أی إلیها وجائیًا أی راجعًا عنها إلی وطنه راکبًا فی جمیع السفر لا ماشیًا أی فی جمیعه ولا فی بعضه إلا باختیاره فلایلزم برکوب العُقبة والنوبة فهو إمّا برکوب زاملة أو شق محمل...... بنفقة متوسطة...... فاضلا أی حال کونه ملک المال أو ماذکر من الزاد والراحلة زائدًا عن مسکنه...... وخادمه...... وفرسه...... وسلاحه...... وآلات حرفه...... وثیابه...... وأثاثه...... ومرمّة مسکنه...... ونفقة من علیه نفقته و کسوته...... (إرشاد الساری: (۵۷، ۵۸، ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (۱۶، ۱۷، ۱۸) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

بدائع الصنائع: (۲/۱۲۲) کتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضیّته فنوعان، ط: سعید.

البحر العمیق: (۱/۳۷۷) الباب الثالث: فی مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء، النوع الثانی: الاستطاعة، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.

عن أنس قال: نذرت امرأة أن تمشی إلی بیت اللّٰه فسئل نبی اللّٰه ﷺ عن ذٰلک فقال: إنّ اللّٰه لغنی عن مشیها، مروها فلترکب. (جامع الترمذی: (۱/۲۸۰) أبواب النذور والأیمان، باب فیمن یحلف بالمشی ولایستطیع، ط: قدیمی) =

لیکن اگر کوئی شخص پیدل حج کرنا چاہے تو منع بھی نہیں ہے، مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ پیدل چلنے کی طاقت بھی رکھتا ہو تا کہ راستہ کی تکلیف سے دل کو تنگی اور دشواری پیش نہ آئے، اور یہ پیدل جانا صرف ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو، شہرت اور ناموری مقصود نہ، اگر کوئی شخص اس طرح پیدل حج پر جاتا ہے تو اس کا اپنے اس فعل کو اخبارات، اشتہارات، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ شہرت دینا ناجائز ہے۔

☆ مکہ مکرمہ والے یا جو لوگ مکہ مکرمہ کے قریب رہتے ہیں، اور پیدل حج کر سکتے ہیں، ان کے لئے سواری شرط نہیں، ہاں اگر چل نہیں سکتے تو ان کے لئے بھی مکہ سے باہر رہنے والوں کے مانند سواری شرط ہوگی، اس کے بغیر حج فرض نہ ہوگا اور ضروری سفر خرچ مکہ والوں کے لئے بھی شرط ہے۔(۱)

---

= عن جندب قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: من سمّع سمّع اللّٰہ بہ، ومن یرائی یرائی اللّٰہ بہ، متفق علیہ. (مشکوٰۃ المصابیح: (ص: ۴۵۴) باب الریاء والسمعة، الفصل الأوّ ل، ط: قدیمی)

واختلف أصحابنا فی الآفاقی هل الأفضل له الحج راكبا أو ماشیًا؟ فجزم فی الواقعات: بأن الركوب أفضل من المشی، وهو روایة عن الحسن عن أبی حنیفة كما ذكره قاضیخان فی فتاویه، وقال فی الملتقطات والسراجیة، وعلیه الفتوٰی، واختار الكرمانی فی منسكه لما روی أنّ النبیّ ﷺ "حجّ راكبًا" فاتباعه اولیٰ؛ ولأن فی الركوب ارتفاقًا ومؤنة بالمال وعونًا علی قوّة النفس ولقضاء النسک بصفة الكمال. (البحر العمیق: (۱/۱۰۸) الباب الأوّل فی الفضائل، حج الماشی والراكب، ط: مؤسّسة الریّان، المكتبة المكيّة)

(۱) أمّا فی حق المكیّ ومن حولها فالحج ماشیا أفضل منه راكبًا، كما أنّ القدرة علی الراحلة لیست بشرط لهم؛ لأنهم لایلحقهم زیادة مشقة تخل بالنسک...... ومن به ضعف من أهل مكّة لایقدر علی المشی فالركوب أفضل كما أنّ القدرة علی الراحلة شرط فی حقه...... أمّا المكی ومن حولها: وهو من كان داخل المواقیت إلی الحرم، فلایشترط فی حقه الراحلة إذا كان قادرًا علی المشی بلا مشقة زائدة وإلا فكالآفاقی. و أمّا الزاد فشرط لا بد منه قدر مایكفیه وعیاله فی أیام اشتغاله بنسک الحج...... والفقیر الآفاقی إذا وصل إلی المیقات صار كالمكی فیجب علیه وإن لم یقدر علی الراحلة. (غنیة الناسک: (ص: ۱۷، ۱۸) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

البحر العمیق: (۱/۳۸۲) الباب الثالث فی مناسک الحج، شرائط الوجوب، النوع الثانی: الاستطاعة، ط: مؤسّسة الریّان المكتبة المكیّة.

إرشاد الساری: (ص: ۵۶) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

☆ اگر میقات سے باہر رہنے والا غریب شخص کسی طریقہ سے میقات تک پہنچ گیا اور چلنے پر قادر ہے، اور قانونی رکاوٹ بھی نہیں ہے، تو اس آدمی کے لئے بھی مکہ والوں کی طرح سواری شرط نہیں ہوگی، اگر زادراہ یعنی راستہ کا خرچہ ہے تو حج فرض ہوگا، اور اگر راستہ کا خرچہ نہیں ہے تو حج فرض نہیں ہوگا۔(۱)

☆ موجودہ زمانہ میں سرکاری اعلان کے مطابق حج کے لئے جتنی رقم کا اعلان کرتے ہیں حج فرض ہونے کے لئے اتنی رقم موجود ہونا ضروری ہے، اور یہ سب رقم ''زادراہ'' میں داخل ہے۔ بشرطیکہ حج سے واپس آنے تک اہل وعیال کا نان ونفقہ بھی موجود ہو۔

## پیر

احرام کی حالت میں پیروں کو رومال اور چادر وغیرہ سے ڈھانپنا جائز ہے البتہ جوتا اور موزہ پہننا منع ہے۔(۲)

## پیر صاحب

پیر صاحب محرم نہیں ہیں، عورت کے لئے ان کے ساتھ حج وغیرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۱، فی الصفحة رقم: ۲۴۷. (أمّا فی حق المکیّ ومن حولها)

(۲) فجاز تغطیة اللحیة ما دون الذقن وأذنیه وقفاه وهو وراء العنق وکذا تغطیة کفیه وقدمیه ما فوق معقد الشراک بمالایکون لبسا، کتغطیتهما بمندیل أو نحوه، بخلاف تغطیتهما بالقفازین والجوربین فإنّها لبس. (غنیة الناسک: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۱۷۴، ۱۷۵) باب الإحرام، فصل فی مباحاته، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

🗀 شامی: (۴۸۸/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم، ط: سعید.

(۳) وأمّا الّذی یخصّ النّساء فشرطان: أحدهما أن تکون مع زوجها أو محرمًا لها عجوزًا کانت أو شابة أو صبیّة بلغت حد الشهوة، إذا کان بینهما وبین مکّة ثلاثة أیّام فصاعدًا، فإن لم یوجد المحرم، =

# پیر کی ہڈی

☆مردوں کے لئے احرام کی حالت میں قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپانا منع ہے، ''ابھری ہوئی ہڈی'' سے مراد قدم کے درمیانی حصہ میں وہ جوڑ ہے جہاں عام طور پر بال اگتے ہیں، اور وہ حصہ ابھرا ہوا ہوتا ہے، اور اس جگہ پر جوتے کے تسمے باندھے جاتے ہیں۔(۱)

☆احرام کی حالت میں مردوں کے لئے دونوں ٹخنے اور پیروں کے اوپر جہاں بال اگتے ہیں، جو ابھرا ہوا حصہ ہے، اور اس جگہ پر جوتے کے تسمے باندھے جاتے ہیں کھلا رکھنا ضروری ہے، اگر ایک دن یا ایک رات ٹخنے یا قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپائے گا تو دم دینا واجب ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ فطر کی

---

= أو الزوج لايجب عليها الحج بل لايجوز لها المسافرة بغيرهما سواء كان في حج الفرض أو التطوّع ، ...... وفي رواية في الصحيح : لايحلّ لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر سفرًا يكون ثلاثه أيّام فصاعدًا إلا ومعها أبوها أو ابنها أو زوجها أ وأخوها أو ذو رحم منها . ( البحر العميق : ( ۱/۴۰۰، ۴۰۱ ) الباب الثالث : في مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، أمّا الّذي يخصّ النّساء ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة )

▭ إرشاد الساري : (ص: ۷۶ ، ۷۷ ، ۷۸ ) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة )

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷ ) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ط: إدارة القرآن .

(۱) ولبس الخفين...... والجوربين...... وكل مايواري الكعب الّذي عند معقد شراک النعل أي في المفصل الّذي في وسط القدم لا الكعب المعبّر عند غسل الرجلين. (إرشاد الساري: (ص: ۱۶۶ ، ۱۶۷ ) باب الإحرام، فصل: في محرمات الإحرام ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۸۶ ، ۸۷ ) باب الإحرام ، فصل : في محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن.

▭ شامي: ( ۲/۴۹۰ ) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد.

مقدار صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

## پیروں سے معذور ہے

جو شخص پیروں سے معذور ہے، لیکن استطاعت ہے کہ اپنے ساتھ اپنے خرچہ سے ایک آدمی کو حج کے لئے لے جا سکتا ہے تو ایسی معذوری میں اس پر خود حج کرنا فرض نہیں لیکن حج بدل کرا دینا ضروری ہے، لیکن اگر بعد میں تندرست ہوگیا تو دوبارہ خود جا کر حج ادا کرنا لازم ہوگا، پہلے جو حج بدل کرایا تھا وہ نفلی حج ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) إذا لبسهما قبل القطع ...... فدام يومًا فعليه دم و فى أقلّ من يوم صدقة كذا حكم الليل كله أو أقلّه ، وإن لبسهما بعد القطع أسفل من موضع الشراک وهو الكعب الّذى فى وسط القدم فلاشيئ عليه أى عندنا . ( إرشاد السارى : ( ص: ۴۳۸ ) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل فى حكم اللبس ، فصل فى لبس الخفّين ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۵۴ ) باب الجنايات ، الفصل الثانى فى لبس المخيط ، مطلب فى لبس الخفين ، ط: إدارة القرآن.

التاتارخانية : ( ۳۷۰/۲ ) كتاب الحج ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه فى لبس لمخيط ، ط: قديمى.

(۲) فعلى الأوّل وهو القول بأنّه شرط الوجوب لا يجب أى الحج ولا الإحجاج ولا الإيصاء به على الأعمٰى والمقعد ...... والمفلوج ...... والزمن ...... ومقطوع الرجلين ...... والمريض ...... و المعضوب ...... هٰذا أبى حنيفة فى ظاهر الرواية وهو رواية عنهما وقالا فى ظاهر روايتهما وهو رواية الحسن عن أبى حنيفة إنّه يجب على هؤلاء إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ويقودهم إلى المناسک وهذا معنى قول المصنف : وعلى الثانى يجب أى وعلى القول بأنّه من شرائط الأداء يجب الحج أو الإحجاج أو الإيصاء . ( إرشاد السارى : (ص: ۷۰ ، ۷۱، ۷۲ ) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الأوّل : سلامة البدن من الأمراض والعلل ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة )

غنية الناسک : (ص: ۲۳، ۲۴ ) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : ( ۳۶۹/۱ ، ۳۷۰ ، ۳۷۱ ) الباب الثالث فى مناسک الحج ، شرائط الحج، النوع الأوّل : سلامة البدن عن الأمراض والعلل ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

# پیسے جمع کر کے کسی ایک کو قرعہ اندازی کے ذریعہ حج پر بھیجنا

چند آدمیوں کا پیسے جمع کر کے ان میں سے ایک آدمی کو قرعہ اندازی کے ذریعہ حج پر بھیجنا جوا ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، کیونکہ ان شرکاء میں سے کوئی بھی شخص ہدیہ، ھبہ یا تعاون کے طور پر نہیں دیتا، بلکہ اس نیت سے دیتا ہے کہ شاید قرعہ اندازی میں اس کا نام نکل آئے، اس صورت میں ہر شریک کو قرعہ اندازی میں نام نکل آنے کی صورت میں نفع کی امید ہے اور قرعہ اندازی میں نام نہ نکلنے کی صورت میں نقصان کا خطرہ ہے، اور جو کام نفع اور نقصان کے خطرہ کے ساتھ کیا جائے وہ ''جوا'' میں داخل ہے، اور جوا حرام ہے اس لئے یہ طریقہ بھی حرام ہے۔(۱)

# پیشاب کے قطرے

اگر کسی آدمی کو پیشاب کے قطرے آنے کا عذر ہے وہ احرام کے نیچے بغیر سلا ہوا لنگوٹ پہن سکتا ہے، اور اس کے اندر ٹشو وغیرہ رکھ سکتا ہے، اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا، اور وضو کرنے سے پہلے وہ ٹشو نکال کر نیا ٹشو رکھ دے۔(۲)

مزید ''لنگوٹ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

# پیشانی ڈھانکنا

احرام کی حالت میں پیشانی ڈھانکنا جائز نہیں، البتہ ضرورت کے وقت جائز

---

(۱) لأنّ القمار من القمر الّذی یزداد تارة وینقص أخریٰ ، وسمّی القمار قمارًا ؛ لأنّ کل واحد من المقامرین ممن یجوز أن یذهب ماله إلی صاحبه ویجوز أن یستفید مال صاحبه وهو حرام بالنص. (شامی: (۴۰۳/۶) کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ط: سعید)

(۲) ولایکره لبس الخز والقصب إذا لم یکن مخیطًا . ( خانیة علی الهندیة : ( ۲۸۶/۱ ) کتاب الحج ، ط: رشیدیه)

☐ بدائع الصنائع : ( ۱۸۵/۲ ) کتاب الحج ، فصل وأمّا بیان مایحظره الإحرام ، ط: سعید .

☐ إرشاد الساری: (ص: ۱۷۳ ) باب الإحرام ، فصل: فی مباحاته ، ط: امدادیه مکّة المکرّمة.

ہے، مگر جزاء بہرحال لازم ہوگی، جس کی تفصیل یہ ہے کہ عذر کے بغیر چہرہ یا سر کا چوتھائی حصہ یا چوتھائی سے زیادہ ایک دن یا ایک رات ڈھانکا تو دم واجب ہے، اور چوتھائی سے کم یا ایک دن یا ایک رات سے کم ڈھانکا تو آدھا صاع صدقہ کرنا واجب ہے، یعنی ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے، اور اگر عذر کی وجہ سے ڈھانکا تو پہلی صورت میں اختیار ہے دم دے یا تین صاع چھ مسکینوں پر صدقہ کرے یا تین روزے رکھے۔

اور دوسری صورت میں آدھا صاع ایک مسکین کو دیدے یا ایک دن کا روزہ رکھے۔(۱)

## پیشگی دم دینا

''دم پیشگی دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۷۳)

---

(۱) ولو غطى جميع رأسه أو وجهه بمخيط أو غيره يومًا أو ليلةً فعليه دم وفى الأقلّ من يوم صدقة، والربع منها كالكل. (مناسک الملاعلى قارى مع إرشاد السارى: (ص: ۴۳۵) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل: فى حكم اللبس، فصل فى تغطية الرأس والوجه......) وأيضًا فيه: إذا فعل شيئًا من ذٰلک (أى مما ذكر من الأشياء المحظورة) على وجه الكمال فإن كان بغير عذر فعليه دم عينًا لايجوز عنه غيره وإن كان بعذر فهو مخيّرٌ بين الدم والطعام والصيام، ولو كان موسرًا قادرًا على الدم أو الطعام فإن اختار الطعام فعليه أن يطعم ستة مساكين كل مسكين نصف صاع من بر أو دقيقه أو صاعا من تمر أو شعير ويجوز فيه التمليک والإباحة وإن اختار الصيام فعليه صوم ثلاثة أيّام، ويجوز ولو متفرّقًا، وإن لم يفعل شيئًا منها على وجه الكمال (بأن لبس أقلّ من يوم أو تطيّب قليلًا ونحو ذٰلک) فعليه نصف صاع من بر أو صاع من غيره، لايجوز فيه الصوم إن كان بغير عذر، وإن كان بعذر فهو مخير بين الصدقة و صوم يوم. (ص: ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳) باب فى جزاء الجنايات وكفارتها، فصل فى جزاء اللبس والتغطية والحلق وقلم الأظفار، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۵۴، ۲۵۵) باب الجنايات، الفصل الثالث فى تغطية الرأس والوجه، و (ص: ۲۶۱) باب الجنايا ت، فصل فيما إذا ارتكب المحظورات الأربعة بعذر، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: ( ۲/۵۴۷ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ...... و: (ص: ۲/۵۵۷ ، ۵۵۸ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

## پینا سعی میں

سعی کے دوران کھانا پینا مباح ہے۔(۱)

## پینا طواف کے دوران

طواف کے دوران پانی پینا مباح ہے۔(۲)

## پینشن کی رقم

اگر پینشن کی رقم حج کیلئے کافی ہے تو حج کرنا فرض ہوگا ورنہ نہیں۔(۳)

## پینے کی چیز

☆اگر خوشبو پینے کی چیز میں ملائی گئی، اور خوشبو کی مقدار غالب ہے، اور محرم

---

(۱) فی مباحاتہٖ : الکلام أی المباح ...... والأکل والشرب ...... (إرشاد الساری : (ص۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروۃ ، فصل فی مباحاتہٖ ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۳۵) باب السعین بین الصفا والمروۃ، فصل فی مباحاتہٖ، ط: إدارۃ القرآن.

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۹۷) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

(۲) (والشرب) أی لعدم تأدیتہ إلی ترک الموالات لقلّة زمانہٖ بخلاف الأکل المانع عن المولاۃ. (إرشاد الساری: (ص: ۲۳۲) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل فی مباحاتہٖ ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۲۵) باب ماهیة الطواف، فصل: وأمّا مباحات الطواف، ط: إدارۃ القرآن.

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۹۷) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

(۳) الحج واجب علی الأحرار والأصحّاء إذا قدروا علی الزاد والراحلة فاضلاً عن المسکن ومالابدّ منہ وعن نفقة عیالہٖ إلی حین عودہٖ . (الهدایة مع فتح القدیر : (۲/۳۱۷، ۳۲۱، ۳۲۲) کتاب الحج ، ط: رشیدیه)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۵۹ ، ۶۰) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

▭ الهندیة : (۱/۲۱۷) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسیر الحج ، ط: رشیدیه .

نے ایسی چیز کو پی لیا تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر خوشبو کی مقدار کم اور مغلوب ہے اور محرم نے اس کو پی لیا تو صدقہ دینا لازم ہوگا، مگر ایسی مغلوب مقدار والی چیز کو بھی بار بار پینے سے دم دینا واجب ہوگا لہذا اگر بہت پیا تو دم اور اگر تھوڑا پیا تو صدقہ دینا واجب ہے، اور اگر تھوڑا تھوڑا بار بار پیا تو دم دینا لازم ہوگا۔

☆ پینے کی چیز میں مثلاً چائے، قہوہ وغیرہ میں خوشبو ملائی، تو اگر خوشبو کی مقدار زیادہ ہے اور محرم نے احرام کی حالت میں استعمال کیا ہے تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر خوشبو کی مقدار کم ہے اور چائے اور قہوہ کی مقدار زیادہ ہے اور محرم نے احرام کی حالت میں پی لیا تو صدقہ دینا لازم ہوگا لیکن اگر ایک سے زائد مرتبہ پی لیا تو دم واجب ہوگا، اور پینے کی چیز میں خوشبو ملا کر پکانے سے کچھ فرق نہیں آتا، پینے کی چیز میں خوشبو ڈال کر پکایا جائے یا خوشبو ڈال کر نہ پکایا جائے دونوں صورتوں میں جزاء واجب ہے، زیادہ ہے تو دم ورنہ صدقہ واجب ہے۔(۱)

---

(۱) ولو خلطه بمشروب كخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة فإن كان الطيب غالبًا أى باعتبار اجزائه ففيه الدم وإن كان مغلوبًا ففيه الصدقة إلاّ أن يشرب مرارًا فعليه الدم، كذا فى الفتح و غيره . ( إرشاد السارى : (ص: ۴۵۰ ) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى فى الطيب، فصل فى أكل الطيب وشربه ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة )

☞ غنية الناسک : (ص: ۲۴۷ ) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب فى أكل الطيب و شربه ، ط: إدارة القرآن.

☞ وإن خلط بمشروب ، فالحكم فيه للطيب سواء غلب غيره أم لا ، غير أنّه فى غلبة الطيب يجب الدم ، وفى غلبة الغير تجب الصدقة لا أن يشرب مرارًا فيجب الدم . ( شامى : ( ۵۴۷/۲ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

ت

# تاجر کے لئے حج کا حکم

اگر تاجر کے پاس اتنا سامان موجود ہے کہ اگر اس میں سے حج کے مصارف کی مقدار سامان فروخت کرنے کے بعد اتنا سرمایہ باقی رہتا ہے کہ اس میں تجارت کرکے یہ شخص بال بچوں کے ساتھ درمیانی حیثیت سے گزر بسر کرسکتا ہے تو حج کے مصارف کی مقدار سامان بیچ کر حج کرنا لازم ہے کیونکہ اس شخص پر حج فرض ہے۔

اور اگر باقی سامان میں کاروبار کرکے گزر بسر کرنا ممکن نہ ہو تو حج واجب نہیں ہوگا بشرطیکہ اس شخص کا گزر بسر تجارت پر ہی ہو۔(۱)

# تایا

تایا محرم ہے، اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے، لیکن تایا کی اولاد محرم نہیں، ان کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں۔(۲)

---

(۱) وحرر فی النهر أنّه يشترط بقاء رأس مال لحرفته . ( كتاجر ودهقان ومزارع كما فی الخلاصة، ورأس المال يختلف باختلاف النّاس) إن احتاجت لذٰلک وإلا لا. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۶۲) كتاب الحج، ط: سعيد)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

🗀 البحر العميق : ( ۱/ ۳۷۸ ) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی : الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة.

(۲) حرم على المتزوّج ذكرًا كان أو أنثٰى نكاح أصله وفروعه علا أو نزل وبنت أخيه وأخته وبنتها ولو من زنٰى وعمه و خالته فهٰذه السبعة مذكورة فی آية: ﴿حرّمت عليكم أمّهاتكم......﴾ وأمّا عمة عمة أمه وخالة خالة أبيه حلال كبنت عمه وعمته وخاله وخالته لقوله تعالىٰ: ﴿أحلّ لكم ما وراء ذٰلكم﴾. (الدر مع الرد: (۳/ ۲۸، ۲۹، ۳۰) كتاب النكاح، فصل فی المحرمات، ط: سعيد)

🗀 عالمگيری : ( ۱/ ۲۷۳ ) كتاب النكاح ، الباب الثالث فی بيان المحرمات ، القسم الأوّل: المحرمات بالنسب ، ط: رشيديه.

🗀 فتح القدير مع الكفاية : ( ۳/ ۱۱۷ ) كتاب النكاح ، فصل فی المحرمات ، ط: رشيديه. =

## تبلیغ پر حج مقدم ہے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، اور اس کا تبلیغ میں سال لگانے کا ارادہ ہے تو پہلے حج ادا کرے پھر اس کے بعد تبلیغ میں سال لگانے کے لئے جائے، کیونکہ حج کو باقی تمام چیزوں پر مقدم کرنا ضروری ہے، البتہ ایسا کیا جاسکتا ہے کہ تبلیغ کی کسی ایسی جماعت میں تشکیل کرائے جس میں حج کے ساتھ ساتھ تبلیغ بھی ہوسکتی ہو تو اس طرح ایک ہی سفر میں دونوں مقاصد پورے ہوجائیں گے۔(۱)

## تجارت کرنا

☆ جس سامان کے یہاں سے لے جانے اور وہاں سے لانے پر کوئی قانونی پابندی نہیں اس کا یہاں سے لے جانا اور وہاں سے لانا حاجی وغیرہ سب کے لئے جائز ہے، ایسا کرنے سے حج کے ثواب میں کمی نہیں آتی، لیکن ایسی صورت میں حاجی صاحب کا خیال ودھیان تجارت میں ہی پھنسا رہتا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ تجارت کی نیت نہ ہو بلکہ خرچہ کی کمی کو دور کر کے فرائض کو سہولت سے ادا کرنے اور

---

= ▭ الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ولو عجوزًا ...... فی مسيرة سفر . ( غنية الناسک : (ص: ۲۶ ) باب شرائط الحج ، فصل وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن )

▭ البحر العميق : ( ۱/ ۴۰۰ ، ۴۰۱ ) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، وأمّا الّذی يخصّ النّساء ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

▭ إرشاد الساری : ( ص: ۷۶ ، ۷۷ ) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

( ۱ ) عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال: خطبنا رسول اللّٰه ﷺ فقال: يا أيّها النّاس قد فرض عليكم الحج فحجوا. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۰) كتاب المناسک، الفصل الأوّل، ط: قديمی)

▭ (فرض ) (مرة) (علی الفور) فی العام الأوّل عند الثّانی وأصحّ الروايتين عن الإمام ومالک وأحمد، فيفسق وترد شهادته بتاخيره أی سنينًا؛ لأن تاخيره صغيرة و بارتكابه مرّة لايفسق إلا بالإصرار .(شامی: (۲/ ۴۵۶، ۴۵۷) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : ( ۲/ ۵۴۱ ) كتاب الحج ، ط: رشيديه .

خیرات کرنے کی نیت ہو، تو اس نیت کی وجہ سے ثواب بھی ملے گا اور حج پر بھی کوئی اثر نہیں پڑے گا، اور اگر پیسہ کمانے کی نیت ہے تو حج کا ثواب کم ہو جائے گا۔(۱)

اگر کسی شخص نے تجارت یا مزدوری کی نیت کی، ضمنی طور پر حج کا بھی قصد کرلیا، یا تجارت اور حج کا قصد دونوں برابر ہے، تب بھی اخلاص کے خلاف ہے، حج کا ثواب اس سے کم ہو جائے گا، اور حج کی برکات جس طرح حاصل ہونی چاہئیں وہ حاصل نہیں ہوں گی، اور اگر خالص حج کی نیت سے نکلا، لیکن حج کے مصارف یا گھر کی ضرورت میں تنگی ہے، اس کو پورا کرنے کے لئے کوئی معمولی تجارت یا مزدوری کرلی تو یہ اخلاص کے منافی نہیں ہے، اس سے حج کے ثواب میں کمی نہیں آئیگی، ہاں اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ خاص طور پر ذی الحجہ کی آٹھ، نو، دس، گیارہ اور بارہ تاریخ میں تجارت اور مزدوری کا کوئی مشغلہ نہ رکھے، بلکہ ان ایام کو خالص عبادت اور ذکر میں گزارے اسی وجہ سے بعض علماء کرام نے ان ایام میں تجارت اور مزدوری کو ممنوع بھی فرمایا ہے۔(۲)

---

(۱) ويستحب أن يفرّغ قلبه من طلب التجارة ، فإن احتاج إليها ولم يكن له غنى عنها فلا بأس بها لكن لايجعلها مقصودة الأكبر بل يجعلها ضمنا وتبعًا . ( إرشاد السارى : (ص: ۱۰) مقدمة فى آداب مريد الحج ، فصل : المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : ( ص: ۳۶ ) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : ( ۱/ ۲۸۹ ) الباب الثانى : فى الرقائق المتعلقة بالحج وإسراره ، الفصل الأوّل فى العزم على الحج ومايتعلق بالسفر ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲) وتجريد السفر عن التجارة أحسن ، ولو اتجر ، لاينقص ثوابه ...... وخط التجارة بهٰذا القسم كما فى فتح القدير مما لاينبغى ، وأمّا الركوب فى المحمل فكرهه بعضهم خوفًا مما ذكرنا ، ولم يكرهه بعضهم إذا تجرد عن ذٰلک . (البحر الرائق : ( ۲/ ۵۴۱ ) كتاب الحج ، ط: رشيديه )

الهندية : ( ۱/ ۲۲۰ ) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحج ، ط: رشيديه .

قال صاحب الملتقطات فى باب الحج : من أراد التجارة فالأفضل أن يكون ذلک بعد الحج. ( البحر العميق : ( ۱/ ۲۸۹ ) الباب الثانى فى الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره ، الفصل الأوّل :فى العزم على الحج ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية)

## تجارتی قرضے

تجارتی قرضے جو عادۃً ہمیشہ جاری رہتے ہیں، ایسے قرضوں کی وجہ سے حج کو موخر کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

## تجدید ایمان کے بعد حج دوبارہ کرے

اگر کوئی مرد یا عورت حج کرنے کے بعد مرتد ہو گیا ہو (اللہ کی پناہ) پھر دوبارہ اس سے توبہ کرکے اسلام میں داخل ہو گیا ہو، اور مالدار ہے تو اس مرد یا عورت کے لئے حج دوبارہ کرنا لازم ہوگا جو فرض حج پہلے کیا تھا وہ کافی نہیں ہوگا۔(۲)

(۱) قوله: أو مؤجلا الخ، عزاه فی المعراج إلی شرح الطحاوی، وقال: وعند أبی حنیفة لایمنع، وقال: الصدر الشهید: لارواية فيه، ولكل من المنع وعدمه وجه، زاد القهستانی عن الجواهر: والصحيح أنّه غير مانع. (شامی: (۲/ ۲۶۱) كتاب الزكاة، قبيل: مطلب فی زكاة ثمن المبيع وفاء، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ۲۰۴) كتاب الزكاة، ط: سعيد.

الكفاية شرح الهداية مع الفتح: (۲/ ۱۱۸) كتاب الزكاة، ط: رشيديه.

(۲) النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض سواء يصح النفل بدونه أم لا، والجملة تسعة الإسلام...... وبقاؤه أی بقاء الإسلام إلی الموت أی إلی أن يموت عليه من غير ارتداد بينهما...... فلايقع حج الكافر عن الفرض ولا عن النفل إذ أسلم...... ولا المسلم أی ولا يقع حج المسلم عن الفرض ولا عن النفل لبطلان كل منهما إذا ارتدّ بعد الحج وإن تاب عن الكفر. (إرشاد الساری: (ص: ۸۶، ۸۷) باب شرائط الحج، النوع الرابع: الشرط الثانی: المكتبة الإمدادية مكّة المكيّة)

غنية الناسک: (ص: ۳۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط صحة الأداء، ط: إدارة القرآن.

شامی: ۲/ ۴۵۸) كتاب الحج، ط: سعيد.

وإن جاء مسلما (بعده و ماله مع وارثه أخذه)...... (ويقضی ما ترک من عبادة فی الإسلام) لأنّ ترک الصلاة والصيام معصية، والمعصية تبقی بعد الردة (وأما أدی منها فيه يبطل، ولا يقضی) من العبادات (الا الحج) لأنّه بالردة صار كالكافر الأصلی، فإذا أسلم وهو غنی فعليه الحج فقط، الدر المختار. (قوله: الا الحج) لأنّ سببه البيت المكرم وهو باق، بخلاف غيره من العبادات الّتی أداها لخروج سببها، ولهٰذا قالوا: إذا صلّی الظهر مثلاً، ثم ارتدّ ثم تاب فی الوقت يعيد الظهر لبقاء السبب وهو الوقت، ولذا اعترض اقتصاره علی ذكر الحج، وتسميته قضاء، بل هو إعادة لعدم خروج السبب. (قوله: لأنّه بالردة الخ) علة لقوله ولا يقضی ولقوله الا الحج. (شامی: (۴/ ۲۵۰، ۲۵۲) باب المرتد، مطلب المعصية تبقی بعد الردة، ومطلب لوتاب المرتد هل تعود حسناته، ط: سعيد)

## تحفہ ملازم کو ملتا ہے

اکثر دفاتر کے ملازمین کی تنخواہ اتنی نہیں ہوتی کہ پیسے جمع کر کے حج کر سکیں البتہ دفتر میں تھوڑی رقم تحفہ کے طور پر ملتی ہے، اگر اس رقم کو جمع کر کے حج کرنا چاہیں تو حج کر سکتے ہیں یا نہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آج کل دفاتر میں رشوت کی رقم کو تحفہ کی رقم کہتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ شخص اگر دفتر کا ملازم نہ ہوتا تو تحفہ کی یہ رقم ملتی یا نہیں؟

اگر تحفہ کی یہ رقم ملازم ہوئے بغیر بھی ملتی تو یہ حلال ہے اس سے حج کرنا جائز ہوگا، اور اگر تحفہ کی یہ رقم دفتر کے ملازم نہ ہونے کی صورت میں نہ ملتی تو یہ تحفہ نہیں رشوت ہے، اور اس سے حج کرنا جائز نہیں بلکہ جن لوگوں سے یہ رقم لی گئی ہے ان کو واپس کر دینا ضروری ہے، اگر دنیا میں واپس نہیں کیا تو آخرت میں واپس کرنا ضروری ہوگا اور آخرت میں واپس کرنا حد سے زیادہ مشکل ہوگا۔(۱)

## ترتیب

☆ دسویں ذی الحجہ کی رمی، قربانی اور سر کے بال منڈوانے میں ترتیب واجب ہے، لیکن طواف زیارت اس ترتیب میں داخل نہیں ہے۔

☆ قران اور تمتع کرنے والوں کے لئے رمی، ذبح اور سر منڈوانے میں

---

(۱) وفی المصباح: الرشوة بالکسر ما یعطیه الشخص الحاکم وغیره لیحکم له أو یحمله علی مایرید...... وفی القنیة: الرشوة یجب ردّها ولا تملک. (شامی: (۳۶۲/۵) کتاب القضاء، مطلب فی الکلام علی الرشوة والهدیة، ط: سعید)

وأیضًا فیه: الأصل فی ذٰلک ما فی البخاری: عن أبی حمید الساعدی قال: استعمل النبیّ ﷺ رجلاً من الازد، یقال له ابن اللتیبة علی الصدقة فلما قدم قال: هٰذا لکم وهٰذا لی. قال علیه الصلاة والسلام. هلا جلس فی بیت أبیه أو بیت أمّه فینظر أیهدی له أم لا. (شامی: (۳۷۲/۵) کتاب القضاء، مطلب فی هدیة القاضی، ط: سعید)

مجموعة قواعد الفقه: (ص: ۳۰۷) حرف الراء، الرشوة، ط: میر محمد کتب خانه.

ترتیب کی رعایت کرنا واجب ہے اس لئے پہلے رمی کریں، اس کے بعد جانور ذبح کریں، اس کے بعد سر منڈوائیں اگر ترتیب آگے پیچھے ہوگی تو دم دینا واجب ہوگا۔

☆ اور مفرد کے لئے صرف رمی اور سر منڈوانے میں ترتیب واجب ہے، اگر یہ ان دونوں کاموں کی ترتیب میں آگے پیچھے کرے گا تو دم دینا واجب ہوگا۔ (۱)

متمتع اور قارن کے لئے رمی، قربانی اور حلق رقصر کے درمیان ترتیب قائم رکھنا امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اس کے ترک سے دم واجب ہوجاتا ہے، اور امام ابو یوسف اور امام محمدؒ کے نزدیک یہ ترتیب سنت ہے، اس کے ترک پر دم لازم نہیں ہوتا۔ (۲) اور فتوی امام اعظمؒ کے قول پر ہے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے اس ترتیب کے مطابق حج کیا۔

---

(۱) وأمّا الثاني فكتقديم الرمي الأوّل على الحلق وعدم تاخير رمى كل يوم إلى ثانيه، والترتيب بين الثلاثة: الرمي ثم الذبح ثم الحلق على ترتيب حروف قولک: رذح للقارن والمتمتّع، أمّا الطواف فلايجب ترتيبه على شيئ من الثلاثة إلّا أن السنة أن يكون بعد الحلق ، فلو طاف قبل الكل أو البعض لاشيئ عليه ويكره، والمفرد لا ذبح عليه. فيجب الترتيب بين الرمي والحلق...... (غنية الناسک: (ص: ۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج، وواجباته و سننه، فصل وأمّا واجباته، ط: إدارة القرآن)

☜ وأيضًا فيه: ولو حلق المفرد أو غيره قبل الرمي، أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمي فعليه دم عند أبي حنيفة بترک الترتيب...... ولو طاف قبل الرمي والحلق لا شيئ عليه ويكره. (غنية الناسک: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع: فی ترک الواجب في أفعال الحج، المطلب العاشر فی ترک الترتيب بين الرمي والذبح والحلق، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷ ) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: المكتبة الإمدادية المكتبة المكيّة .

☜ الدر مع الرد : ( ۲/ ۴۷۰ ) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، و : (۲/ ۵۵۵) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) اعلم أن مايفعل في أيّام النحر أربعة أشياء الرمي، والنحر، والحلق، والطواف، وهٰذا الترتيب واجب عندأبي حنيفة ومالک وأحمد وعندهما لايلزمه بتقديم نسک على نسک للحديث السابق إلا أنّه مسيئ، نص عليه في المبسوط. (البحر الرائق: (۳/ ۲۴) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۸۰) باب الجنايات، فصل فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب العاشر فی ترک الترتيب بين الرمي والذبح والحلق وكذا بينها وبين الطواف، ط: إدارة القرآن.

☜ إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷ ) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمّة .

## ترتیب بدلنے پر دم

☆ "یوم النحر" کے چار کام ہیں، یعنی رمی، ذبح، حلق رسر منڈانا اور طواف زیارت، پہلی تین چیزوں میں تقدیم وتاخیر کی صورت میں دم واجب ہوگا مگر طواف زیارت اور مذکورہ تین کاموں کے درمیان ترتیب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، اگر طواف زیارت ان تین کاموں سے پہلے کر لیا تو کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ حدیث شریف میں ان تین کاموں کے آگے پیچھے کرنے والوں کو جو یہ فرمایا گیا کہ "کوئی حرج نہیں" اس کی تاویل یہ ہے کہ اس وقت حج کے افعال کی تشریع ہو رہی تھی، اس لئے خاص موقع پر بھول چوک کر تقدیم وتاخیر کرنے والوں کو گناہ سے بری قرار دیا۔

مگر چونکہ دوسرے دلائل سے ان افعال میں ترتیب کا وجوب ثابت ہوتا ہے اس لئے دم واجب ہوگا۔(۲)

## ترک رمی کا حکم

"رمی کرنے کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲، ۳۴۴)

---

(۱) راجع الحاشية رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۶۰. (وأمّا الثانى فكتقديم الرمى الأوّل)

(۲) وهٰذا عند أبى حنيفة وعندهما لا شيئ عليه لحديث الصحيحين لم اشعر حلقت قبل أن أذبح قال افعل ولا حرج وقال آخر نحرت قبل أن أرمى قال افعل ولا حرج...... وله أنّ التاخير عن المكان يوجب الدم فيما إذا جاوز الميقات غير محرم فكذا التاخير عن الزمان قياسًا، والجامع كون التاخير نقصانًا والمراد بالحرج المنفى الاثم بدليل أنّه قال: لم اشعر، فعذرهم لعدم العلم بالمناسك قبل ذٰلك وقوله عليه السلام خذوا عنّى مناسككم يفيد الوجوب. (البحر الرائق: (۲۴/۳) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

وقال ابن جبير أنّه واجب وإليه ذهب جماعة من العلماء وبه قال أبو حنيفة و مالك، وأولوا قوله ولا حرج على دفع الإثم لجهله دون الفدية، ويدل على هٰذا أن ابن عباس روى مثل هٰذا الحديث وأوجب الدم فلولا أنّه فهم ذٰلك وعلم أنّه المراد، لما أمر بخلافه. (مرقاة المفاتيح: (۳۶۳/۵) كتاب المناسك، باب ، الفصل الأوّل: ترتيب أفعال يوم النحر سنة أو واجب؟ ط: مكتبة امداديه ملتان)

# ترکہ کی تقسیم سے پہلے حج بدل کرانا

ترکہ کی تقسیم سے پہلے حج بدل کرانا جائز نہیں، البتہ اپنے حصہ میں سے یا جو بالغ وارث راضی ہوں، ان کے حصہ میں سے حج بدل کرا سکتے ہیں، نابالغوں کے حصہ میں سے حج بدل کرانا جائز نہیں ہے، ان کا حصہ علیحدہ کر کے رکھنا ضروری ہے۔(۱)

# تصرف کا اختیار ہے

اگر کوئی شخص خود مال کا مالک نہیں البتہ اس کو کسی کے مال پر تصرف کرنے کا اختیار ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا، مثلاً ماں باپ کو بیٹے کے مال پر تصرف کا اختیار ہے لیکن بیٹے نے ماں یا باپ کو اپنے مال کا مالک نہیں بنایا تو ماں یا باپ پر اس تصرف کے اختیار کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا۔(۲)

# تصویر

''حج میں تصویر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۱۹)

---

(۱) لایجوز التصرف فی مال غیره بلاإذنہ ولا ولایته . (الدر المختار مع الرد : (۶/۲۰۰) کتاب الغصب ، مطلب فیما یجوز من التصرف بمال الغیر بدون إذن صریح ، ط: سعید )

ولایجوز لأحدهما أن یتصرف فی نصیب الآخر إلّا بأمره ، وکل واحد منهما کالأجنبی فی نصیب صاحبه . (عالمگیری : (۲/۳۰۱) کتاب الشرکة ، الباب الأوّل ، ط : رشیدیه )

ویکره اتخاذ ضیافة من الطعام من أهل المیت ...... ولاسیّما إذا کان فی الورثة صغار أو غائب. ( شامی : (۲/۲۴۰) کتاب الصلاة ، باب الجنائز ، ط: سعید )

(۲) ولاتثبت الاستطاعة بالعاریة والإباحة ، فلو بذل الابن لأبیه الطاعة وأباح له الزاد والراحلة لایجب علیه الحج . (غنیة الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن )

إرشاد الساری : (ص: ۶۱ ، ۶۲) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: مکتبه امدادیه مکة المکرّمة .

البحر العمیق : (۱/۳۸۵) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی : الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة.

## تصویر بنانا

حج کے دوران گناہوں کے کام کرنے سے حج کے ثواب میں ضرور خلل آئیگا کیونکہ حدیث شریف میں ’’حج مبرور‘‘ کی فضیلت آئی ہے، اور ’’حج مبرور‘‘ اس حج کو کہا جاتا ہے جس میں گناہوں سے اجتناب کیا جاتا ہے، اگر حج میں کسی گناہ کا ارتکاب کیا جائے گا تو ’’حج مبرور‘‘ نہیں رہیگا، اور جاندار کی تصویر بنانا اور بنوانا ناجائز اور حرام ہے، اس لئے احرام باندھتے وقت، ائیر پورٹ میں داخل ہوتے وقت، ملاقات کے وقت، قربانی کے وقت، حرم اور غار ثور، اور غار حراوغیرہ میں تصویر کھینچوانا ناجائز اور حرام ہے، اور اس میں تفاخر اور ریا کاری بھی ہے، حج سے واپس آنے کے بعد یہ تصاویر اپنے دوست واحباب کو دکھاتے پھیریں گے، اور ریا کاری سے اعمال کا ثواب ضائع ہوجاتا ہے۔(۱)

## تعمیر بیت اللہ کا حکم

’’بیت اللہ تعمیر کرنے کا حکم‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۱۱)

---

(۱) وفی الخلاصة وتكره التصاوير على الثوب صلّى فيه أو لا ، انتهٰى ، وهٰذه الكراهة تحريمية ، وظاهر كلام النووى فى شرح مسلم ، الإجماع على تحريم تصوير الحيوان وقال : وسواء صنعه لما يمتهن أو لغيره ، فصنعته حرام بكل حال ؛ لأنّ فيه مضاهاة لخلق الله تعالىٰ وسواكان فى ثوب أو بساط أو درهم وإناء وحائط وغيرها ، فينبغى أن يكون حراما لامكروهًا ، إن ثبت الإجماع أو قطعية الدليل بتواتره ...... ( شامى : ( ۱/ ٦٤٧ ) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ،ط : سعيد )

☜ عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : " أشد النّاس عذاباً عند الله المصورون " . ( مشكاة المصابيح : ( ص: ۳۸۵ ) كتاب اللباس ، باب التصاوير ، ط: قديمى .

☜ شرح النووى على الصحيح لمسلم : ( ۲/ ۲۰۱ ) كتاب اللباس ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان ، ط: قديمى .

# تکیہ

احرام کی حالت میں تکیہ پر منہ کے بل لیٹنا مکروہ ہے، اور سر یا رخسار کا تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔(۱)

# تل

☆احرام کی حالت میں تل کا تیل زخم پر یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن پر لگانا، ناک اور کان میں ٹپکانا جائز ہے اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوتا۔(۲)

☆تل کا خالص تیل اگر ایک بڑے عضو یا اس سے زیادہ پر خوشبو کے طور پر لگایا تو دم واجب ہے، اور اگر اس سے کم پر لگایا تو صدقہ واجب ہے، اور اگر اس کو

---

(۱) ویکره کب وجهه علی وسادة بخلاف خدیه، وکذا وضع رأسه علیها، فإنّه وإن لزم منه تغطیة بعض وجهه أو رأسه الا أنّه رفع تکلیفه لدفع الحرج، فإنّه الهیئة المستحبة فی النوم بخلاف کب الوجه. (غنیة الناسک: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۷۲) باب الإحرام، فصل فی مکروهاته، ط: المکتبة الإمدادیه مکّة المکرّمة.

شامی: (۲/۴۸۸) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم، ط: سعید.

(۲) وأکل زیت، و الشیرج، واستعاطهما، والتداوی بهما وإقطارهما فی أذنیه، والإدهان بما سواهما من کل دهن لاطیب فیه، والسمن والشحم والألیة. (غنیة الناسک: (ص: ۹۳) باب الإحرام، فصل: فی مباحات الإحرام، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۷۶) باب الإحرام، فصل فی مباحاته، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

الدر مع الرد: (۲/۵۴۶) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

وأیضًا فیه: أو ادهن بزیت أو حل بفتح المهملة، الشیرج ولو کانا خالصین لأنهما أصل الطیب)، باعتبار أنّه یلقی فیهما الأنوار کالورد والبنفسج فیصیران طیبًا، ولایخلوان عن نوع طیب. (الدر مع الرد: (۲/۵۴۶) کتاب الحج، باب الجنایا ت، ط: سعید)

إرشاد الساری: (ص: ۴۵۸، ۴۵۹) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثانی فی الطیب، فصل: فی الدهن، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

غنیة الناسک: (ص: ۲۴۸، ۲۴۹) باب الجنایات، الفصل الأوّل فی الطیب، مطلب فی الادهان، ط: إدارة القرآن.

کھالیا یا دوا کے طور پر لگایا تو کچھ بھی واجب نہیں ہے۔(۱)

☆ اگر تل کے تیل میں خوشبو ملی ہوئی ہے جیسے گلاب یا چمیلی وغیرہ کے پھول ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس کو روغن گلاب کہتے ہیں یا اور کوئی خوشبو ملائی گئی ہے، اور اس کو ایک کامل عضو پر لگایا گیا ہے تو دم واجب ہوگا، اور اگر اس سے کم پر لگایا تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۲)

## تلاوت کرنا سعی میں

سعی میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز ہے۔(۳)

## تلبیہ

”لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیْکَ لَکَ“

ترجمہ: میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔

---

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۲، فی الصفحة رقم: ۲۶۴. (وأكل زيت، و الشيرج،)

(۲) والواجب دم علی محرم بالغ ولو ناسيًا ان طيب عضوًا...... او ستر رأسه يومًا كاملاً، أوليلة كاملة وفی الأقل صدقة. (الدر المختار مع الرد: (۲/۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۴۵۸، ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطيب ، فصل فی الدهن ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۴۸ ، ۲۴۹ ) باب الجنايات ، الفصل الأوّل فی الطيب ، مطلب فی الادهان ، ط: إدارة القرآن .

(۳) وجاز فيهما أكل و بيع وإفتاء و قراء ة لكن الذكر أفضل منها . ( الدر المختار مع الرد : (۲/۴۹۷ ) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد )

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵ ) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی مباحاته ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗁 غنية الناسک: (ص : ۱۳۵ ) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل: فی مباحاته، ط: إدارة القرآن.

اس دعا کو ’’تلبیہ‘‘ کہتے ہیں، اسے پڑھنے کو تلبیہ پڑھنا کہتے ہیں۔(۱)

عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے، صرف اس قدر زور سے پڑھے کہ خود سن لے۔(۲)

## تلبیہ ان پڑھ کیسے پڑھے

’’ان پڑھ تلبیہ کیسے پڑھے‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۵۴)

## تلبیہ ان جگہوں میں بھی پڑھیں

مسجد حرام، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن مسجد میں زور سے نہ پڑھیں۔(۳)

---

(۱، ۲) (ثمّ یلبّی)...... وھی المذکورۃ بقولہ: (لبیک اللّٰھمّ لبیک)...... لبیک لا شریک لک)...... (لبیک، ان الحمد والنعمۃ)...... (لک)...... (والملک)...... (لاشریک لک)...... (ویستحب ان یرفع بھا) أی بالتلبیۃ (صوتہ)...... (إلا أن یکون فی مصر)...... (أو امرأۃ) فإنّھا لا ترفع صوتھا بھا، بل تُسمع نفسھا لاغیر. (مناسک الملاعلی قاری (إرشاد الساری: (ص: ۱۴۱، ۱۴۶، ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبیۃ ان تکون باللسان، ط: الإمدادیۃ مکّۃ المکرّمۃ)

غنیۃ الناسک: (ص: ۷۳) باب الإحرام، فصل فی کیفیۃ الإحرام، ط: إدارۃ القرآن.

الھندیۃ: (۱/۲۲۳) کتاب المناسک، الباب الأوّل، وأمّا شرطہ، فالنیۃ الخ، ط: رشیدیہ.

المحیط البرھانی: (۳/۳۹۸) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: إدارۃ القرآن.

شامی: (۲/۴۸۳، ۴۸۴، ۴۹۱) کتاب الحج، فصل فی صفۃ الإحرام الخ، ط: سعید.

البحر: (۲/۳۲۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

(۳) ویلبی فی مسجد مکّۃ ومنی و عرفات، وبعدہ فی مسجد مزدلفۃ ولکن لایرفع صوتہ، بھا بحیث یشوش علی مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذٰلک الخ. (غنیۃ الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی کیفیۃ الإحرام، ط: إدارۃ القرآن)

مناسک الملاعلی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبیۃ أن تکون باللسان، ط: الإمدادیۃ مکّۃ المکرّمۃ.

البحر: (۲/۳۳۵، ۳۳۸، ۳۳۹) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

## تلبیہ ان حالات میں بھی پڑھے

حالات بدلتے وقت مثلاً صبح شام، اٹھتے بیٹھتے، باہر جاتے وقت، اندر آتے وقت، لوگوں سے ملاقات کے وقت، رخصت کے وقت، سوکر اٹھتے وقت، سوار ہوتے وقت، سواری سے اترتے ہوئے، بلندی پر چڑھتے وقت، نشیب میں اترتے ہوئے، وغیرہ اوقات میں تلبیہ پڑھنا مستحب اور مؤکد ہے یعنی اور مستحبات کے مقابلہ میں اس کی تاکید زیادہ ہے۔(۱)

## تلبیہ اور تکبیر تشریق میں سے کس کو پہلے پڑھے

''ایام تشریق میں تکبیر پہلے یا تلبیہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۸)

## تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا

تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے، لیکن اتنی زیادہ بلند آواز سے نہیں کہ جس سے اپنے آپ کو یا نمازیوں کو یا سونے والوں کو تکلیف ہو۔(۲)

---

(۱) والتلبية مره شرط ...... والإكثار منها مستحب في كل حال قائما و قاعدًا ومضطجعًا وماشيا وراكبا ونازلا وواقفا و سائرًا و طاهرًا ومحدثا و جنبا وحائضًا ، ويتأكد استحباب إكثارها عند تغير الأحوال والازمان ، وكلما علا شرفا ، أو هبط واديا ، أو لقى ركبانا، وعند إقبال الليل و النهار وبالأسحار وبعد المكتوبات اتفاقا الخ . ( غنية الناسك : ( ص: ٧٥ ) باب الإحرام ، فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية الخ ، ط: إدارة القرآن )

▭ الهندية : ( ١/ ٢٢٣ ) كتاب المناسك ، الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيديه .

▭ المحيط البرهاني: (٣/ ٣٩٩) كتاب المناسك، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

▭ شامي: (٢/ ٤٩١) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب فيما يحرم على المحرم، ط: سعيد.

(٢) ويسن أن يرفع صوته بالتلبية بشدة من غير أن يبلغ الجهد في ذٰلک کی لایتضرر...... ويستحب للرجل في التلبية كلّها، بل يسن أن يرفع الصوت بشدة لكن من غير ان يجهد نفسه =

# تلبیہ پڑھنا بھول گیا

اگر کسی نے میقات سے پہلے عمرہ یا حج کا احرام باندھ لیا اور تلبیہ پڑھنا بھول گیا اور میقات میں داخل ہونے کے بعد تلبیہ شروع کیا تو اس پر دم لازم ہوگا کیونکہ حج یا عمرہ کی صرف نیت کرنا اور تلبیہ کے بغیر احرام میں داخل ہونا معتبر نہیں۔(۱)

---

= كيلا يتضرر...... ولكن لايرفع صوته بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاكر أو نحو ذٰلك . ( غنية الناسك : (ص: ۷۵ ) باب الإحرام ، فصل فى كيفية الإحرام و صفة التلبية الخ ، ط: إدارة القرآن )

▭ شامى : ( ۲/۴۹۱ ) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، قبيل : مطلب فى حديث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعيد .

▭ الهندية : ( ۱/۲۲۳ ) كتاب المناسك ، الباب الثالث فى الإحرام ، ط: رشيديه .

▭ مناسك الملاعلى قارى ( إرشاد السارى ) : (ص: ۱۴۷ ) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمداديه مكّة المكرّمة .

(۱) شرائط صحته ( أى صحة الإحرام ) الإسلام ...... والنية والذكر ( والأولىٰ أن يقول : والتلبية أو مايقوم مقامها من الذكر ...... وفيه : أن النيّة والتلبية نفس الإحرام وحقيقته لا شرطه ، بل الإحرام شرط للنسك ، والنية من فرائض الإحرام ...... وكذا التلبية أو مايقوم مقامها من فرائض الإحرام عند أصحابنا ؛ لأنّهم صرّحوا أنه لايدخل فى الإحرام بمجرد النيّة ، بل لا بد من التلبية أو مايقوم مقامها ، حتٰى لو نوى ولم يلبّ لايصير محرمًا ، وكذا لو لبّى ولم ينو ...... وعلى المذهب بأن يكون شارعًا عند وجودهما هل يصير محرما بالنية والتلبية جميعًا أو بأحدهما بشرط وجود الآخر ؟ فالمعتمد ماذكره حسام الدين الشهيد أنّه يصير شارعًا بالنية لكن عند التلبية لا بالتلبية ، كما يصير شارعًا فى الصلاة بالنية لكن عند التكبير لا بالتكبير . ( إرشاد السارى : (ص: ۱۲۵ ، ۱۲۶ ) باب الإحرام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة )

▭ ( و جاز وقته ) ظاهر ما فى النهر عن البدائع اعتبار الارادة عند المجاوزة ( ثم احرم لزمه دم ، كما إذا لم يحرم . ( الدر المختار مع رد المحتار : ( ۲/۵۷۹ ، ۵۸۰ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد )

▭ الهندية : ( ۱/۲۵۳ ) كتاب المناسك ، الباب العاشر فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: رشيديه .

▭ البحر : ( ۳/۴۸ ) كتاب الحج ، باب مجاوزة المقيات بغير إحرام ، ط: سعيد .

## تلبیہ پڑھنے والے کو سلام کرنا

اگر کوئی شخص تلبیہ پڑھ رہا ہے تو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔(۱)

## تلبیہ تین بار کہنا چاہیئے

جب بھی تلبیہ کہے تو تین بار کہنا چاہیئے، اور مسجد میں اتنی بلند آواز سے نہ کہے کہ نمازیوں کو تشویش ہو، اور عورتیں آہستہ آواز سے کہیں۔(۲)

## تلبیہ چھوڑنا

اگر احرام باندھتے وقت تلبیہ کی جگہ کوئی دوسرا ذکر کرلے تب بھی احرام صحیح

---

(۳) ولو ردّ السلام فی خلالها جاز ...... لكن فی رد المحتار وغيره : ان المشتغل بالتلبية أو الذكر لايجب عليه رد السلام ، بل كل محل لايشرع فيه السلام لايجب رده اهـ ولكن يكره لغيره أن يسلم عليه حالة التلبية . ( غنية الناسک : ( ص: ۷۴ ) باب الإحرام ، فصل فی كيفية الإحرام وصفة التلبية الخ ، ط: إدارة القرآن )

مناسک الملا علی قاری ( إرشاد الساری ) : (ص: ۱۴۴ ) باب الإحرام ، فصل : وشرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

شامی: (۲/ ۴۹۱) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ، ط: سعيد.

(۲) وقال أيضًا : ويستحب تكرارها فی كل مرّة ثلاثًا علی الولاء ...... ( قوله : رافعا صوته بها ) الا أن يكون فی مصر أو امرأة ، لباب ، زاد شارحه : أوفی المسجد لئلا يشوش علی المصلين والطائفين . ( شامی : ( ۲/ ۴۹۱ ) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبيل : مطلب فی حديث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعيد )

غنية الناسک : (ص: ۷۴ ، ۷۶ ) باب الإحرام ، فصل فی كيفية الإحرام وصفة التلبية الخ ، ط: إدارة القرآن.

وأيضًا فيه : ( ص: ۹۴ ) باب الإحرام ، فصلی فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

مناسک الملا علی قاری ( إرشاد الساری ) : (ص: ۱۴۴ ) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

ہو جائے گا لیکن تلبیہ چھوڑنا مکروہ ہے۔(۱)

## تلبیہ دوسری زبان میں

تلبیہ اردو، فارسی، ترکی، بنگالی سب زبانوں میں جائز ہے مگر عربی میں پڑھنا افضل ہے۔(۲)

## تلبیہ دوسرے کو کہلوانا

حج کے ایام میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ بس میں سوار ایک آدمی تلبیہ پڑھتا ہے اور باقی سب حاجی بلند آواز سے اسی کی تکرار کرتے ہیں، اگر یہ عوام کی آسانی کے لئے کیا جاتا ہے تاکہ ان کو تلبیہ یاد ہو جائے اور پڑھنے میں آسانی ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، ورنہ آواز ملا کر تلبیہ کہنا مناسب نہیں بلکہ ہر آدمی اپنے اپنے طور پر پڑھتا

---

(۱) وأمّا النقص فقال المصنف أنّه لا يجوز وقال ابن الملک فی شرح المجمع أنّه مکروہ اتفاقا والظاهر أنها کراهة تنزیهیة لما أنّ التلبیة إنّما هی سنة فإنّ الشرط إنّما هو ذکر اللّٰه تعالیٰ فارسیا کان أو عربیًا ، هو المشهور عن أصحابنا ، وخصوص التلبیة سنة فإذا ترکها أصلًا ارتکب کراهة تنزیهیة الخ . ( البحر : (۲/۳۲۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید )

☜ فتح القدیر : ( ۲/۳۴۳ ، ۳۴۴) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشیدیه .

☜ شامی : ( ۲/۴۸۳ ) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید .

☜ غنیة الناسک : (ص: ۷۶ ) باب الإحرام ، فصل : فیما یقوم مقام التلبیة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) لکن بشرط مقارنتها بذکر یقصد به التعظیم کتسبیح و تهلیل ولو بالفارسیة وإن أحسن العربیة والتلبیة علی المذهب، قال فی الرد: (قوله: ولو بالفارسیة) أی أو غیرها کالترکیة والهندیة، کما فی اللباب، وأشار إلی أنّ العربیة أفضل کما فی الخانیة. (شامی: (۲/۴۸۳) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید)

☜ مناسک الملاعلی قاری ( إرشاد الساری ) : (ص: ۱۴۴ ) باب الإحرام فصل و شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☜ الفتاوٰی الخانیة علی هامش الهندیة : ( ۱/۲۸۵ ) کتاب الحج ، بعد قوله : والمواقیت خمسة الخ ، ط: رشیدیه )

☜ غنیة الناسک : (ص: ۷۶ ) باب الإحرام ، فصل فیما یقوم مقام التلبیة ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر : ( ۲/۳۲۲ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

رہے تاکہ دوسرے لوگوں کو تشویش نہ ہو۔(۱)

## تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے

☆ حج یا عمرہ کا احرام باندھتے وقت نیت کے بعد تلبیہ یعنی پوری لبیک کا زبان سے کہنا شرط ہے، اگر دل سے کہہ دیا تو کافی نہ ہوگا۔(۲)

☆ گونگے کو زبان ہلانی چاہیئے اگر الفاظ ادا نہیں کرسکتا۔(۳)

## تلبیہ سعی میں

عمرہ اور حج تمتع کرنے والے صفا، مروہ کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھیں۔(۴) البتہ حج قران کرنے والے اگر طواف قدوم کے بعد سعی کریں تو تلبیہ پڑھ سکتے ہیں۔

---

(۱) وإذا لبّى يستحب أن يخفض صوته...... وإذا كانوا جماعة لايمشى أحد على تلبية الآخر، بل كل إنسان يلبى بنفسهٖ...... ويلبى فى مسجد مكة ومنٰى وعرفات، وبعده فى مسجد مزدلفة، ولكن لايرفع صوته بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاكر، أو نحو ذٰلک. (غنية الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فى كيفية الإحرام و صفة التلبية، ط: إدارة القرآن)

🗀 (وإذا كانوا جماعة) وأقلّها هنا اثنان...... (لايمشى أحد على تلبية الآخر) لأنّه يشوش الخواطر، ويفوت كما لسمع الحاضر (بل كل انسان يلبى بنفسه) أى منفرد بصوته (دون أن يمشى على صوت غيره) أى على وجه المعية لا الشبهية. (مناسک الملا على قارى (إرشاد السارى): (ص: ۱۴۶) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 وقال أيضًا...... وإذا كانوا جماعة لايمشى أحد على تلبية الآخربل كل انسان يلبى بنفسهٖ...... (قوله: رافعا صوته بها) الا أن يكون فى مصر أو امرأة ، لباب ، زاد شارحه : أو فى المسجد لئلا يشوش على المصلين و الطائفين . (شامى : (۲/۴۹۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، قبيل: مطلب : فى حديث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعيد)

(۲) وشرط التلبية أن تكون باللسان ، فلو ذكرها بقلبه لم يعتد بها...... والأخرس يلزمه تحريک لسانه. (غنية الناسک: (ص: ۷۴، ۷۵) باب الإحرام، فصل فى كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: سعيد)

🗀 شامى : (۲/۴۸۳) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

🗀 مناسک الملا على قارى (إرشاد السارى) : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل : وشرط التلبية أن تكون باللسان الخ ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۴) ويلبى فى السعى الحاج ان سعى بعد طواف القدوم لا المعتمر . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن) =

# تلبیہ طواف میں پڑھنا

طواف کے دوران تلبیہ پڑھنا درست نہیں ہے۔(۱) البتہ طواف قدوم میں اور رمی سے پہلے طواف زیارت کرنے کی صورت میں تلبیہ پڑھنے کی گنجائش ہے۔

# تلبیہ عرفات میں

عرفات میں تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۲)

---

= ☜ ويقطع التلبية إذا ابتدأ بالطواف. (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل في كيفية أداء التمتّع ، ط: إدارة القرآن)

☜ (ويلبی) أی حال إحرامه (فی مسجد مكّة)...... (ومنی)...... (لا فی الطواف)...... (وسعی العمرة) أی ولا فی سعی العمرة، فإن التلبية تقطع بأول شروعه فی طوافها، وأمّا ما أطلق بعضهم من أنّه لا يلبّی حالة السعی، فمتعين حمله على سعی العمرة أو سعی الحجّ إذا أخره، وأمّا ما صرّح به فی "الأصل" من أنّه يلبّی فی السعی، فيحمل على سعی الحج إذا قدمه. (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ شامی : (۵۳۷/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد.

☜ و فيه أيضًا : (۵۰۰/۲) ، و : (۵۱۳/۲) كتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، مطلب فی السعی بين الصفا والمروة ، ط: سعيد.

(۱) (لا فی الطواف) أی لايلبّی حال طوافه مطلقا ؛ لأنّ اشتغاله حينئذٍ بالأدعية المأثورة أفضل ، وهٰذا إذا أريد به طواف القدوم ، أو طواف الفرض على فرض تقديمه على الرمی ، وإلا فلاتلبية فی طواف العمرة ولا فی طواف الفرض بعد الرمی. (مناسک الملاعلی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: إدارة القرآن)

☜ غنية الناسک: (ص: ۷۵، ۷۶) باب الإحرام، فصل فی كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر : (۳۴۵/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد.

☜ شامی: (۵۱۳/۲) كتاب الحج، فصل فی صفة الإحرام، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعيد.

(۲) (ويلبی) أی حال إحرامه (فی مسجد مكّة) الظاهر أنّه من غير رفع صوت مبالغ يشوش على المصلين والطائفين...... (ومنى)...... (وعرفات) وكذا بعده فی مزدلفة إلى أن يرمی. (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان الخ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی كيفية الإحرام و صفة التلبية، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر: (۳۳۸/۲، ۳۳۹) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

## تلبیہ عمرہ میں کب تک پڑھے

تلبیہ عمرہ میں عمرہ کا طواف شروع کرنے تک پڑھا جاتا ہے اس کے بعد نہیں۔(۱)

## تلبیہ عورت آہستہ پڑھے

عورتوں کے لئے بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا منع ہے، اس لئے تلبیہ آہستہ آواز سے پڑھیں۔(۲)

## تلبیہ عورت زور سے نہ پڑھے

عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے، صرف اس قدر زور سے پڑھے کہ خود سن لے۔(۳)

## تلبیہ کا حکم

احرام باندھتے وقت تلبیہ یا کوئی ذکر ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اس کو

---

(۱) وقید بالمحرم بالحج؛ لأنّ العتمر یقطع التلبیة إذا استلم الحجر ؛ لأن الطواف رکن العمرة فیقطع التلبیة قبل الشروع فیها. (شامی: (۲/۵۱۳) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

☜ مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری ) : (ص: ۱۴۷ ) باب الإحرام ، فصل شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☜ و فیه أیضًا : (ص: ٦۵۵ ) باب العمرة ، صفة العمرة إجمالاً ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۹۹ ) باب العمرة ، فصل فی کیفیة أداء العمرة ، ط: إدارة القرآن .

(۲،۳) (قوله: رافعا صوته بها) الا أن یکون فی مصر أو امرأة . ( شامی : ( ۲/۴۹۱ ) کتاب الحج، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعید )

☜ غنیة الناسک: (ص: ۷۴، ۷٦) باب الإحرام، فصل فی کیفیة الإحرام و صفة التلبیة، ط: إدارة القرآن.

☜ (ویستحب أن یرفع بها ) أی بالتلبیة ( صوته ) ...... ( الا أن یکون فی مصر ) ...... ( أو امرأة ) فإنّها لاترفع صوتها بها ، بل تسمع نفسها لا غیر . ( مناسک الملا علی قاری ( إرشاد الساری ): (ص: ۱۴۷ ) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

بار بار پڑھنا سنت ہے، جب تلبیہ کہے تو تین مرتبہ کہے۔(۱)

## تلبیہ کتنی مرتبہ پڑھے

احرام باندھتے وقت تلبیہ یا کوئی ذکر ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے، اور اس کو بار بار پڑھنا سنت ہے، جب تلبیہ کہے تو تین مرتبہ کہے۔(۲)

## تلبیہ کہاں بند کیا جائے

☆ عمرے کے احرام کی نیت کرکے تلبیہ پڑھنا شروع کرے اور طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا ختم کردے، طواف کے دوران تلبیہ نہ پڑھے۔(۳)

---

(۱،۲) (والتلبية مرة فرض) وهو عند الشروع لا غير (وتكرارها سنة)...... (وعند تغير الحالات)...... (مستحب مؤكد)...... (ويستحب أن يكرر التلبية فى كل مرة) أى إذا شرعها ثلاثا الخ. (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۴) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۷۴، ۷۵) باب الإحرام، فصل فى كيفية الإحرام و صفة التلبية الخ، ط: إدارة القرآن.

🗁 (ثمّ لبّى دبر صلاته ناويا بها) بالتلبية (الحج) بيان للأكمل والا فيصح الحج بمطلق النية ولو بقلبه، لكن بشرط مقارنتها بذكر يقصد به التعظيم كتسبيح و تهليل ولو بالفارسية...... (وزد) ندبا (فيها)...... (ولا تنقص) منها فإنّه مكروه أى تحريما لقولهم انها مرة شرط والزيادة سنة، قال تحته فى الرد: (قوله: بذكر يقصد به التعظيم) أى ولو مشوبا بالدعاء على الصحيح، شرح اللباب، وفى الخانية: ولو قال: اللّٰهم ولم يزد...... والحاصل ان اقتران النيّة بخصوص التلبية ليس بشرط، بل هو السنة، وإنّما الشرط اقترانها بأى ذكر كان...... (قوله: تحريما لقولهم إنّها مرة شرط)...... ولايخفى ما فيه فإنّه إن أراد أن الشرط خصوص الصيغة المارة ففيه ان ظاهر المذهب كما فى الفتح أنّه يصير محرما بكل ثناء و تسبيح وقد مرّ...... وقول من قال انها شرط، مراده ذكر يقصد به التعظيم لا خصوصها اهـ. (شامی: (۲/۴۸۳، ۴۸۴) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد)

(۳) ( وهى ) العمرة ( لاتخالف الحج الا فى أمور ) ...... ( العاشر : ) أنّه يقطع التلبية عند الشروع فى طوافها ) أى فى أصحّ الروايات ، بخلاف الحج المفرد أو القارن ، فإنّه لايقطع التلبية الا فى أوّل رمى جمرة العقبة. (مناسک الملا علی القاری (إرشاد الساری): (ص: ۶۵۳، ۶۵۴) باب العمرة، الأمور الّتى تخالف العمرة فيها الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة) =

☆ حج تمتع میں احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا رہے اور دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کے وقت پہلی کنکری مارنے سے پہلے تلبیہ ختم کر دے، اس کے بعد تلبیہ نہ پڑھے۔(۱)

☆ حج افراد یا حج قران کا احرام باندھنے کی صورت میں نیت کے بعد سے تلبیہ پڑھے اور طواف کے دوران تلبیہ نہ پڑھے البتہ طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی میں تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔(۲)

---

= والسنة الإحرام بالتلبية...... وإن أراد العمرة ينويها بقلبه ويذكرها بلسانه...... والتلبية مرة شرط، وهو عند الإحرام لا غير، والزيادة على المرة سنة والإكثار منها مستحب. (غنية الناسک: (ص: ۷۳، ۷۵) باب الإحرام، فصل: فی كيفية الإحرام وصفة التلبية الخ، ط: إدارة القرآن)

وفيه أيضًا : و أمّا سننها فما ذكرنا فی الحج غير أنّه إذا استلم الحجر الأسود يقطع التلبية عند أوّل شوط من الطواف عند عامة العلماء ، ...... فصل فی كيفية أداء العمرة . ( غنية الناسک: (ص: ۱۹۷ ، ۱۹۹ ) باب العمرة ، وتسمى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن)

شامی : ( ۲/۵۳۷ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۱) (ورمی جمرة العقبة من بطن الوادی)...... ( سبعا خذفا ) ...... ( وكبر بكل حصاة ) ...... (منها وقطع التلبية بأوّلها ) قال تحته فی الرد : ( قوله : وقطع التلبية بأوّلها ) أی فی الحج الصحيح والفاسد مفردا أو متمتّعا أو قارنا. (شامی: (۲/۵۱۲، ۵۱۳) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعيد)

البحر : ( ۲/۳۴۵ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

الهندية : ( ۱/۲۳۱ ) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۲) ويلبّی...... فی مسجد مكة...... ومنی ...... وعرفات ...... لا فی الطواف ...... وسعی العمرة ، أی و لا فی سعی العمرة ، فإنّ التلبية تقطع بأوّل شروعه فی طوافها ، وأمّا ما أطلق بعضهم من أنّه لا يلبّی حالة السعی فمتعين حمله على سعی العمرة أو سعی الحج إذا أخّره ، وأمّا ما صرّح به فی " الأصل " من أنّه يلبی فی السّعی ، فيحمل على سعی الحج إذا قدّمه . ( إرشاد الساری : (ص: ۱۴۷ ) باب الإحرام ، فصل : وشرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة )

غنية الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی كيفية الإحرام و صفة التلبية، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۲/۴۹۱ ) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبيل : مطلب فی حديث: " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعيد .

☆اگر کسی نے آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ لیا ہے اور منیٰ کو جانے سے پہلے صفامروہ کی سعی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے سعی سے پہلے ایک نفلی طواف کرنا ضروری ہے۔(۱)

پھر اس طواف کے بعد سعی کے دوران تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔(۲)

## تلبیہ کہاں پڑھا جائے

☆عمرہ میں احرام کی نیت کرنے کے بعد سے طواف شروع کرنے سے پہلے تک تلبیہ پڑھے، طواف شروع کرنے کے بعد تلبیہ نہ پڑھے۔(۳)

---

(۱) ثمّ إن أراد (أی المکی ومن بمعناه) تقديم السعی علی طواف الزيارة ...... يتنفل بطواف (لأنّه ليس للمکی ومن فی حکمه طواف القدوم الّذی هو سنة للآفاقی ، فيأتی المکی بطواف نفل) بعد الإحرام بالحج (أی ليصح سعيه ......) يضطبع فيه (أی فی جميع أشواط طوافه قدومًا أو نفلاً) ويرمل (أی فی الثلاثة الأوّل) ثم يسعی بعده . (إرشاد الساری : (ص: ۲۶۵) باب الخطبة ، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة)

▭ شامی : (۵۰۰/۲) کتاب الحج ، مطلب فی السعی بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

▭ البحر العميق: (۱۸۳۲/۳) الباب الثانی عشر، فی الأعمال المشروعة يوم النحر، الرابع: من الأعمال المشروعة يوم النحر ، طواف الإفاضة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المکتبة المکيّة.

(۲) انظر إلی الحاشية، رقم: ۲، علی الصفحة السابقة: ۲۷۵. (ويلبّی...... فی مسجد مکة......)

(۳) (وأمّا فرائضها) أی مجملة (فالطواف والنية) ...... (والإحرام) وفيها فرضان ، وهما النية والتلبية کما فی إحرام الحج . (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری) : (ص: ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة)

▭ و فيه أيضًا : (ويلبّی) ...... (فی مسجد مکّة) ...... (لا فی الطواف) أی لايلبّی حال طوافه مطلقا الخ . (مناسک الملا علی القاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تکون باللسان ، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل فی کيفية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

▭ الهندية : (۲۳۷/۱) کتاب المناسک ، الباب السادس فی العمرة ، ط: رشيديه .

▭ شامی : (۵۳۷/۲) کتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

▭ الهندية : (۲۳۱/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

☆حج تمتع میں احرام باندھنے کے بعد سے دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کے وقت پہلی کنکری مارنے کے وقت تک تلبیہ پڑھے اس کے بعد نہ پڑھے۔(۱)

☆حج افراد اور حج قران میں احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھے، اور طواف کے دوران تلبیہ نہ پڑھے، البتہ طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی کے دوران تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔(۲)

☆اگر کسی نے آٹھویں ذی الحجہ کا احرام باندھنے کے بعد منی جانے سے پہلے صفا مروہ کی سعی کرنا چاہی تو اس کے لئے سعی سے پہلے ایک نفلی طواف کرنا ضروری ہے، پھر اس طواف کے بعد سعی کے دوران تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔(۳)

## تلبیہ کے درمیان بات نہ کرے

تلبیہ پڑھتے وقت درمیان میں بات چیت نہ کرے۔(۴)

## تلبیہ مزدلفہ میں

مزدلفہ میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو

---

(۱) انظر إلى الحاشية، رقم: ۱، فی الصفحة رقم: ۲۷۵. ((ورمی جمرة العقبة من بطن الوادی)......)

(۲) انظر إلى الحاشيتين السابقتين: ۱،۲. على الصفحة السابقة، رقم: ۲۷۵.

(۳) انظر إلى الحاشيي السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۷۶. (ثمّ إن أراد (أی المکی)

(۴) ويستحب أن يكرر التلبية ثلاثًا، وأن يوانی بين الثلاث، ولا يقطعها بكلام أو غيره. (غنية الناسک: (ص: ۷۴) باب الإحرام، فصل فی كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: إدارة القرآن)

شامی: (۲/۴۹۱) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، قبيل مطلب فی حديث: "أفضل الحج العج والثج"، ط: سعيد.

مناسک الملا علی القاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۴) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

تکلیف نہ ہو۔(۱)

## تلبیہ مسجد میں

تلبیہ مسجد حرام میں بھی پڑھیں، لیکن زور سے نہ پڑھیں تا کہ دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔(۲)

## تلبیہ مل کر کہنا

اگر چند آدمی ایک ساتھ ہیں تو ایک ساتھ مل کر تلبیہ نہ کہیں بلکہ ہر آدمی الگ الگ تلبیہ کہے۔(۳)

---

(۱) ویلبی فی مسجد مکّة ومنی و عرفات ، وبعده فی مسجد مزدلفة ولکن لایرفع صوته ، بها بحیث یشوش علی مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذٰلک الخ . (غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۲/۵۰۸) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی إجابة الدعاء ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/۲۳۰) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

مناسک الملا علی القاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۲) ویلبی فی مسجد مکّة ومنی و عرفات ، وبعده فی مسجد مزدلفة ولکن لایرفع صوته ، بها بحیث یشوش علی مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذٰلک الخ . (غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی القاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

شامی : (۲/۴۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعید .

(۳) وإذا کانوا جماعة لایمشی أحد علی تلبیة الآخر، بل کل انسان یلبی بنفسہ. (غنیة الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی کیفیة الإحرام وصفة التلبیة الخ ، ط:إدارة القرآن)

مناسک الملاعلی قاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۶) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۲/۴۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : " أفضل الحج العج والثع " ، ط: سعید.

## تلبیہ منی میں

منی میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

## تلبیہ نماز کے بعد بھی پڑھنا چاہیئے

آٹھویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز تک فرض اور نفل نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہیئے، اور ایام تشریق میں پہلے تکبیر کہنی چاہیئے اس کے بعد تلبیہ، اگر سلام پھیرتے ہی پہلے تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر تشریق ساقط ہو جائے گی۔(۲) اور تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔(۳) باقی ایام میں صرف تکبیر تشریق کہی جائے

(۱) ویلبی فی مسجد مکّة ومنی و عرفات ، ...... ولکن لایرفع صوته ، بها بحیث یشوش علی مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذٰلک الخ . ( غنیة الناسک : (ص: ۷۵ ) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن )

شامی : ( ۲/ ۴۹۱ ) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : "أفضل الحج العج والثج"، ط: سعید.

فتح القدیر : ( ۲/ ۳٦۸ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشیدیه .

(۲) والتلبیة مرّة شرط...... ویتأکد استحباب إکثارها عند تغیر الأحوال والزمان...... وبعد المکتوبات اتفاقا، یبدأ بتکبیر التشریق ثم بها، فلو بدأ بها سقط التکبیر، والمسبوق لو تابع امامه فی التلبیة تفسد، بخلاف التکبیرات (کبیر)، وکذا بعد الفوائت والنوافل فی ظاهر الروایة. (غنیة الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی کیفیة الإحرام و صفة التلبیة الخ، ط: إدارة القرآن)

البحر : ( ۲/ ۳۲۵ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

فتح القدیر : ( ۲/ ۳۵۰ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشیدیه .

شامی : ( ۲/ ۴۹۱ ) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : "أفضل الحج العج والثج" ، ط: سعید .

(۳) ویقطع التلبیة مع أوّل حصاة یرمیها فی الحج الصحیح والفاسد الخ. (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منی یوم النحر، فصل: مطلب فی کیفیة وقوف الرمی...... وقطع التلبیة، ط: إدارة القرآن)

البحر : ( ۲/ ۳۴۵ ) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

الهندیة : ( ۱/ ۲۳۱ ) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

البحر : ( ۲/ ۱٦٦ ) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط : سعید .

گی۔(۱)

## تلبیہ یاد نہیں

☆ اگر کسی کو تلبیہ یاد نہیں ہے تو احرام کی نیت کرنے کے بعد ''لاَ اِلٰــــهَ اِلاَّ اللّٰهُ'' ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' وغیرہ پڑھ لے تو تلبیہ پڑھنے کی شرط پوری ہو جائے گی لیکن یہ مکروہ ہے۔(۲)

☆ واضح رہے کہ ایسا ذکر جس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم مقصود ہو تلبیہ کے قائم مقام ہوسکتا ہے جیسے **لا اله الا الله، الحمد لله، الله اکبر** وغیرہ۔(۳)

☆ ہر آدمی کو حج یا عمرہ کے لئے جانے سے پہلے تلبیہ یاد کر لینا چاہیئے۔

## تمتع

حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرنا پھر اس سے فارغ ہونے کے بعد اسی سال

---

(۱) (ویبدأ بتکبیر التشریق بعد صلاۃ الفجر من یوم عرفة و یختم عقیب صلاۃ العصر من یوم النحر) عند أبی حنیفة، وقالا: یختم عقیب صلاۃ العصر من آخر أیّام التشریق. (فتح القدیر: (۴۸/۲) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، فصل فی تکبیرات التشریق، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد: (۱۷۹/۲، ۱۸۰) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط: سعید.

البحر الرائق: (۱۶۴/۲) کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط: سعید.

(۲،۳) فصل فیما یقوم مقام التلبیة، منضما إلی النیة، وهو الذکر باللسان...... أمّا الذکر فکل ذکر یقصد به تعظیم اللّٰه سبحانه و تعالیٰ کالتهلیل، والتحمید، والتسبیح، والتکبیر، وغیر ذٰلک...... ولو قیل: اللّٰهم، یجزیه، وقیل: لا، وأمّا خصوص التلبیة فسنة، لا شرط، فإذا ترکها وأحرم بغیرها کره تنزیها لترک السنة. (غنیة الناسک: (ص: ۷۶) باب الإحرام، فصل فیما یقوم مقام التلبیة، ط: إدارۃ القرآن)

مناسک الملا علی قاری: (ص: ۱۴۴) باب الإحرام، فصل: شرط التلبیة أن تکون باللسان، ط: الإمکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

شامی: (۴۸۴/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام الخ، قبیل مطلب: فیمایصیر به محرما، ط: سعید.

حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔(۱)

## تمتع ایک نظر میں

☆ میقات یا اس سے پہلے احرام باندھے۔(۲)

☆ مکہ مکرمہ آکر طواف کرے۔(۳)

اور یہ سات چکر ہیں جو حجر اسود سے شروع ہوں گے اور اسی پر ختم ہوں گے۔(۴)

☆ طواف کے بعد دو رکعتیں واجب ہیں، اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو اسی وقت پڑھے ورنہ مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد پڑھے، یہ دو رکعت کعبہ کی طرف منہ

---

(۱) ۲۳۲۸ ـــ وأمّا المتمتّع، فهو أن يحرم بالعمرة من الميقات أو قبله ، فی أشهر الحج أو قبله، ويعتمر ويحرم للحج، ويحج من عامه ذٰلک من غير أن يلم بأهله إلماما صحيحا. (المحيط البرهانی: (۳/۳۹۷) كتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن)

☐ شامی : ( ۲/۵۳۵ ، ۵۳۷ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد.

☐ الهندية : ( ۱/۲۳۸ ) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه.

☐ غنية الناسک : (ص : ۲۱۲ ) باب التمتّع ، فصل فی ماهية التمتّع ، ط: إدارة القرآن .

(۲) هو أن يحرم الآفاقی بعمرة من الميقات ، أو قبله . ( غنية الناسک : ( ص: ۲۱۵ ) باب التمتّع ، فصل فی كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

(۳) فإذا دخل مكّة طاف لعمرته فی أشهر الحج . ( غنية الناسک : (ص: ۲۱۵ ) باب التمتّع، فصل فی كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: .دارة القرآن )

☐ مناسک الملا علی القاری : (ص: ۳۸۰ ) باب التمتّع ، فص؛ : فی شرائطه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ شامی :( ۲/۵۳۷ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۴) فيطوف بالبيت سبعة أشواط ...... ومن الحجر إليه شوط ...... وإذا طاف سبعة أشواط استلم الحجر الأسود فختم الطواف به . ( غنية الناسک : (ص: ۱۰۳ ، ۱۰۵ ) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل فی الأخذ فی الطواف الخ ، ط: إدارة القرآن )

☐ الهندية : ( ۱/۲۲۵ ) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

☐ الفتاوٰی التاتارخانية: (۲/۳۳۷، ۳۳۸) كتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، ط: قديمی .

کر کے مقام ابراہیم کو سامنے لے کر پڑھے۔(۱)

☆ پھر زم زم پی کر سعی کے لئے جائے، اور جانے سے پہلے حجر اسود کا نویں دفعہ استلام کرے، سعی صفا سے شروع کرے مروہ تک ایک چکر، اسی طرح سات چکر لگائے، اس کے بعد مسجد حرام میں آ کر دو رکعت پڑھے۔(۲)

☆ اس کے بعد سر پر استرا پھرائے (حلق کرائے)۔(۳) یہ عمرہ ہوا، اب

---

(۱) وإذا فرغ من الطواف يأتي مقام إبراهيم عليه السلام ويصلي ركعتين ...... وهاتان الركعتان واجبتان عندنا ...... ويصلي ركعتي الطواف في وقت يباح له أداء التطوع فيه . (الهندية: (۱/۲۲۶) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه )

🗀 غنية الناسک: (ص: ۱۰۶) باب دخول مكة و حرمها، فصل فی الأخذ فی الطواف، تتمة، و : (ص: ۱۱۶) باب ماهية الطواف، فصل: ومن الواجبات: ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن.

🗀 المحيط البرهانی : (۳/۴۰۱) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ويستحب أن يأتي زمزم بعد الركعتين قبل الخروج إلى الصفا فيشرب منها...... ثمّ إذا أراد أن يسعى بين الصفا والمروة عاد إلى الحجر الأسود فاستلمه ...... ثم يخرج إلى الصفا ...... فيبدأ بالصفا ...... ثم يهبط منها نحو المروة ...... ويطوف بهما هٰكذا سبعة أشواط يبدأ بالصفا ويختم بالمروة ...... والسعی من الصفا إلى المروة شوط ومن المروة إلى الصفا شوط ...... وإذا فرغ من السعی يدخل المسجد ويصلي ركعتين . (الهندية : (۱/۲۲۷) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه )

🗀 شامی : (۲/۴۹۹ ، ۵۰۱) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

🗀 الفتاوٰی الخانیة علی الهامش الهندية : (۱/۲۹۳) كتاب الحج ، فصل فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه .

(۳) والمتمتّع علی وجهین ...... وصفة المتمتّع الّذی لایسوق الهدی أن یبتدئ من المیقات فیحرم بعمرة ویدخل مكة ویطوف لها، ویسعی ویحلق أو یقصر . (الهندية : (۱/۲۳۸) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشیدیه )

🗀 الفتاوٰی الخانیة علی هامش الهندية: (۱/۳۰۵) كتاب الحج، فصل فی التمتّع، ط: رشیدیه.

🗀 شامی : (۲/۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعید .

احرام کھول دے، اب مکہ مکرمہ میں اپنے کپڑوں میں رہے طواف کرتا رہے، وہاں پر بڑی عبادت طواف ہی ہے، جتنا وقت فرض واجب اور سنت ادا کرنے کے بعد بچے طواف میں لگانے کی کوشش کرے اور حرم پاک میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارے، یہاں تک کہ ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ آجائے، اور اگر اس دوران مزید عمرہ کرنا چاہئے تو کرسکتا ہے۔(۱)

☆ آٹھ ذی الحجہ کو طواف کرکے سعی کرے اور منی جائے (یہ سعی مقدم ہوگی)۔(۲)

☆ آٹھ ذی الحجہ کی ظہر سے لے کر نو ذی الحجہ کے سورج نکلنے تک منٰی میں رہے جب سورج نکل آئے تو وہاں سے عرفات کے لئے چلا جائے۔(۳) اور اگر

---

(۱) ثم حلق أو قصّر وأقام بمكّة حلالا يطوف بالبيت مابدا له ، ويعتنى بسائر ماسبق له فى فصل ما ينبغي الاعتناء به بعد السعى ، ويعتمر قبل الحج ما شاء . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن )

▭ شامى :( ۲/۵۳۷ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

▭ الهندية : ( ۱/۲۲۷ ) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ، و: (۱/۲۳۸ ، ۲۳۹ ) كتاب المناسک ، الباب السابع فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

(۲) فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذٰلک الموضع ، فلو أقام بمكّة ، فإذ اكان يوم التروية أحرم به...... ثمّ يدخل المسجد ويطوف سبعا ......ويسعى بعده ...... وإن أراد تقديم السعى لزمه أن يتنفل بطواف بعد إحرامه للحج ، يضطبع فيه ويرمل ثم يسعى بعده . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۶ ) باب التمتّع ، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن )

▭ البحر الرائق : ( ۲/۳۶۲ ، ۳۶۳ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

▭ شامى : (۲/۵۳۷ ، ۵۳۸ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۳) وأمّا الإقامة بها بعد الزوال إلى صبيحة عرفة فمندوبة ...... فإذا صلى الفجر بمنى مكث قليلا حتى تطلع الشمس على ثبير ، ثم توجه إلى عرفات مع السكينة والوقار الخ . (غنية الناسک : (ص: ۱۴۶ ، ۱۴۷ ) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى الرواح من مكة إلى منٰى ، و: فصل فى التوجه من منٰى إلى عرفات ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر : ( ۲/۳۳۵) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

▭ فتح القدير : ( ۲/۳۶۸ ، ۳۶۹ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه .

مکتب والے اس سے پہلے لے جائیں تو پہلے چلا جائے۔

☆ زوال سے پہلے عرفات پہنچے، وہاں کچھ دیر لیٹے بیٹھے، ظہر کا وقت آئے تو ظہر پڑھے اگر مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے پڑھے تو ظہر اور عصر اکٹھی پڑھے پہلے ظہر پھر عصر، اگر اپنے خیمہ میں ہو تو اذان دے کر اقامت کے ساتھ صرف ظہر پڑھے، پھر وقوف کرے، اس میں دعائیں پڑھے، کلمہ طیبہ، شہادت، تمجید، استغفار، درود شریف وغیرہ جس قدر ہو سکے پڑھے، کھڑا ہو کر پڑھتا رہے کھڑے کھڑے تھک جائے تو بیٹھ کر پڑھے۔(۱)

☆ عصر کا وقت آئے تو اذان واقامت کے ساتھ عصر پڑھے، پھر غروب تک اسی طرح دعا اور ذکر میں مشغول رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔(۲)

(۱،۲) ويبيت بمنىٰ ويصلى ثمه صلاة الفجر يوم عرفة بغلس ثم يتوجه إلى عرفات فإذا انتهىٰ إليه ينزل فى أىّ موضع شاء ...... فإذا زالت الشمس من يوم عرفة يتوضأ أو يغتسل والغسل أفضل، ثم يصلى الظهر والعصر مع الإمام فى وقت الظهر بأذان واحد وإقامتين ...... وإن فاتته الجماعة صلى كل صلاة فى وقتها فى قول أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ ولايجمع بين الصلاتين فى وقت الظهر ...... والأفضل لغير الإمام أن يقف عند الإمام والأفضل للإمام أن يقف راكبا فإن وقف قائما أو جالسا جاز ويكبر ويهلل ويدعوا الله تعالىٰ لحاجته . ( الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية : (۱/ ۲۹۳ ، ۲۹۴ ) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

ثم يأتى عرفات بعدما طلعت الشمس ...... فإذا فرغ الإمام من الخطبة يقيم المؤذن ويصلى الإمام بالنّاس الظهر ركعتين ان كان مسافرا ، ثمّ يقوم المؤذّن ويقيم ثانيًا ، ويصلى الإمام بهم العصر فى وقت الظهر ...... وإن لم يدرك الجمع بين الصلاتين مع الإمام الأكبر فأراد أن يصلى وحده فى رحله ، أو بجماعة بدون الإمام الأكبر صلى لكل صلوٰة فى وقته عند أبى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ ...... ثم إذا فرغ من العصر راح إلى الموقف ويقف فى أى مكان شاء إلا بطن عرفة والأفضل لغير الإمام أن يقف بقرب الإمام ، ويقف بأى صفة شاء ، والأفضل أن يقف راكبا ، ويقف مستقبل القبلة ، ويحمد الله تعالىٰ ويصلى على النبىّ ﷺ ...... ويلبّى فى هذا الموقف عندنا ويكون الوقوف إلى غروب الشمس . ( المحيط البرهانى : (۳/ ۴۰۲ ، ۴۰۴ ) كتاب المناسك ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن )

الفتاوىٰ التاتارخانية : ( ۲/ ۳۴۱ ، ۳۴۵ ) كتاب الحج ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج، ط: قديمى.

☆ غروب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائے، اور مغرب کی نماز عرفات میں نہ پڑھے بلکہ مزدلفہ میں جا کر ایک اذان ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی فرض نماز اکٹھے عشاء کے وقت میں پڑھے، پھر اس کے بعد پہلے مغرب کی سنت پھر عشاء کی سنت اور وتر وغیرہ پڑھے، پھر دل چاہے تو سو جائے ویسے بیداری بھی بہتر ہے، اٹھ کر تسبیح، درود، استغفار میں مشغول ہو جائے، تہجد پڑھ لے، یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے، اس دوران تقریباً ستر کنکریاں بھی جمع کر لے، فجر کی نماز اول وقت یعنی اندھیرے میں پڑھے، پھر کھڑے ہو کر وقوف کرے اور کچھ دیر دعا کرے۔(۱)

☆ پھر اس کے بعد منی واپس آئے، جمرہ عقبہ یعنی سب سے آخر والے بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارے، واپس آئے اور منی میں ہی قربانی کرے، پھر اس کے بعد سر منڈوائے، اب احرام کھولے سلے ہوئے کپڑے پہن کر مکہ مکرمہ آئے اور طواف

---

(۱) وإذا غربت الشمس أفاض الإمام والنّاس معه...... فإذا دخل وقت العشاء أذن المؤذن، ويقيم فيصلي بهم المغرب في أوّل وقت العشاء، ثم يتبعها العشاء بجماعة...... ويصلي سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما...... ثم اضطجع حتى طلع الفجر...... وينبغي أن يحيى هٰذه الليلة بالصلاة والتلاوة والذكر والتلبية والدعاء والتضرع...... فإذا انشق الفجر ندب أن يغتسل للوقوف بمزدلفة، ويستحب أن يصلي الفجر بغلس...... فإذا فرغ منها يستحب أن يأتي الإمام والنّاس معه المشعر الحرام...... فيقف عليه ان أمكنه...... ويكبر ويهلل ويلبي ويحمد اللّٰه تعالىٰ ويثني عليه ويصلي على النبيّ صلى الله عليه وسلم ويكثر التلبية ويدعو رافعا يديه سبطا يستقبل بهما وجهه، ويسأل اللّٰه تعالىٰ حوائجه وإرضاء خصومه...... ويستحب أن يرفع من المزدلفة أو من قارعة الطريق سبع حصيات كحصى الخذف. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۱ـ ۱۶۸) باب مناسک منى و عرفات، فصل في الإفاضة من عرفات، باب أحكام المزدلفة...... إلى: فصل في إفاضه من المشعر الحرام الخ، ط: إدارة القرآن)

🗀 المحيط البرهاني: (۳/ ۴۰۴، ۴۰۵) كتاب المناسک، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

🗀 الفتاوىٰ التاتارخانية: (۲/ ۳۴۵، ۳۴۶) كتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: قديمي.

زیارت کرے، یہ طواف فرض ہے (اگر پہلے سعی نہیں کی تو سعی بھی کرے)۔(۱)

☆ پھر اس کے بعد واپس منی آئے، رات کو منی میں رہے، صبح اٹھ کر (یہ ۱۱/ ذی الحجہ ہے) زوال کے بعد ترتیب سے پہلے شیطان کو الگ الگ سات کنکریاں مار کر ایک طرف ہو کر دعا کرے، پھر دوسرے شیطان کو سات کنکریاں مار کر کچھ دور ہو کر دعا کرے، پھر تیسرے شیطان کو سات کنکریاں مار کر دعا کے بغیر واپس آئے، اب پھر منی میں رات کو رہے، صبح کو یہ ۱۲/ ذی الحجہ کی صبح ہے پھر زوال کے بعد اسی طرح تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ واپس جانا چاہے تو جا سکتا ہے، دس سے بارہ ذی الحجہ کے اندر اندر طواف زیارت ضرور کرے، اب حج مکمل ہو گیا، پھر مکہ مکرمہ سے وطن واپس آتے وقت طواف وداع کر لے۔(۲)

---

(۱) فإذا أسفر جدا ذهب قبل أن يطلع الشمس ...... حتٰی ينزل منی ...... ثم إذا أتٰی منی يرمی جمرة العقبة بسبع حصيات مثل حصی الخذف ...... ثم إذا رمی جمرة العقبة فی اليوم الأوّل لايقف عندها ...... بل يأتی منزله ...... وإن كان قارنا أو متمتّعا يذبح ثم يحلق أو يقصر والحلق أفضل ...... وإذا قصر أو حلق حلّ له كل شيئ الا النساء ...... ثم يدخل مكة من يومه ذٰلک ان استطاع ويطوف طواف الزيارة أو من الغد أو بعد الغد ...... وهٰذا هو الطواف المفروض فی الحج...... وإن لم يكن سعی بعد طواف التحية سعی بعد هٰذا الطواف . (الفتاوٰی التاتارخانية : (۲/ ۳۴۷ـ ۳۵۱) كتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، ط: قديمی)

🗁 المحيط البرهانی : (۳/ ۴۰۵ ـ ۴۰۸) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن.

🗁 الفتاوٰی الهندية : (۱/ ۲۳۱ ، ۲۳۲) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

(۲) ثم لايبيت بمكة...... بل يعود إلی منٰی ويبيت ثمة...... فإذا كان من الغد وهو اليوم الثانی من أيّام النحر يرمی الجمار الثلاث بعد الزوال، كل جمرة بسبع حصيات علی نحو ما بينا، ثم يأتی المقام الّذی يقوم فيه النّاس فيقوم بحمد الله ويثنٰی عليه...... ويدعو الله تعالیٰ بحاجته، وفی الهداية: يرفع يديه،...... ثم يرمی الجمرة الوسطٰی بسبع حصيات علی نحو ما بينا ثم يقوم حيث يقوم فيه النّاس فيصنع فی قيامه مثل ما صنع عندالجمرة الأولیٰ ويرفع يديه عند الدعاء فی قيامه...... ثم يأتی جمرة العقبة فيرميها بسبع حصيات...... فإذا كان من الغد، وهو اليوم الثالث من أيّام النحر، =

# تمتع کا طریقہ

☆تمتع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں عمرہ کیا جائے۔

عمرہ سے فارغ ہو کر بال منڈوا کر یا کتروا کر حلال ہو جائے یعنی احرام اتار کر عام کپڑے پہن لے، احرام کی پابندیاں ختم ہو جائیں گی اس کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام کرے یا کسی اور جگہ جانا چاہے تو جائے مگر اپنے وطن نہ جائے اور جب حج کا وقت آجائے تو غسل کر کے حج کا احرام باندھ کر حج کرے اور دس ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور بال کٹوا کر احرام کھول دے۔(۱)

= یرمی الجمار الثلاث أیضًا بعد زوال الشمس علی نحو ما بینا، ثم یرجع فی یومه ان احب...... ثم یدخل مكة ویطوف طواف الصدر ان أراد الرجوع...... ویسمی هٰذا طواف الوداع. (الفتاوٰی التاتارخانية: (۲/ ۳۵۱ـ ۳۵۴) کتاب الحج، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: قدیمی)

المحیط البرهانی: (۳/ ۴۰۸، ۴۱۰) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

الهندية: (۱/ ۲۳۲، ۲۳۴) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

(۱) فصل فی کیفیة أداء التمتّع: هو أن یحرم الآفاقی بعمرة من المیقات أو قبله، فإذا دخل مكة طاف لعمرته فی أشهر الحج...... وسعی بین الصفا والمروة، ثم حلق أو قصر، وأقام بمكّة حلالا...... ویعتمر قبل الحج ما شاء...... فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذٰلک الموضع...... فإذا أراد المتمتّع وكذا المكی أن یحرم بالحج یأتی بما سبق له فی الإحرام من إزالة التفث، والاغتسال والتطیب وغیر ذٰلک...... ثم یدخل المسجد ویطوف سبعا، ثم یصلی ركعتی الطواف، ثم یصلی ركعتین سنة الإحرام، ویحرم عقیبهما وحج كالمفرد...... وإذا رمی یوم النحر ذبح للمتمتّع كالقران...... وإذا حلق یوم النحر حل من إحرامه علی ظاهر الروایة. (غنیة الناسک: (ص: ۲۱۵، ۲۱۸) باب التمتّع، فصل فی کیفیة أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

شامی: (۲/ ۵۳۵، ۵۳۹) کتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعید.

الهندية: (۱/ ۲۳۸، ۲۳۹) کتاب المناسک، الباب السابع فی القران والتمتّع، ط: رشیدیه.

☆ تمتع کے لئے آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والا ہونا شرط ہے، مکہ مکرمہ میں رہنے والے اور میقات کے اندر رہنے والے کے لئے تمتع کرنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

☆ حج تمتع کرنے والا ایک عمرہ کے بعد دوسرے عمرہ حج سے پہلے کرسکتا ہے۔ (۲)

☆ دسویں ذی الحجہ کو منی میں قربانی کرنا، قارن اور تمتع کرنے والے پر واجب ہے۔ (۳) مفرد کے لئے واجب نہیں مستحب ہے۔ (۴)

---

(۱) فشرائط صحته تسعة : الأوّل : أن يكون من أهل الآفاق . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۲) باب التمتّع ، فصل فی ماهية التمتّع ، ط: إدارة القرآن)

وفيه أيضًا : لا تمتّع ولاقران ولا جمع بينهما فی غير أشهر الحج لأهل مكة . (غنية الناسک: (ص: ۲۱۹) باب التمتّع ، فصل ، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع : (۲/۱۶۹) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان ما يحرم به ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

(۲) ويعتمر قبل الحج ماشاء . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل فی كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۲/۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

وانظر الحاشية السابقة، رقم: ۱ أيضًا. (فصل فی كيفية أداء التمتّع:)

(۳) (قوله : وإذا رمى يوم النحر ذبح شاة أو بدنة أو سبعها ...... ولم يقيد الذبح بالمحبة كما قيده بها فی ذبح المفرد ، لماأنّه واجب على القارن والمتمتّع . (البحر الرائق : (۲/۳۵۹) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

غنية الناسک: (ص: ۲۱۶) باب التمتّع،فصل فی كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: .إدارة القرآن.

وانظر الحاشية الآتية أيضًا. (فإذا فرغ من الرمی يوم النحر)

(۴) فإذا فرغ من الرمی يوم النحر انصرف إلى رحله ، ويشتغل بشيئ آخر ، فذبح ان شاء ؛ لأنّه مفرد والذبح له أفضل ، وإنّما يجب على القارن والمتمتّع . (غنية الناسک: (ص: ۱۷۲)

شامی: (۲/۵۱۵) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعيد.

البحر العميق فی مناسک المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق: (۳/۱۷۰۰) الباب الثانی عشر فی الأعمال المشروعة يوم النحر، الثانی، قبيل: الكلام فی الأضحية، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

# تمتّع کرنا کس کے لئے منع ہے

''مکّہ والے تمتّع نہ کریں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۱۳۶)

# تمتع کرنے والا احرام کہاں سے باندھے

☆تمتع کرنے والا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچا، اور عمرہ کر کے حلال ہوکر مکہ مکرمہ میں ٹھہرا ہوا ہے تو وہ شخص حج کا احرام حرم کی حدود کے اندر جہاں سے چاہے باندھ سکتا ہے، اپنے ہوٹل یا رہائش سے بھی باندھ سکتا ہے البتہ مسجد الحرام میں جا کر باندھنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

☆تمتع کرنے والا مزید عمرے کرنا چاہے تو حرم کی حدود سے باہر جا کر مسجد عائشہ اور جعرانہ وغیرہ سے احرام باندھے۔(۲)

---

(۱) فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذٰلک الموضع ، فلو أقام بمكّة ، فإذا كان يوم التروية أحرم به، وقبله أفضل ، وأفضل أماكنه الحطيم ، ثم المسجد ، ثم مكّة ، ثم الحرم ، ويصح من خارج الحرم ولكنه يجب كونه فيه . ( غنية الناسک : (ص: ۲۱۶) باب التمتّع ، فصل فی كيفية أداء التمتّع المسنون ،ط : إدارة القرآن )

الهندية : ( ۱/۲۳۹ ) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

فتح القدير : ( ۲/۴۲۳ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: رشيديه .

(۲) ( وأمّا ميقات أهل الحرم ...... والمراد به كل من كان داخل الحرم ، سواء كان أهله أولا ، مقيما به أو مسافرًا ، فالحرم للحج ، ...... والحل للعمرة والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضی اللّٰه عنها ...... ثم من الجعرانة . ( غنية الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸ ) باب المواقيت ، فصل : ميقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن )

( و ) الميقات ( لمن بمكّة ) يعنی من بداخل الحرم ( للحج الحرم وللعمرة الحل ) ليتحقق نوع سفر ، والتنعيم أفضل ، قال فی الرد : ( قوله : يعنی الخ ) أشار إلى ما فی البحر من قوله : والمراد بالمكان من كان داخل الحرم سواء كان بمكّة أولا ، وسواء كان من أهلها أو لا اهـ ، فيشمل الآفاقی فی المفرد بالعمرة والمتمتّع والحلال من أهل الحل إذا دخل الحرم لحاجة كما فی اللباب . ( شامی : ( ۲/۴۷۸ ) كتاب الحج ، مطلب فی المواقيت ، ط: سعيد) =

## تمتع کرنے والا عمرہ کرکے مدینہ جا سکتا ہے

☆ جو شخص حج تمتع کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچا اور عمرہ کے افعال ادا کر کے حلال ہوگیا تو اس کے بعد وہ مدینہ منورہ جا سکتا ہے۔(۱) اور جب مدینہ منورہ سے واپس مکہ مکرمہ لوٹے تو بہتر یہ ہے کہ حج افراد کا احرام باندھ کر آئے، اور اگر عمرہ کا احرام باندھ کر آئے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے، اور حج کے ایام آنے پر پھر حج کا احرام باندھ کر حج کرلے تو اس کا حج تمتع صحیح ہوگا اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک حج

= مناسک الملا علی قاری : (ص: ۱۱۷) باب المواقیت ، فصل : فی میقات أهل الحرم ، ط: المکتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

الهندية : (۱/۲۲۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقیت ، ط: رشیدیه .

المحيط البرهانی : (۳/۴۱۲ ، ۴۱۳) کتاب المناسک ، الفصل الرابع فی بیان مواقیت الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

(۱) الخامس عدم الإلمام الصحيح ، وهوه أن يرجع إلى أهله بعد العمرة حلال ...... ولو عاد إلى غير أهله إلى موضع لأهله التمتّع والقران اتخذها دار أو لا ، توطن بها أو لا ، ثم حج من عام يكون متمتّعا عنده . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۳) باب التمتّع ، فصل فی ماهية التمتع وشرائطه، ط: إدارة القرآن )

مناسک الملا علی قاری : (ص: ۳۸۲) باب التمتّع ، فصل فی شرائطه ، السادس : الاستطاعة ، ط: المکتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

(قوله : عاد إلى بلده) فلو عا دإلى غيره لايبطل تمتّعه عند الإمام . (شامی : (۲/۵۴۱) کتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد )

(كوفى) أى آفاقى (حل من عمرته فيها) ى الأشهر (وسكن بمكّة) أى داخل المواقيت (أو بصرة) أى غير بلده (و حج) من عامه (متمتّع) لبقاء سفره . قال تحته فى الرد : (قوله : أى داخل المواقيت) أشار إلى أنّ ذكر مكّة غير قيد ، بل المراد هى أو ما فى حكمها (قوله : أى غير بلده) أفاد أنّ المراد مكان لا أهل له فيه سواء اتخذه دارا بأن نوى الإقامة فيه خمسة عشر يوما أولا كما فى البدائع و غيرها ، ...... (قوله : لبقاء سفره) أمّا إذا أقام بمكّة أو داخل المواقيت فلأنّه ترفق بنسكين فى سفر واحد فى أشهر الحج وهو علامة التمتّع ، وأمّا إذا أقام خارجها فذكر الطحاوى أن هٰذا قول الإمام ...... وله أن حكم السفر الأول قائم ما لم يعد إلى وطنه . (شامی : (۲/۵۴۱ ، ۵۴۲) کتاب الحج ، باب التمتّع ، قبيل : باب الجنايات ، ط: سعيد )

تمتع کا اعتبار پہلے عمرہ سے ہوگا۔(۱)

البتہ حج قران کا احرام باندھ کر آنا ممنوع ہے، اس لئے کہ یہ شخص مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے حکم میں ہے (حکماً مکی ہے) اگر حج قران کا احرام باندھ کر آئے گا تو دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

## تمتع کرنے والا میقات سے باہر نکل گیا

''آفاقی میقات سے باہر نکلے تو۔۔۔'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۸۰)

---

(۱، ۲) وأقام بمكّة حلالا يطوف بالبيت ما بداله، ويعتني بسائر ما سبق له في فصل ما ينبغي الاعتناء به بعد السعي، ويعتمر قبل الحج ماشاء. وما في اللباب: ولا يعتمر قبل الحج فغير صحيح؛ لأنّه بناء على أن المكي ممنوع من العمرة المفردة، وهو خلاف مذهب أصحابنا جميعا؛ لأنّ العمرة جائزة في جميع السنة بلاكراهة إلّا في خمسة أيّام، لا فرق في ذٰلک بين المكي والآفاقي، صرّح به في النهاية والمبسوط والبحر، وأخي زاده والعلامة قاسم وغيرهم رحمهم اللّٰه تعالىٰ، كذا في المنحة، بل المكي ممنوع من التمتّع والقران، وهٰذه عمرة مفردة لا أثر لها في تكرر تمتّعه، ولايعتمر مع الحج؛ لأنّه في حكم المكي، ولو فعل لايكون قارنًا باتفاقهم، وعليه رفض العمرة، أو الحج، كما سيأتي في الجمع المكروه، وهو متمتّع إن حج من عامه، وكذا لو خرج إلى الآفاق لحاجة، فقرن لايكون قارنًا عند أبي حنيفة، وعليه رفض أحدهما، ولايبطل تمتّعه؛ لأنّ الأصل عنده أن الخروج في أشهر الحج إلى غير أهله كالإقامة بمكة، فكأنّه لم يخرج...... (غنية الناسک: (ص: ۲۱۵) باب التمتّع، فصل: في كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۳۹۹، ۴۰۰) باب التمتّع ، فصل في تمتّع المكّي ، ط: الإمدادية مكة المكرّمة .

▭ شامي : (۲/ ۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

▭ فإن أحرم المكي بهما معًا ، أو أدخل إحرام الحج على العمرة قبل طوافها ، فلابد من رفض أحدهما ، فرفض العمرة أولىٰ بالاتفاق ...... وعليه عمرة و دم الرفض ، وإن مضى فيهما جاز وأساء وعليه دم الجمع . ( غنية الناسک : (ص: ۲۳۰) باب الجمع بين النسكين أو أكثر ، فصل : في الجمع المكروه بين عمرة و حجة ، ط: إدارة القرآن )

▭ إرشاد الساري : (ص: ۴۱۷) باب إضافة أحد النسكين إلى الآخر ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد : ( ۲/ ۵۳۹ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

## تمتع کرنے والا نے ذبح سے پہلے حلق کرلیا

اگر تمتع کرنے والے نے رمی کے بعد ذبح سے پہلے حلق کرلیا تو ایک دم واجب ہوگا۔(۱)

## تمتع کرنے والے

تمتع کرنے والے کو چاہیئے کہ جب عمرہ کے اعمال طواف اور سعی سے فارغ ہو جائے تو سر منڈوا کر یا ایک پور کی مقدار بال کترواکر حلال ہو جائے، اور آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے، اس احرام میں نویں تاریخ یعنی یوم عرفہ تک احرام باندھنے میں تاخیر کی گنجائش ہے بشرطیکہ احرام باندھنے کے بعد عرفات میں وقوف کرنا ممکن ہو ورنہ حج نہیں ہوگا۔(۲)

## تمتع کرنے والے عمرہ کرسکتے ہیں

☆ حج تمتع کرنے والے افراد عمرہ کے طواف، سعی، حلق یا قصر کرکے فارغ ہونے کے بعد حج سے پہلے شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کی سات تاریخ تک بار بار

---

(۱) ولو حلق المفرد ، أو غيره قبل الرمى ، أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح ، أو ذبحا قبل الرمى، فعليه دم عند أبى حنيفة بترک الواجب . ( غنية الناسک : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰ ) باب الجنايات، المطلب العاشر فى ترک الترتيب بين الرمى والذبح والحلق الخ ، ط: إدارة القرآن )

🗀 البحر الرائق : ( ۲۴/۳ ) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

🗀 مناسک الملا على قارى : ( ص: ۵۰۷ ) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس ، فصل فى ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۲) وصفة المتمتّع الذّى لايسوق الهدى أن يبتدئ من الميقات فيحرم بعمرة ويدخل مكّة ويطوف لها ويسعى ويحلق أو يقصر وقد حل من عمرته ...... فإذا كان يوم التروية أحرم بالحج من المسجد ...... وهٰذا الوقت ليس بلازم حتى لو أحرم يوم عرفة جاز . ( الهندية : ( ۲۳۸/۱ ، ۲۳۹ ) کتاب المناسک ، الباب السابع فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه )

🗀 الدر المختار مع رد المحتار : ( ۵۳۷/۲ ) کتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

عمرہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، اس میں کوئی قباحت یا کراہت نہیں ہے۔(۱)

☆ ''بعض علماء کے نزدیک جب تمتع کرنے والا وطن سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جا کر عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد دوسرا عمرہ کریگا تو اس کا تمتع باطل ہوجائے گا۔'' لیکن بعض علماء کی یہ بات درست نہیں ان کے اعتبار سے بھی ۔(۲) جب یہ شخص دوسرا عمرہ کرے گا تو اس کے ذریعہ سے تمتع ہوجائے گا، جب تیسرا عمرہ کریگا تو اس کے ذریعہ سے تمتع ہوجائے گا، خلاصہ یہ کہ جتنے عمرے کرے گا ان میں سے آخر والے عمرہ سے تمتع صحیح ہوجائے گا۔(۳)

---

(۱) (قوله: وأقام بمكّة حلالا)...... [تنبيه] أفاد أنّه يفعل ما يفعله الحلال فيطوف بالبيت ما بداله ويعتمر قبل الحج، وصرح فى اللباب بأنه لا يعتمر، أى بناء على أنه صار فى حكم المكى، وأن المكى ممنوع من العمرة فى أشهر الحج وإن لم يحج، وهو الّذى حط عليه كلام الفتح، وخالفه فى البحر و غيره بأنه ممنوع منها إن حج من عامه، وسيأتى تمامه. (شامى: (۲/۵۳۷) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد)

▭ مناسک الملاعلى قارى : (ص: ۴۰۸ ) باب التمتّع ، فصل : المتمتّع على نوعين ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ البحر الرائق: (۲/۳۶۶) كتاب الحج، باب التمتّع، قوله: ولاتمتّع ولا قران لمكى، ط: سعيد.

▭ منحة الخالق على البحر الرائق لابن عابدين: (۲/۳۶۶) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد.

(۲،۳) فأمّا إذا عاد إلى غير أهله بأن خرج من الميقات ولحق بموضع لأهله القران والتمتّع كالبصرة مثلا أو نحوها واتخذ هناک دارًا أو لم يتخذ توطن بها أو لم يتوطن ثم عاد إلى مكة وحج من عامه ذٰلک فهل يكون متمتّعا، ذكر فى الجامع الصغير أنّه يكون متمتّعا ولم يذكر الخلاف، وذكر القاضى أيضًا أنّه يكون متمتّعا فى قولهم، وذكر الطحاوى أنّه يكون متمتّعًا فى قول أبى حنيفة، وهٰذا وما إذا أقام بمكّة ولم يبرح منها سواء، وأمّا فى قول أبى يوسف ومحمد فلايكون متمتّعا، ولحوقه بموضع لأهله التمتّع والقران ولحوقه بأهله سواء، وجه قولهما أنّه لما جاوز الميقات ووصل إلى موضع لأهله التمتّع والقران فقد بطل حكم السفر الأوّل، وخرج من أن يكون من أهل مكّة لوجود إنشاء سفر آخر فلايكون متمتّعا كما لو رجع إلى أهله، ولأبى حنيفة أن وصوله إلى موضع لأهله القران والتمتّع لايبطل السفر الأوّل ما لم يعد إلى منزله؛ لأنّ المسافر مادام يتردد فى سفرہٖ يعد ذٰلک كله منه سفرًا واحدًا مالم يعد إلى منزله، ولم يعد ههنا، فكان السفر الأوّل قائما فصار كأنّه لم يبرح من مكة فيكون متمتّعا ويلزمه هدى المتعة. (بدائع الصنائع: (۲/۱۷۱) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان ما يحرم به، ط: سعيد)

▭ وانظر أيضًا : الحاشية السابقة رقم : ۱،۲، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۹۱ .

# تمتع کرنے والے کے پاس قربانی کی رقم نہیں

☆اگر تمتع کرنے والے کے پاس دم شکر (قربانی) کی رقم نہیں ہے تو حج سے پہلے تین روزے رکھے پھر وطن واپس آنے کے بعد سات روزے رکھے۔(۱)

☆اگر تمتع کرنے والے ایسے آدمی نے حج سے پہلے تین روزے نہیں رکھے تو اس پر تین دم لازم ہوں گے:

۱۔دم تمتع۔ ۲۔دم تحلل۔ ۳۔دم تاخیر۔(۲)

---

(۱) (قوله: ويذبح فإن عجز فقد مرّ) أى فى باب القران، فإن حكمهما واحد. (البحر: (۲/ ۳۶۳) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد)

وفيه أيضًا: (قوله: وصام العاجز عنه ثلاثة أيّام آخرها يوم عرفة، و سبعة إذا فرغ ولو بمكّة) أى صام العاجز عن الهدى لقوله تعالىٰ: ﴿فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيّام فى الحج وسبعة إذا رجعتم تلك عشرة كاملة﴾، والعبرة لأيّام النحر فى العجز والقدرة. (البحر: (۲/ ۳۶۰) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد)

فتح القدير مع الهداية: (۲/ ۴۲۴) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: رشيديه.

غنية الناسك: (ص: ۲۰۷، ۲۰۸) باب القران، فصل فى بدل الهدى، ط: إدارة القرآن.

وفيه أيضًا: (ص: ۲۱۷) باب التمتّع، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون.

الدر المختار مع الرد: (۲/ ۵۳۳، ۵۳۴) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد.

وفيه أيضًا: (۲/ ۵۳۸) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد.

المحيط البرهانى: (۳/ ۴۶۰) كتاب المناسك، الفصل العاشر فى المتمتّع، ط: إدارة القرآن.

الفتاوىٰ الهندية: (۱/ ۲۳۹) كتاب المناسك، الباب السابع فى القران والتمتّع، ط: رشيديه.

(۲) (قوله: فإن لم يصم إلى يوم النحر تعين الدم) أى إن لم يصم الثلاثة حتى لو دخل يوم النحر لم يجزه الصوم أصلًا وصار الدم متعينًا...... فلو لم يقدر على الهدى تحلل وعليه دمان: دم التمتّع، و دم التحلل قبل الهدى كذا فى الهداية هنا، وقال فيما يأتى فى آخر الجنايات: فإن حلق القارن قبل أن يذبح فعليه دمان عند أبى حنيفة، دم بالحلق فى غير أوانه؛ لأنّ أوانه بعد الذبح، ودم بتأخير الذبح عن الحلق...... فنسبه صاحب غاية البيان إلى التخليط لكونه جعل أحد الدمين هنا دم الشكر و الآخر دم الجناية، و هو صواب، وفيما يأتى أثبت عند أبى حنيفة دمين آخرين سوى دم الشكر ونسبه فى فتح القدير أيضًا فى باب الجنايات إلى السهو وليس كما قالا بل كلامه صواب فى الموضعين. قال تحته فى منحة الخالق: (قوله: بل كلامه صواب فى موضعين) =

## تمتع کرنے والے کے لئے ترتیب

''ترتیب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۵۹)

## تمتع کے لئے شرط

تمتع کے لئے آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والا ہونا شرط ہے مکہ مکرمہ میں رہنے والے، اور میقات کے اندر رہنے والوں کے لئے تمتع کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

## تمتع مکہ والے نے کیا

''مکہ والے نے تمتع کرلیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۴/ ۱۳۹)

## تمتّع والا اگر ہدی لے کر جائے

''ہدی لے کر جانے والے نے عمرہ کر کے حلق کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

---

= حاصله أنّه يجب عليه عند الإمام ثلاثة دماء: دم القران، ودم الجناية على الإحرام بالحلق فى غير أوانه ودم تأخير الذبح. (البحر الرائق مع منحة الخالق: (۲/ ۳۶۱، ۳۶۲) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد)

▭ الكفاية مع فتح القدير : ( ۲/ ۴۷۲ ، ۴۷۳ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، فصل : ومن طاف طواف القدوم محدثا الخ ، ط: رشيديه .

▭ البحر الرائق : ( ۳/ ۲۴ ، ۲۵ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، فصل : ولا شيئ ان نظر إلى فرج امرأة ، قبيل : فصل : ان قتل محرم صيدا الخ ، ط: سعيد .

(۱) الحادى عشر : أن يكون من أهل الآفاق والآفاقى كل من كان داره خارج المقيات فلا تمتّع لأهله ولا لأهل داخله ...... . (إرشاد السارى : (ص: ۳۸۴ ) باب التمتّع ، وأيضًا فيه : ليس لأهل مكّة أى المقيمين بها وأهل المواقيت أى نفسها وماحاذاها ومن بينها وبين مكّة أى بين الحل من داخل المواقيت وبين الحرم المحترم تمتّعٌ . ( ص: ۳۸۵ ) باب التمتّع ، فصل : فى تمتّع المكّى، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة )

▭ غنية الناسک: (ص: ۲۱۲) باب التمتّع، فصل فى ماهية التمتّع وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد : ( ۲/ ۵۳۹ ، ۵۴۰ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

# تنعیم

☆ تنعیم مکہ مکرمہ کے شمالی جانب حرم کی حدود سے باہر تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، اور مکہ والے عمرہ کے لئے تنعیم کی ''مسجد عائشہ'' سے احرام باندھتے ہیں کیوں کہ یہ حرم کی حدود کے باہر سب سے قریب ترین جگہ ہے، نیز ام المومنین حضرت عائشہؓ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

☆ مکہ والے حرم کے حدود سے باہر جا کر کہیں سے بھی عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں۔(۱)

# توکل پر حج کرنا

جو حضرات حج اور عمرہ کے لئے پیسے اور سروسامان کے بغیر نکل جاتے ہیں اور یہ دعوی کرتے ہیں کہ اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں، پھر راستہ میں اخراجات نہ ہونے کی وجہ سے بھیک مانگتے ہیں وہ خود بھی تکلیف اٹھاتے ہیں دوسروں کو بھی پریشان کرتے ہیں، ان حضرات کا یہ عمل درست نہیں ہے، ان کی ہدایت کے لئے حکم نازل ہوا ہے کہ حج کے سفر کے لئے سفر کی ضروریات اور اخراجات ساتھ لینی چاہئیں، یہ توکل اور بھروسہ کے منافی نہیں ہے، بلکہ توکل کی حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالی کے دیئے ہوئے اسباب اور وسائل کو اپنی قدرت کے

---

(۱) وأمّا میقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم ، سواء كان أهله أ و لا مقيما به أو مسافرًا. فالحرم للحج ، فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل، وجاز تأخيره إلى آخر الحرم والحل للعمرة والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضى الله عنها ، قيل هو المسجد الأدنى من الحرم. (غنية الناسک: (ص: ۵۸) باب المواقيت، فصل: وأمّا ميقات أهل الحرم، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : ( ۲/ ۴۷۹ ) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۱۱۷ ) باب المواقيت ، النوع الثانى : الميقات المكانى ، فصل فى ميقات أهل الحرم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

مطابق حاصل کرکے جمع کرے، پھر اللہ پر بھروسہ کرکے حج کے لئے نکلے، بالکل اسباب کو چھوڑ دینے کا نام توکل نہیں ہے۔(۱)

## توہینِ حرم کے ارادے پر سزا

### ابرہہ کے علاوہ تین دوسرے سرکشوں نے بھی بیت اللہ کو مسمار کرنے کے لئے

---

(۱) وعن ابن عباس قال : كان يحجون ولايتزوّدون فأنزل اللّٰه تعالىٰ : ﴿وتزوّدوا فإنّ خير الزّاد التقوىٰ﴾ ، قال أبو الفرج ابن الجوزى : قد لبّس إبليس لعنه اللّٰه على قوم يدّعون التوكّل ، فخرجوا بلا زاد وظنوا أنّ هٰذا هو التوكل ، وهم على غاية الخطأ ، وقال رجل لأحمد بن حنبل : أريد أن أخرج إلى مكة على التوكل بغير زاد ، فقال له أحمد : اخرج فى غير القافلة ، فقال : لا إلاّ معهم ، قال : فعلى جروب النّاس توكلت ، وقال أحمد بن حنبل : فيمن يدخل البرية بلا زاد ، لا أحب ذٰلک ، هٰذا يتوكّل على أزواد النّاس ...... (البحر العميق : ( ۱/۴۳۹ ، ۴۴۰ ) الباب الرابع فى مقدمات السفر ، الزاد ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

▭ الأسباب الّتى يجلب النافع على ثلاث درجات : مقطوع به ومظنون ظنّا يوثق به و موهومًا و همًا لاتثق النّفس به ثقة تامة ، ولاتطمئن إليه . الدرجة الأولىٰ : المقطوع به : وذٰلک مثل الأسباب الّتى ارتبطت المسيات بها بتقدير اللّٰه ومشيته ارتباطًا مطردًا لايختلف ، كما أن الطعام إذا كان موضوعًا بين يديک وأنت جائع محتاج ، ولكنک لست تمد إليه و تقول أنا متوكل...... فهٰذا جنون محض ، وليس من التوكل فى شيئ ...... الدرجة الثانية : الأسباب الّتى ليست متيقنة ، ولكن الغالب أن المسببات لاتحصل بدونها ، وكان احتمال حصولها دونها بعيدًا ، كالّذى يفارق الأمصار والقوافل ويسافر فى البوادى الّتى لايطرقها النّاس إلا نادرًا ويكون سفره من غير استصحاب زاد ، فهٰذا ليس شرطًا فى التوكّل ، بل استصحاب الزاد فى البوادى سنة الأوّلين ، ولايزول التوكل به بعد أن يكون الاعتماد على فضل اللّٰه تعالىٰ ، لا على الزاد كما سبق، ولكن فعل ذٰلک جائز ، وهو من أعلىٰ مقامات التوكل ...... فإذا التباعد عن الأسباب كلها مراغمة للحكمة وجهل بسنة اللّٰه تعالىٰ ، والعمل بموجب سنة اللّٰه تعالىٰ مع الاتكال على اللّٰه عزّ و جلّ دون الأسباب لايناقض التوكل . (إحياء علوم الدين للغزالى : ( ۱۴۳/۵ ، ۱۴۴ ) الشطر الثانى: (من الكتاب فى أحوال التوكّل وأعماله ، بيان أعمال المتوكّلين ، ط: دار الخير )

▭ (اعقلها) أشد ركبة ناقتک مع ذراعها بحبل (وتوكل) أى اعتمد على اللّٰه قاله: لمن قال يارسول اللّٰه أعقل ناقتى وأتوكّل أو أطلقها وأتوكّل، وذٰلک لأن عقلها لاينافى التوكّل الّذى هو الاعتماد على اللّٰه وقطع النظر عن الأسباب مع تهيئتها، وفيه بيان فضل الاحتياط والأخذ بالحزم. (فيض القدير: (۱۰/۲) حرف الهمزة، رقم الحديث: ۱۱۹۱، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

اس کی طرف رُخ کیا تھا، ان میں سے دو کے ساتھ تو بنی خُزاعہ نے جنگ کی (جو اپنے زمانے میں مکے پر قابض تھے) اور انہوں نے بیت اللہ کی حفاظت کی، تیسرا شخص قریشی اقتدار کے ابتدائی زمانے میں تھا اس کو اس بات کا حسد تھا کہ بیت اللہ کی وجہ سے قریش کا مرتبہ اور نام بہت اونچا سمجھا جاتا ہے لہٰذا اس نے بیت اللہ مسمار کر کے خود اپنے یہاں ایک کعبہ تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تھا تاکہ عرب والوں کو جو حج کے لئے مکّہ جایا کرتے تھے خود اپنے یہاں بلائے۔

چنانچہ (وہ روانہ ہوا اور) جب مکّے کے قریب پہنچا تو اچانک ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا پھیل گیا اور اس سرکش شخص کو اپنی ہلاکت اور بربادی کا یقین ہو گیا، اس نے فوراً ہی اپنا یہ ارادہ ختم کیا اور اس کے بجائے بیت اللہ پر چادر چڑھانے اور اس کے سامنے قربانی دینے کا ارادہ کیا، اس وقت اندھیرا چھٹ گیا اور اس شخص نے اپنی منّت پوری کی۔

مذکورہ بالا واقعہ جس کتاب سے نقل کیا گیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص جو اس اندھیرے میں گرفتار ہوا تھا یمن کا بادشاہ تُبّع اول تھا، اس نے جب بیت اللہ کو مسمار کرنے کا ارادہ کیا اور اس کی طرف روانہ ہوا تو اس پر ایک زبردست آندھی بھیجی گئی جس نے اس کے ہاتھ پیر توڑ ڈالے، اور وہ اور اس کا لشکر سخت اندھیرے میں گھر گیا، ایک روایت میں ہے کہ اس کے سر میں ایک سخت بیماری لگ گئی جس سے اس میں راد اور پیپ پڑ کر بہنے لگی، یہاں تک کہ نفرت کی وجہ سے کوئی شخص اس کے قریب بھی نہیں جاتا تھا۔

آخر اس نے حکیموں اور طبیبوں کو بلایا اور ان سے اس مرض کے بارے میں پوچھا، انہوں نے جب تُبّع کی یہ حالت دیکھی تو وہ سخت وحشت زدہ ہوئے اور اس کا کوئی علاج نہ بتلا سکے، آخر ایک مذہبی پیشوا نے اس سے کہا کہ: ”شاید آپ نے اس

بیت اللہ کے متعلق کوئی بُرا ارادہ کیا تھا؟'' تبّع نے کہا: ہاں، میں نے اس کو ڈھانے کا ارادہ کیا تھا، تب اس بزرگ نے کہا: آپ نے جو ارادہ کیا تھا اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور اس کا حرم ہے۔

پھر اس بزرگ نے تبّع کو ہدایت کی بیت اللہ کا احترام اور تعظیم کرے، چنانچہ اس نے اب ایسا ہی کیا اور فوراً ہی اس کو شفا ہوگئی۔(۱)

## تہائی ترکہ حج کے مصارف سے زیادہ ہے

اگر ایک تہائی ترکہ حج کے مصارف سے زیادہ ہے تو وہ وارثوں کو واپس کردینا ضروری ہے تاکہ وہ لوگ شریعت کے قانون کے مطابق آپس میں تقسیم کرلیں۔(۲)

---

(۱) ثمّ رأيت فى المشرف أن ثلاثة غيره قصدوا هدمه : اثنان قاتلتهما خزاعة ومنعتهما ، والثالث كان فى أوّل زمان قريش ، أراد هدمه حسدًا على شرف الذكر لقريش به وان يبنى عنده بيتًا يصرف حجاج العرب إليه ، فلمّا قارب مكّة اظلمت الأرض وأيقن بالهلاک ، فأقلع عن تلك النيّة ، ونوى أن يكسوا البيت وينحر عنده ، فانجلت الظلمة ففعل ذٰلک .

وفيه ان هٰذا الّذى حصلت له الظلمة اما هو " تبع " الأوّل ، فإنّه لما عمد إلى البيت يريد تخريبه ، ارسلت على ريح كتعت منه يديه و رجليه ، وأصابته و قومه ظلمة شديدة ، وفى رواية أصابه داء تمخض منه رأسه قيحًا و صديدًا : أى يثج ثجًا حتٰى لايستطيع أحد أن يدنو منه ، فدعا بالأطباء فسألهم عن دائه فهالهم مارأوا منه ،ولم يجد عندهم فرجًا ، فعند ذٰلک قال له الحبر: لعلک هممت بشيئ فى حق هٰذا البيت؟ فقال: نعم، أردت هدمه ، فقال له: تب إلى اللّٰه مما نويت ، فإنّه بيت اللّٰه وحرمه ، وأمره بتعظيم حرمته ففعل فبرئ من دائه . ( السيرة الحلبية : (۱/ ۲۳۱ ، ۲۳۲ ) باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالىٰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت )

(۲) وإن عين كميّة الحج أيضًا فإن قال : حجة واحدة أو قال : حجة ، ولم يقل واحدة يحج عنه حجة واحدة ، كما فى الهندية عن المحيط وما فضل يرد على الورثة . ( غنية الناسک : (ص: ۳۴۰ ) باب الحج عن الغير ، فصل فى الوصية بالحج ، ط: إدارة القرآن )

▭ ومافضل من يد الحاج عن الميت بعد النفقة فى ذهابه ورجوعه فإنّه يردّ على الورثة لايسعه أن يأخذ شيئًا مما فضل. (الهندية: (۱/ ۲۵۹) كتاب المناسک، الباب الخامس عشر فى الوصيّة بالحج، ط: رشيديه)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۶۴۱ ) باب الحج عن الغير ، فروع فى الوصيّة بالحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

## تہبند کو باندھنا

احرام کا تہبند ربڑ یا تار کی پٹی (بیلٹ) وغیرہ سے باندھنا جائز ہے۔(۱)

## تہبند کو سینا

تہبند کے دونوں کناروں کو آگے سے سینا مکروہ ہے، اگر کسی نے ناف سے لے کر گھٹنے تک ستر کے حصے کو چھپانے کے لئے سی لیا تو دم واجب نہ ہوگا، مگر افضل یہ ہے کہ احرام کے کپڑے میں بالکل سلائی نہ ہو۔(۲)

## تھوڑی

احرام کی حالت میں تھوڑی کو رومال اور کپڑے سے چھپانا مکروہ ہے، ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔(۳)

---

(۱، ۲) والأفضل أن لايكون فيه خياطة أصلًا، وإن زد أحدهما، أو خلله بخلالٍ أو ميله أو عقده بأن ربط طرفه بطرفه الآخر، أو شدّه على نفسهٖ بحبل ونحوه أساء ولاشيئ عليه، وإنّما أساء لشبهة حينئذٍ بالمخيط من جهة أنّه لايحتاج إلى حفظهٖ بخلاف شد الهميان في وسطهٖ فإنّه لابأس به؛ لأنّه يشد تحت الإزار عادة فلم يكن القصد منه حفظ الإزار، وإن شدّه فوقه فلم يكن في معنى لبس المخيط.
(غنية الناسک: (ص: ۷۱، ۷۲) باب الإحرام، فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام، ط: إدارة القرآن)
▭ إرشاد الساري: (ص: ۱۶۹، ۱۷۰) باب الإحرام، فصل في مكروهاته، و: (ص: ۱۷۲) باب الإحرام، فصل في مباحاته، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.
▭ التاتارخانية: (۲/۳۷۰) كتاب الحج، الفصل الخامس: فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم، نوع منه في لبس المخيط، ط: قديمي.
(۳) ويتقي ستر الرأس والوجه ولايغطي فاه ولا ذقنه ولاعارضه ولابأس بأن يضع يده على أنفه، كذا في البحر الرائق. (الهندية: (۱/۲۲۴) كتاب المناسک، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيديه)
▭ التاتارخانية: (۲/۳۷۲) كتاب الحج، الفصل الخامس: فيما يحرم على المحرم بسبب إحرمه ومالايحرم، نوع منه في لبس المخيط، ط: قديمي.
▭ إرشاد الساري: (ص: ۱۷۱) باب الإحرام، فصل في مكروهات الإحرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة. =

# تیرہویں تاریخ کی رات میں منی کا قیام

☆ تیرہویں تاریخ میں منی کا قیام، اور تیرہویں تاریخ کی رمی اصلاً واجب نہیں مگر افضل ہے، البتہ تیرہویں کی صبح منی میں ہوجائے تو اس دن کی رمی بھی واجب ہوجاتی ہے، اور یہ رمی سورج طلوع ہونے کے بعد کرنا جائز ہے۔(۱)

---

= ولایمسک علی أنفه ثوبًا ولا بأس بأن یضع یده علی أنفه ولایغطی فاه ولا ذقنه ولا عارضه. (التاتارخانیة: (۲/۲۷۲) کتاب الحج، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالایحرم ، نوع منه فی لبس المخیط ، ط: قدیمی )

الهندیة: (۱/۲۲۴) کتاب المناسک، الباب الرابع فیما یفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشیدیه.

إرشاد الساری : (ص: ۱۷۱ ) باب الإحرام ، فصل فی مکروهات الإحرام . ط الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۱) ویسنّ أن یبیت بمنی لیالی أیّام الرمی ، فلو بات بغیرها ، معتمدًا کره ، لا شیئ علیه عندنا . (غنیة الناسک : (ص : ۱۷۹ ) باب طواف الزیارة ، فصل فی العود إلی منی وما ینبغی الاعتناء به أیّام قیامه بها ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۳۲ ) باب طواف الزیارة ، فصل : فی الرجوع إلی منٰی بعد طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

شامی : ( ۲/۵۲۰ ) کتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعید .

والأفضل أن یقیم ویرمی فی الیوم الرابع وان لم یقم نفر قبل غروب الشمس فإن لم ینفر حتی غربت الشمس یکره أن ینفر حتٰی یرمی فی الرابع ، ویسقط بنفره قبل طلوع فجر الرابع ، فلو نفر قبل طلوعه لا شیئ علیه فی الظاهر عن الإمام ، وقد أساء ...... ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمی یلزمه الدم اتفاقًا ، فإن لم ینفر حتی طلع الفجر من الیوم الرابع وجب علیه الرمی فی یومه ذٰلک، فیرمی الجمار الثلاث بعد الزوال کما مرّ ، فإن رمی قبل الزوال فی هٰذا الیوم صحّ عند أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ ، مع الکراهة التنزیهیة ، ...... وإن لم یرم حتی غربت الشمس فإن وقت الرمی أداء و قضاء وتعیّن الدم . ( غنیة الناسک : ( ص: ۱۸۴ ، ۱۸۵ ) باب رمی الجمار ، فصل فی صفة رمی الجمار فی الیوم الثالث والرابع ، ط: إدارة القرآن )

إرشاد الساری : (ص: ۳۴۴ ) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی رمی الیوم الرابع ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

شامی : (۲/۵۲۱ ، ۵۲۲ ) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی الجمار الثلاث ، ط: سعید.

## تیرہویں تاریخ کی رمی کب واجب ہوتی ہے؟

تیرہویں تاریخ کی رمی اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب منی میں تیرہویں تاریخ کی صبح ہوجائے، اس صورت میں اگر کسی نے صرف تیرہویں تاریخ کی رمی چھوڑ دی تب دم واجب ہوگا۔(۱)

## تیرہویں ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا

''بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۶۲)

## تیل

احرام باندھنے سے پہلے تیل لگانا جائز ہے۔(۲)

☆ اگر تیل خوشبودار نہیں ہے تو احرام کی حالت میں زخم یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن میں لگانا اور ناک میں ٹپکانا جائز ہے، اور اگر خوشبودار ہے تو لگانا جائز نہیں ہے۔

☆ اگر تیل خوشبودار نہیں ہے تو کھانا بھی جائز ہے۔

☆ احرام کی حالت میں خوشبودار تیل کو ایک کامل عضو پر لگانے سے دم واجب ہوگا اس سے کم پر صدقہ واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشية، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۳۰۱.

(۲) ويستحب أن يتطيّب ويدّهن وبما لا يبقى أثره أفضل. (إرشاد السارى: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام، فصل فى صفة الإحرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۷۰) باب الإحرام، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام من كمال التنظيف والغسل والإدهان والتطييب، وغير ذٰلک، ط: إدارة القرآن.

🗀 حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۷۳۰) كتاب الحج، ط: قديمى.

(۳) ولو ادّهن بدهن مطيب وهو ما ألقى فيه الأنوار، كدهن البنفسج، والورد والياسمين والبان والخيرىّ عضوًا كاملًا فعليه دم، وفى الأقل من عضو صدقة، وإن ادهن بدهن غير مطيّب كالزيت الخالص والحل وهو دهن السّمسم وأكثر منه فعليه دم وإن استقلّ منه فعليه صدقة. =

# تین تحریریں

"کعبہ کی بنیاد سے نکلنے والی تین تحریریں" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳ر)

---

= وهٰذا إذا استعمله على وجه التطيّب وأمّا إذ استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلاشيئ عليه ، فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحلّ أو داوى بهما شقوق رجليه أو جراحة أو أقطر فى أذنيه أو استَعَط فلاشيئ عليه ...... ( المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط ، المعروف بمناسک الملا علی القاری مع إرشاد السارى : (ص: ۴۵۸ ، ۴۵۹ ) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى ، فى الطيب ، فصل : فى الدهن ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة )

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۴۸ ، ۲۴۹ ) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب فى الادهان ، ط: إدارة القرآن .

🗁 التاتارخانية : ( ۳۸۰/۲ ) كتاب الحج ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه فى الدهن والتطييب والخضاب ، ط: قديمى .

# ٹڈی

حرم کی حدود میں محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے ٹڈی مارنا منع ہے۔(۱)

## ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے وقوف مزدلفہ رہ گیا

اگر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے وقوف مزدلفہ رہ جائے تو دم واجب ہوگا کیونکہ یہ شرعی عذر نہیں ہے، پیدل جانا ممکن ہے۔(۲)

(۱) ولایجوز أن یفعل فی الحرم سبعة أشیاء ان کان محرما أو غیر محرم ، أحدها قتل الصید، فإن قتل فی الحرم فإن علیه قیمته یتصدّق بها، وإن بلغت هدیًا فذبحه وتصدق به أجزأه، وإن نقصه الذبح تصدق بتمام القیمة. (النتف فی الفتاوٰی: (ص: ۱۴۳) کتاب المناسک، مالایفعل فی الحرم، ط: سعید)

وأمّا وجوبها بقتل الجرادة فلأن الجراد من صید البر فإن الصید مالایمکن أخذه الا بحیلة ویقصده الآخذ ، وقال عمر رضی اللّٰه عنه ، تمرة خیر من جرادة فأوجبها علی من قتل جرادة ، کما رواه مالک فی الموطأ و تبعه أصحاب المذاهب . ( البحر الرائق : ( ۳/۳۵ ) کتاب الحج ، باب الجنایات ، فصل : ان قتل محرم صیدًا ، ط: سعید )

شامی : ( ۲/۵۷۰ ) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۲) ولو ترک الوقوف بالمزدلفة أی فی فجر یوم النحر بلاعذر، لزمه دم ، وإن ترکه بعذر بأن کانت به علة...... أو ضعف...... أو کانت امرأة أی ونحوها من نفوس الرجال ، تخاف الزحام أی فی طریق منی، أی فی ضیق أماکنها فلاشیئ أی من الدم والصدقة علیه أی علی تارکه. (إرشاد الساری: (ص: ۵۰۵) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: فصل فی الجنایة فی الوقوف بمزدلفة، و: (ص: ۳۱۰) باب أحکام المزدلفة، فصل فی الوقوف بها، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

الهندیة: (۱/۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه، وکذا فی الخانیة علی هامش الهندیة : ( ۱/۲۹۵ ) کتاب الحج ، فصل فی کیفیة الحج ، ط:رشیدیه .

بدائع الصنائع : ( ۲/۱۳۶ ) کتاب الحج ، فصل : وأمّا حکم فواته ( أی فوات الوقوف بمزدلفة ) ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۱۶۶ ) باب أحکام المزدلفة ، فصل فی شرائط الوقوف بها ، وبیان وقته و قدره ورکنه ومکانه ، ط: إدارة القرآن .

## ٹکٹ کنفرم نہیں

’’فلائٹ یقینی نہیں‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۶۱)

## ٹوپی

☆......احرام کی نیت اور تلبیہ پڑھنے سے پہلے ٹوپی اتار لینی چاہیئے،اگر احرام کی نفلوں سے فارغ ہونے کے بعد ٹوپی اتارنا یاد نہ رہا،اور احرام کی حالت میں ٹوپی سر پر رہی تو اگر ٹوپی ایک گھنٹہ سے کم پہنی تو ایک مٹھی اور اس سے زائد پر ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ہوگا، بارہ گھنٹے یا زیادہ پہننے پر دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

☆......اگر حاجی واقعۃً بیمار یا معذور ہے،ٹوپی یا سوئٹر پہننا ضروری ہے، ورنہ شدید نزلہ یا بیمار ہو جاتا ہے تو ٹوپی اوڑھ سکتا ہے،اور سوئٹر پہن سکتا ہے،البتہ اگر ایک دن یا رات یا اس سے زیادہ پہنا ہے تو فدیہ دینا لازم ہوگا،اور فدیہ میں اس کو اختیار ہے یا تو ایک بکری حرم کی حدود میں ذبح کرے، یا تین صاع (ساڑھے تین

---

(۱) فإذا لبس مخيطًا يومًا كاملاً أو ليلةً كاملةً فعليه دم وفي أقل من يوم أو ليلة صدقة وكذا لو لبس ساعة فصدقة وفي أقل من ساعة قبضة من برّ . (مناسك الملا علي قاري : (ص: ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : في اللبس ، مقدار اللبس الموجب للجزاء ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 إذا غطى رأسه أو وجهه ولو امرأة كلا أو بعضًا بمعتاد وهو مايقصد به التغطية عادة كالقلنسوة والعمامة مخيطًا كان أوغيره و دام عليه زمانًا ولو ناسيًا أو عامدًا عالمًا أو جاهلًا، مختارًا أو مكرهًا، أو نائمًا غطاه غيره أو هو بنفسهٖ بعذر أو بغير عذر، فعليه الجزاء. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۴) باب الجنايات، الفصل الثالث: في تغطية الرأس والوجه، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۴۳۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل ،: في حكم اللبس ، فصل : في تغطية الرأس والوجه ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗀 شامي : (۴۸۸/۲) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد .

کلو) گندم لے کر چھ مسکینوں پر صدقہ کرے جہاں چاہے، یا تین روزے رکھے۔(۱)

## ٹوتھ پیسٹ

''منجن'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۵۲/٤)

## ٹیکس دے کر حج کرنا

''حج دس سال تک موقوف رہا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱٤۸/۲)

## ٹیکہ

احرام کی حالت میں ٹیکہ لگوانا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔(۲)

---

(۱) وإن طيب أو حلق أو لبس بعذر خير إن شاء ذبح فى الحرم أو تصدق بثلاثة أصوع طعام على ستة مساكين أين شاء أو صام ثلاثة أيّام ولو متفرقة . وفى الشامية : قوله : بعذر ...... فإن جميع محظورات الإحرام إذا كان بعذر ففيه الخيارات الثلاثة كما فى المحيط قهستانى ...... ومن الأعذار : الحمى ، والبرد ، والجرح ، والقرح ، والصداع ، والشقيقة ، والقمل ...... (الدر مع الرد : ( ۲/۵۵۷ ، ۵۵۸ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

فأمّا إذا لبسه بعذر أو ضرورة فعليه أى الكفارات شاء ، الصيام ، أو الصدقة ، أو الدم ، والأصل فيه : قوله تعالىٰ فى كفارة الحلق من مرض أو أذى فى الرأس : ﴿ فمن كان منكم مريضًا أو بهٖ أذًى من رأسهٖ ففدية من صيام أو صدقة أو نسک ﴾ وروينا عن رسول الله ﷺ أنّه قال لكعب بن عجرة : أيؤذيک هوام رأسک ؟ قال : نعم ، فقال : احلق واذبح شاة ، أو صم ثلاثة أيّام ، أوأطعم ستة مساكين ، لكل مسكين نصف صاع من بر ...... ( بدائع الصنائع : (۲/۱۸۷ ) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مايحظره الإحرام ، ط: سعيد )

خانية على هامش الهندية : ( ۱/۲۸۸ ) كتاب الحج ، فصل فيما يجب بلبس المخيط وإزالة التفث ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۳/۱۲ ) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) والفصد ، والحجامة بلا إزلة شعر ، وقلع الشعر النابت فى العين . ( غنية الناسک : (ص: ۹۲ ) باب الإحرام ، فصل فى مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن )

إرشاد الساری : (ص: ۱۷۳ ) باب الإحرام ، فصل فى مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة. =

# ٹی وی پر حج کا پروگرام دیکھنا

ٹی وی کی اسکرین پر حج کا پروگرام دکھاتے وقت انسانوں کی تصویر آتی ہے، اور جاندار کی تصویر ٹی وی کی اسکرین پر بھی دیکھنا جائز نہیں ہے، اس لئے ٹی وی پر حج کا پروگرام دیکھنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر صرف حج کے میقات کی تصویر ہو تو دیکھنا جائز ہے۔(۱)

---

= الدر مع الرد : ( ۲/ ۴۹۱ ) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ،ط : سعيد .

الهندية :( ۱/ ۲۲۴ ) کتاب المناسک ، الباب الرابع : فيمايفعله المحرم بعد الإحرام ، ط: رشيديه .

(۱) لاتدخل الملائكة بيتا فيه كلب أو صورة ، وفي المغرب : الصورة على في كل مايصور مشبهًا بخلق الله تعالىٰ من ذوات الروح وغيرها ، وقولهم ويكره التصاوير ، والمراد بها التماثيل اهـ ، فالحاصل أن الصورة عام والتماثيل خاص ، والمراد هنا الخاص ، فإن غير ذى الروح لايكره كالشجر ...... ( البحر الرائق : ( ۲/ ۲۷ ) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد )

بدائع الصنائع : ( ۱/ ۱۱۶ ) كتاب الصلاة ، فصل : فی شرائط الأركان ، ط: سعيد .

عن النبىّ ﷺ قال : أشدّ النّاس عذاباً يوم القيامة ، الّذين يضاهون بخلق الله . ( مشكاة المصابيح : (ص: ۳۸۵ ) باب التصاوير ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى )

وأيضًا فيه : عن سعيد بن أبى الحسن قال : كنت عند ابن عباس رضى الله عنه إذا جاءه رجل فقال : يا ابن عباس : إنّى رجل إنّما معيشتى من صنعة يدى وإنّى أصنع هٰذه التصاوير ...... فقال : ويحک ان ابيت الّا أن تصنع فعليک بهٰذا الشجر وكل شيئ ليس فيه روح . رواه البخارى . (مشكاة المصابيح : ( ص: ۳۸۶ ) باب التصاوير ، الفصل الثانى ، ط: قديمى )
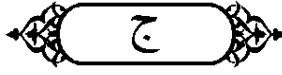
# جالیاں

نبی کریم ﷺ کے مزار مبارک کے سامنے تین جالیاں ہیں اور تینوں میں سوراخ ہیں، پہلی جالی خالی ہے، درمیان والی جالی میں نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آرام فرمارہے ہیں درمیان والی جالی میں ایک گول سوراخ رکھا گیا ہے، یہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے اسی سوراخ سے تھوڑا ہٹ کر حضور ﷺ کا سینہ مبارک ہے جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک ہے یہاں پر ایک گول سوراخ ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے کے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر ہے ان کے چہرۂ مبارک کے سامنے بھی ایک گول سوراخ بنا ہوا ہے، گویا درمیان کی جالی میں تینوں آرام فرمارہے ہیں۔

اور ہر سوراخ کے اوپر نام لکھا ہوا ہے، ''**ھنا رسول الله صلى الله عليه وسلم**'' وغیرہ۔(۱)

---

(۱) ومن عجز عن حفظ هٰذا أو ضاق الوقت عنه اقتصر على بعضه كما قاله النووىؒ ، قال : وأقلّه السلام عليک يا رسول الله ﷺ ...... ثم إن كان قد أوصاه أحدٌ بالسلام على رسول الله ﷺ فليقل : السلام عليک يا رسول الله من فلان بن فلان ، أو فلان بن فلان يسلم عليک يا رسول الله ، ونحوه من العبارات ، ثم يتأخر إلى صوب يمينه قدر ذراع فيصير تجاه أبى بكر رضى الله عنه فيقول : السلام عليک يا أبا بكر صفىّ رسول الله وثانيه فى الغار ، ورفيقه فى الأسفار ، جزاک الله عن أمة رسول الله ﷺ خير الجزاء .ثم يتأخر إلى صوب يمينه قد رذراع فيقول : السلام عليک يا عمر الفاروق ، الّذى أعزّ الله به الإسلام ، جزاک الله عن أمّة محمد ﷺ خير الجزاء . (وفاء الوفاء بأخبار المصطفٰى : الفصل الرابع فى آداب الزيارة والمجاورة : (۱۳۹۸،۱۳۹۷/۴ ) ط: مطبعة السعادة بمصر)

# جانور

''مویشی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۱۵/٤)

# جائیداد

اگر جائیداد اس قدر ہے کہ اس کی آمدنی اور پیداوار اس کے اور اس کے اہل وعیال کے سالانہ خرچہ سے زیادہ نہیں ہے تو اس پر حج فرض نہیں اور جائیداد فروخت کرنا فرض نہیں۔(۱)

# جبل احد

''اُحد'' عنوان کو دیکھیں۔(۸٦/۱)

# جبل رحمت

اکثر لوگ وقوف کیلئے جبل رحمت کے اوپر چلے جاتے ہیں، یہ صاف اور صریح غلطی ہے سنت کی مخالفت اور بدعت ہے، رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں جبل رحمت پر نہیں چڑھے تھے، بلکہ آپ ﷺ نے اس کے دامن میں وقوف فرمایا تھا۔(۲)

---

(۱) فالحاصل أن الحوائج الأصلية إذا كانت موجودة له لايجب الحج فلاتباع للحج ، بل لابد من مال فاضلٍ عنها ، وإن تكن موجودة عنده ، وهو محتاج إليها يقدم الحج عليها إن حضر وقت خروج أهل بلده، فلايصرف إليها بل يحج به، كذا أفاده فى الكبير. (غنية الناسک: (ص:۲۰) باب شرائط الحج، فصل وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ٦۰، ٦١) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل ، شرائط الوجوب ، الشرط السادس: الاستطاعة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ الهندية : ( ۲۱۷/۱ ) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحج وفرضيته ووقته وشرائطه ، ط: رشيديه .

(۲) وليجتهد فى أن يصادف موقف النبىّ ﷺ قيل هو الفجوة المستعلية الّتى عند الصخرات السود الكبار عند جبل الرحمة بحيث يكون الجبل بيمينک، إذا استقبلت القبلة والبناء المربّع =

# جُحفہ

مکہ مکرمہ کی شمالی جانب ملک شام وغیرہ سے آنے والوں کیلئے مکہ مکرمہ سے شمال مغرب میں بحر احمر کے ساحل کے قریب مدینہ طیبہ کے راستہ میں ''جُحفہ'' میقات ہے، لیکن آج کل ''جُحفہ'' کا نام ونشان مٹ چکا ہے اس لئے اس سے تھوڑا پہلے مشہور جگہ ''رابغ'' سے احرام باندھتے ہیں، اور یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً سو میل کے فاصلہ پر ہے۔(۱)

نقشہ یہ ہے:..........................

---

= عن يسارک بقليل وراء ه، فإن ظفرت بموقفه الشريف فهو الغاية فى الفضل، وإلا فقف ما بين الجبل والبناء المذكور على جميع الصخرات والأماكن الّتى بينهما، فعلىٰ سهلها تارة وعلى جبلها أخرىٰ رجاء أن تصادفه فيفاض عليک من بركاته...... (وأمّا صعود النّاس الجبل فليس له أصلٌ أصلاً، وحرص الناس على الوقوف فيه ومكثهم عليه قبل وقته وبعده وإيقاد النيران عليه ليلة عرفة، واختلاط الرجال والنسوان يومها من البدع المستنكرة. (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص: ۲۸۷، ۲۸۸) باب الوقوف بعرفة وأحكامه، فصل فى صفة الوقوف بعرفة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۵۳ ، ۱۵۴ ) باب مناسک عرفات ، فصل فى صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : ( ۳/ ۱۵۲۷ ، ۱۵۲۸ ) الباب الحادى عشر فى الخروج من مكّة إلىٰ منىٰ ، مطلب : أفضل المواقف ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۱) وجحفة على ثلاث مراحل بقرب رابغ ...... قوله : وجحفة بضم الجيم وسكون الحاء المهملة ، سميت بذٰلک ؛لأنّ السيل نزل بها وجحف أهلها أى استأصلهم و اسمها فى الأصل مهيعة لكن قيل انّها قد ذهبت اعلامها ولم يبق بها إلاّ رسوم خفية لايكاد يعرفها إلّا سكان بعض البوادى فلذا . والله أعلم . اختار النّاس الإحرام احتياطا من المكان المسمّى برابض و بعضهم يجعله بالغين لأنّه قبل الجحفة بنصف مرحلة ، أو قريب من ذٰلک ...... . ( شامى : ( ۲/ ۴۷۵ ) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد )

غنية الناسک : (ص: ۵۰ ، ۵۱ ) باب المواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : ( ۱/ ۵۹۹ ، ۶۰۰ ) الباب السادس : فى المواقيت ، الميقات المكانى ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

شمال
جنوب
مدينة المنوره
ذو الحليفه (بيرعلى)
بدر
مستورة
جحفه
رابغ
امج
عسفان
ذات عرق
مكة المكرمة
جدة
حديبيه
عرفات
منى
قرن المنازل
طائف
يلملم
ميقات
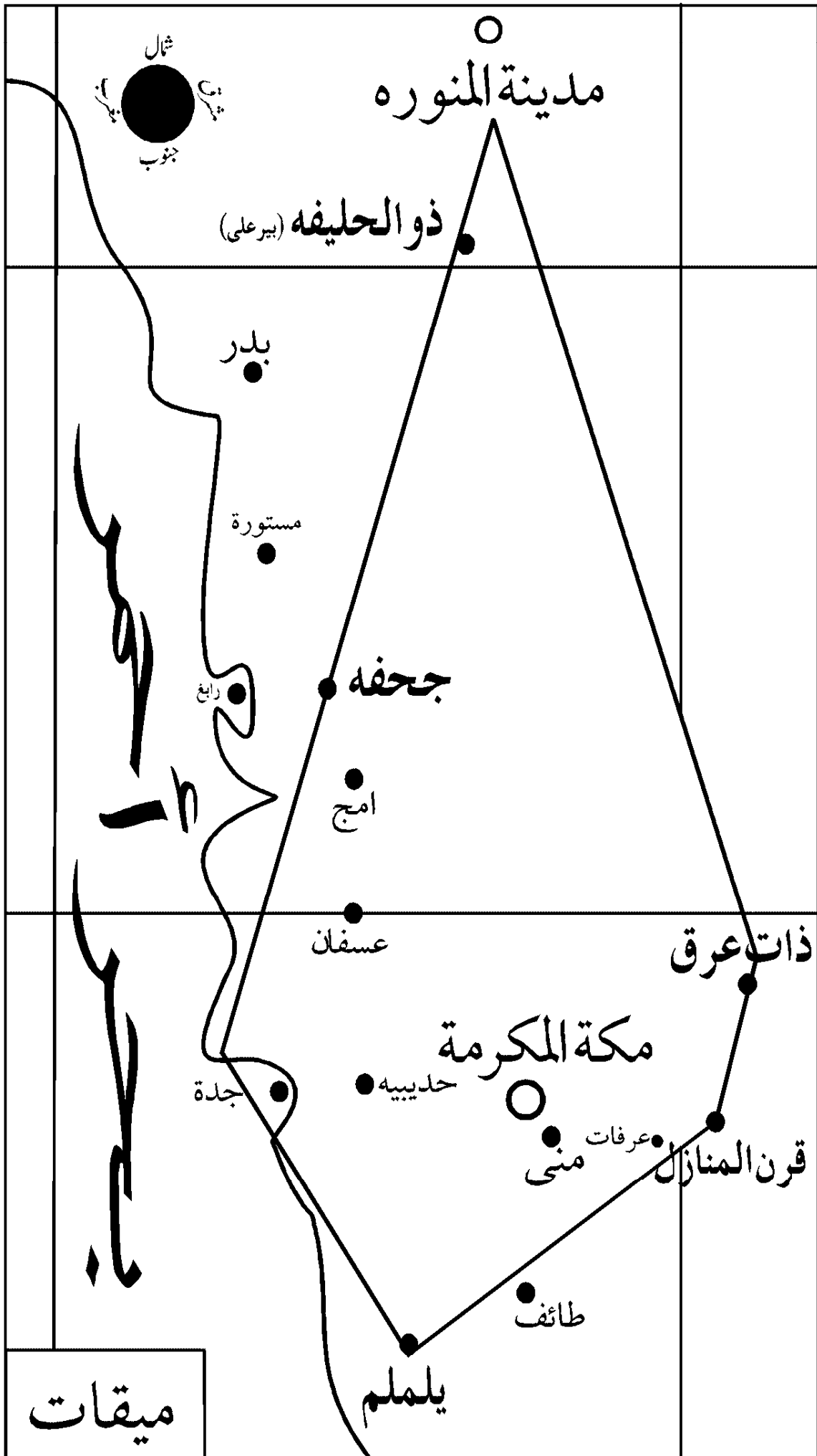
## جدہ ائیر پورٹ پر

☆ پاکستان سے جدہ کی مسافت ہوائی جہاز عموماً ساڑھے تین چار گھنٹے اور ہندوستان سے پانچ ساڑھے پانچ گھنٹے اور بنگلہ دیش سے ساڑھے چھ گھنٹے اور سات گھنٹے میں طے کرتے ہیں۔

سعودی عرب کا معیاری وقت پاکستان سے دو گھنٹے اور ہندوستان سے ڈھائی گھنٹے اور بنگلہ دیش سے تین گھنٹے پیچھے ہے، اس لئے ائیر پورٹ پر اترنے سے پہلے جب جہاز میں معیاری وقت کا اعلان ہوتا ہے، اس وقت یا اترتے ہی اپنی گھڑیاں وہاں کے معیاری وقت سے ملا لینی چاہئیں تاکہ نمازوں کی ادائیگی میں پریشانی نہ ہو۔

☆ جہاز سے ائیر پورٹ پر اوپر والی منزل میں اتارنے کے بعد حاجیوں کو نیچے ایک بڑے ہال میں پہنچا دیا جاتا ہے، اس ہال میں مردوں اور عورتوں کیلئے استنجا اور وضو وغیرہ کا الگ الگ انتظام ہے، اگر استنجا کی حاجت ہے تو وہاں فراغت حاصل کر سکتے ہیں البتہ باتھ روم کا دروازہ بند کرنے سے پہلے اس کو بند اور کھولنے کا طریقہ دیکھ لیں اور پکڑنے کے لئے کنڈی وغیرہ ہے یا نہیں دیکھ لیں تاکہ بند کرنے کے بعد کھولنے میں پریشانی نہ ہو اگر کنڈی نہیں ہے تو دروازہ کو بند کرنے کے بعد کھولنا بہت مشکل ہوگا اس لئے دروازہ بند کرنے سے پہلے کھولنے کا انتظام اور طریقہ دیکھ لیں اور مطمئن ہو کر دروازہ بند کریں ورنہ پریشانی ہوگی۔

اور اگر نماز کا وقت ہے تو وہاں سے وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں، اگر آپ کو وضو کی ضرورت ہے تو نماز کا وقت آنے سے پہلے وضو کر لیں ورنہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد رش بہت بڑھ جاتا ہے اور لمبی قطار میں انتظار کرنا پڑتا ہے اس سے اور زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔

☆ ہال میں بیٹھ کر انتظار کرنے کے لئے کرسیاں رکھی ہوئی ہیں وہاں ترتیب

سے بیٹھ جائیں اس کے بعد پاسپورٹ کی تفتیش اور ایمگریشن کی کاروائی شروع ہوگی، اس کاروائی میں تقریبا کئی کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں، اس لئے صبر وسکون سے کام لیں، دل برداشتہ ہوکر جذباتی نہ بنیں، (وہاں کے پولیس والے بھی آخر کمزور ہیں مسلسل کام کی وجہ سے تھک جاتے ہیں اس کا خیال رکھیں)۔ ہوسکتا ہے آئندہ زمانے میں یہ طریقہ بدل بھی جائے۔

☆ ایمگریشن کے بعد سامان کا مسئلہ ہے لہذا اب سامانوں میں اپنا سامان نکال کر الگ کرلیں اس کے بعد اپنا سامان ٹرالی والے قلیوں کے حوالہ کردیں وہ لوگ آپ کا سامان بلا اجرت اپنے ملک کی حج کمیٹی کے دفتر تک پہنچادیں گے ہر ملک کی حج کمیٹی کے دفتر کے سامنے قومی جھنڈا نظر آئے گا۔

اور سامان کے ٹرالی کے اوپر ''**مکتب الوکلاء الموحد**'' کی عبارت لکھی ہوئی ہوگی اور اس کے ساتھ اس کا نمبر بھی لکھا ہوا ہوگا اگر ممکن ہو تو اس نمبر کو بھی یاد کرلیں تاکہ آپ کو سامان ڈھونڈنے میں آسانی ہو، اور سامان کی ٹرالی کو انجن سے کھینچ کر آپ سے پہلے لے جائیں گے اور آپ بعد میں پہنچیں گے اپنے ملک کے قومی جھنڈا کو دیکھ کر وہاں پہنچ جائیں اور اپنا سامان اپنی تحویل میں لے لیں، اور خود اپنے سامان کی حفاظت بھی کریں ورنہ گم ہونے کا خطرہ ہوگا۔

☆ اسی کو حج ٹرمینل کہتے ہیں یہاں پر جگہ جگہ نماز کی جگہیں، وضو خانے اور استنجا خانے موجود ہیں اور انتظار کرنے کے لئے کرسیاں لگی ہوئی ہیں، یہاں بھی استنجا خانہ میں داخل ہونے سے پہلے اس کے دروازے کو دیکھ لیں کہ کھولنے اور بند کرنے کا طریقہ کیا ہے تاکہ بعد میں نکلتے وقت پریشانی نہ ہو۔

☆ زرمبادلہ کے ٹریلور چیک یا ڈالر وغیرہ بھی کھلے کرسکتے ہیں لیکن مکہ مکرمہ میں جاکر کرنے میں مناسب ریٹ ملیں گے۔

☆ اگر آپ حج گروپ والوں کیساتھ ہیں تو گروپ کے ذمہ دار معلم لوگوں سے بات چیت کر کے گاڑی میں بیٹھا کر مکہ مکرمہ لے جائیں گے۔

اور اگر کسی گروپ کیساتھ نہیں تو حج آفس کے ملازمین اور ذمہ داران سے ملیں اور آگے روانگی کی تفصیل معلوم کرلیں اور اس کے مطابق تیاری کر کے روانہ ہو جائیں۔

## جزاء شکار کی

شکار کی جزاء یہ ہے کہ دو عادل آدمی، اور اگر ایک عادل ہو تو بھی کافی ہے، اس شکار کی قیمت قتل کی جگہ کے اعتبار سے مقرر کریں، اور اگر قتل کی جگہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں تو اس جگہ کے قریب کی جگہ کے اعتبار سے قیمت مقرر کریں، اور قیمت مقرر کرتے وقت پیدائشی حسن وخوبی کا اعتبار کریں، تعلیم وغیرہ کا اعتبار نہ کریں۔

پھر اس کے بعد قاتل کو اختیار ہے چاہے اس قیمت سے ہدی کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کرے، یا کھانا خرید کر ہر مسکین کو ایک صدقۂ فطر کی مقدار دے دے۔(۱)

---

(۱) الحنفية قالوا: من اصطاد حيوانًا بريًا فإنّه يجب عليه قيمته بالقيود المقتدّمة فى صيد الحرم...... فإذا اصطاد المحرم مالايجوز له اصطياده قوم عليه ماصاده فى مكانهٖ أو فى مكان قريب منه بمعرفة عدلين ، فإن بلغت ثمن هدى خير بين أمور ثلاثة: أحدها: أن يشترى بهٰذه القيمة هديًا يذبحه فى الحرم ، ثانيتها: أن يشترى به طعام يتصدق به على الفقراء فى أىّ مكان لكل واحد نصف صاع، ثالثها: أن يصوم بدل كل نصف صاع يومًا، ولايلزم فى هٰذا الصوم التّتابع، فإن لم تبلغ قيمته ثمن هدى خير بين الأمرين الأخيرين فقط. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۳۸۱، ۳۸۲) كتاب الحج، جزاء من اصطاد حيوانًا قبل أن يتحلل من إحرامهٖ، قبيل: مبحث العمرة، ط: دار الغد الجديد)

🗁 والجزاء (هو ما قومه عدلان)...... (فى مقتله أو فى أقرب مكان منه) إن لم يكن فى مقتله قيمة...... وكذا لو قتل معلمًا ضمنه لحقّ اللّٰه غير معلم ولمالكه معلمًا، (ثمّ له) أى للقاتل (أن يشترى به هديًا و يذبحه بمكّة أو طعامًا ويتصدق) أين شاء (على كل مسكين) ولو ذميًا (نصف صاع من بر أو صاعًا من تمر أو شعير) كالفطرة...... أو صام عن طعام كل مسكين يومًا وإن فضل عن طعام مسكين. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۶۳، ۵۶۴) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۸۴ ، ۲۸۵ ) باب الجنايات ، الفصل الثامن فى صيد البرّ وما يتعلق به، مطلب فى جزاء الصيد ، ط: ادارة القرآن. =

## جماع کیا وقوف عرفہ سے پہلے

''وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۳)

## جمرہ عقبہ میں خون کی ندی بہے گی

''امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/)

## جمعہ قائم کرنا منیٰ میں

''منیٰ میں جمعہ قائم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۲۰۸)

## جمعہ کے دن آٹھ ذی الحجہ ہو

''آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۷۴)

## جنابت کی حالت میں سعی کی

''حیض کی حالت میں سعی کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/)

## جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا

اگر طواف زیارت جنابت، حیض، یا نفاس کی حالت میں کیا تو ایک اونٹ یا ایک گائے حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوگا، اور اگر بارہ ذی الحجہ سے پہلے پہلے دوبارہ طواف کرلیا تو اونٹ یا گائے ذبح کرنا لازم نہیں ہوگا۔

اور اگر جنابت کی حالت میں طواف زیارت کرنے کے بعد طواف وداع بھی کیا ہے تو اس میں تفصیل ہے، اس کے بارے میں معلومات کے لئے **''طواف زیارت جنابت میں کیا اور طواف وداع طہارت سے کیا''** عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱)

---

= إرشاد الساری : (ص: ۵۴۷) باب فی جزاء الجنایات و کفاراتها ، فصل فی جزاء الصید مطلقًا فی الإحرام والحرم ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۱) ولو طاف للزیارة جنبًا، أو حائضًا، أو نفساء کله، أو أکثر وهو أربعة أشواط، فعلیه بدنة...... ویعیده =

## جنابت کی حالت میں طواف کیا

''طواف جنابت کی حالت میں کیا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/ ۵۵)

## جنابت کی حالت میں عمرہ کیا

''حیض کی حالت میں عمرہ کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۲۴۷)

## جنابت میں طواف زیارت کرنے کے بعد وطی کا حکم

''طواف زیارت جنابت میں کرنے کے بعد وطی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

## جنازے کی نماز میں عورتوں کا شامل ہونا

''عورتوں کا جنازہ کی نماز میں شریک ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/ ۲۲۹)

## جنایات ادا کرنا فوراً واجب ہیں یا نہیں؟

''جنایات'' کی جزاء (بدلہ) لازم ہونے کے بعد ادا کرنا فوراً واجب نہیں ہے، مگر جب آخر عمر ہونے کا گمان غالب ہو اور فوت ہونے کا خوف ہو تو فوراً ادا کرنا لازم ہوگا، اور اس حالت میں تاخیر کرنے سے گناہ ہوگا، اگر زندگی میں ادا نہیں کرسکا تو جنایت کی جزاء ادا کرنے کے لئے وصیت کرنا واجب ہوگا، اور اگر آدمی نے

---

= طاهرًا حتمًا ، فإن أعاده سقطت عنه البدنة ...... ومن فروع الإعادة مالو طاف للزيارة جنبًا، وللصدر طاهرًا ، فإن طاف للصدر فی أيّام النّحر ، فعليه دم لترک الصدر ؛ لأنّه انتقل إلى الزيارة، وإن طاف للصدر ثانيًا ، فلاشيئ عليه ، وإن طاف للصدر بعد أيّام النحر فعليه دمان: دم لترک الصدر ، ودم لتأخير الزيارة ، وإن طاف للصدر ثانيًا سقط عنه دمه . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۲-۲۷۴) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن )

الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰، ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

إرشاد الساری : (ص: ۴۹۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : لو طاف للزيارة جنبًا و طاف للصدر طاهرًا ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

وصیت نہیں کی اور اس کا انتقال ہو گیا تو اگر وارث اپنی خوشی سے جنایت کا بدلہ ادا کریں گے تو روزہ کے علاوہ باقی تمام جنایات ادا ہو جائیں گی۔(۱)

## جنایات زندگی میں ادا نہیں کر سکا

''جنایات ادا کرنا فوراً واجب ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۱۶)

## جنایت

جنایت جان کر کرنا، یا بھول کر یا خطا سے، مسئلہ معلوم ہو یا معلوم نہ ہو، کسی کی زبردستی سے کرے یا خوشی سے، سوتے یا جاگتے، نشہ میں یا بیہوشی میں، تنگ دستی میں یا فراخی میں، خود کرے یا کسی کو کہہ کر کرائے، سب برابر ہے، بہر حال جزاء واجب ہوگی۔(۲)

---

(۱) اعلم أنّ الكفارات كلّها واجبة على التراخي...... فلايأثم بالتأخير عن أوّل وقت الإمكان...... ويكون مؤديًا لاقاضيًا فى أىّ وقت أدّى...... وإنّما يتضيق عليه الوجوب فى آخر عمره...... يغلب على ظنّه أنّه لو لم يؤده لفات...... فإن لم يؤده فيه...... فمات...... أثِم...... ويجب عليه الوصية بالأداء...... ولو لم يوص لم يجب فى التركة ولا على الورثة ولو تبرّع عنه الورثة جاز...... ولا يصومون عنه بل يتبرّعون عنه بغير الصيام من ذبح الهدى أو إعطاء الطعام، والأفضل تعجيل أداء الكفارات أى مسارعة للخيرات. (إرشاد السارى: (ص: ۵۴۲) باب فى جزاء الجنايات وكفارتها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۲) باب الجنايات ، مقدّمة ، قبيل : الفصل الأوّل فى الطيب ، ط: إدارة القرآن.

شامى : (۲/۵۴۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) ثمّ لافرق فى وجوب الجزاء بين ما إذا جنىٰ عامدًا أو خاطئًا، مبتدئًا أو عائدًا، ذاكرًا أو ناسيًا، عالمًا أو جاهلاً، طائعًا أو مكرهًا، نائمًا أو منتبهًا، سكران أو صاحيًا، مغمى عليه أو مفيقًا، موسرًا أو معسرًا، بمباشرتهٖ أو مباشرة غيره بأمره. (شامى: (۲/۵۴۳) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۲۴۲) باب الجنايات، مقدّمة، قبيل: الفصل الأوّل: فى الطيب، ط: سعيد.

إرشاد السارى : (ص: ۵۴۳ ، ۵۴۴ ) باب فى جزاء الجنايات و كفارتها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

## جنایت سے پہلے ہی دم دے دیا

"پیشگی دم دینا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/)

## جنّت کی دو چیزیں زمین پر ہیں

حدیث میں ہے کہ جنت کی چیزوں میں سے زمین پر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں، یہ دونوں جنت کے جواہرات میں سے دو جواہر ہیں، جو بیمار اور روگی بھی اس کو چھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو شفاء عطا فرماتا ہے۔(۱)

## جوتا

عورت کے لئے احرام کی حالت میں جوتا پہننا جائز ہے اور مردوں کے لئے جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) لیس فی الأرض من الجنّہ إلاّ الحجر الأسود والمقام ، فإنّهما جوهرتان من جواهر الجنّة، ما مسهما ذو عاهة إلاّ شفاه الله تعالیٰ . (السیرة الحلبیة : (۱/۲۱۹) باب بنیان قریش الکعبة شرفها الله تعالیٰ ، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

(۲) وتلبس من المخیط مابدالها کالدروع والقمیص والسراویل والخفین والقفازین ...... (غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط : إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادیة مكّة المكرّمة.

قوله : و خفین : أی للرّجال فإنّ المرأة تلبس المخیط والخفین . (شامی : (۲/۴۹۰) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب مایحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲/۳۲۳ ، ۳۲۴) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

چ
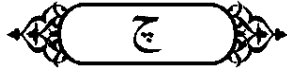
## چادر

مرد حضرات کے لئے احرام کی حالت میں سر اور چہرے پر چادر ڈالنا منع ہے کیونکہ سر اور چہرے کو کھلا رکھنا ضروری ہے، اگر چادر سر پر رکھی اور فوراً ہٹالی تو اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

## چشمہ

احرام کے دوران چشمہ استعمال کرنا جائز ہے۔(۲)

## چکر چھوڑ دیا نفل طواف کا

''نفل طواف کا چکر چھوڑ دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/ ۲۷۱)

## چکروں کی گنتی میں شبہ ہو

''طواف کے چکروں کی گنتی میں شبہ ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱۲۰)

---

(۳) أنّه لو غطى رأسه بغير معتاد كالعدل ونحوه لايلزمه شيئ . ( شامي : ( ۲/ ۴۸۸ ) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب : فيما يحرم ومالا يحرم ، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۲۵۱) باب الجنايات، الفصل الثاني في لبس المخيط، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساري : (ص: ۴۳۶ ) باب الجنايات ، النوع الأوّل : في حكم اللبس ، فصل : في تغطية الرأس والوجه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

( ۱ ) وإن كان ممالايقصد به التغطية كإجانة أو عدل بز وضعه على رأسه فلابأس بذٰلک ؛ لأنّه لايعدّ ذٰلک لبسًا ولاتغطيه . ( بدائع الصنائع : ( ۲/ ۱۸۵ ) كتاب الحج ، فصل :وأمّا بيان مايحظره ومالايحظره ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۸۸ ) باب الإحرام ، فصل : في محرمات الإحرام ومحظوراته اللّتي في غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساري : (ص: ۱۲۶ ) باب الإحرام ، فصل : في محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

# چند بال کاٹنے سے حلال ہونے کا حکم

عمرہ کرنے کے بعد چند بال کاٹنے سے احرام سے حلال نہیں ہوتا، سابقہ احرام بدستور باقی رہیگا، اگر اس کے بعد ایک دن یا اس سے زیادہ سلے ہوئے کپڑے پہنے ہیں تو ایک دم اور ایک صدقہ لازم ہوگا، احرام کی حالت میں چند بال کاٹنے کی وجہ سے صدقہ لازم ہوگا، اور سلے ہوئے کپڑے وغیرہ پہننے کی وجہ سے دم لازم ہوگا، ممکن ہے کہ دوسری جنایات کا بھی ارتکاب کیا ہو لیکن تداخل کی وجہ سے صرف ایک دم لازم ہوگا، اور حلق یا قصر بھی کرلیں۔(۱)

---

(۱) يبتدئ من الميقات فى أشهر الحج فيحرم بالعمرة ، ويدخل مكة فيطوف لها ويسعى لها و يحلق أو يقصر و قد حل من عمرتهٖ . قال المحقق ابن الهمام : تحت قوله : فيطوف لها ويسعى الخ ، وذكر من الصفة الحلق أو التقصير ، فظاهره لزوم الحلق فى التمتّع وليس كذٰلک بل لو لم يحلق حتٰى أحرم بالحج وحلق بمنٰى كان متمتّعًا . ( الهداية مع فتح القدير : ( ۴۲۲/۲ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: رشيديه )

▭ قوله: "يحلق" إنّما ذكر الحلق لبيان تمام العمرة لا لأنّه شرط فى التمتّع لأنّه مخير بينه و بين بقائهٖ محرما بها إلى أن يدخل إحرام الحج . ( حاشية الطحطاوى على الدر المختار : ( ۵۱۶/۱ ) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: رشيديه)

▭ وإذا اختلف جنس الجناية تعذر التداخل الاً إذا فعلها على قصد رفض الإحرام ، فإنّ المحرم إذا نوى رفض الإحرام ، فجعل يصنع مايصنعه الحلال من لبس الثياب والتطيب والحلق والجماع و قتل الصيد ، فعليه دم بجميع ماارتكب . ( غنية الناسک : (ص: ۱۲۹ ) باب الجنايات، مقدّمة ، ط: ادارة القرآن)